بشارتِ احمدی

یہ کتاب تصنیفات سے جنابِ مولوئ معنوی مقبول الکلام حامئ دینِ اسلام
حضرت مولوی عبد العزیز صاحب سُنّی المذہب لکھنوی کی ہے جنابِ موصوف
نے بکمالِ جد و جہد و سعی کماینبغی اہلِ ہنود کی قدیم پُران اور پُرانی پوتھیوں سے
جناب سرورِ کائنات کے نبی آخر الزمان ہونے کا ثبوت نہایت ہی متانت اور لیاقت
سے کما حقہٗ آگہی بہم پہنچا کر رقم فرمایا ہے کہ منکرینِ نبوّت آنحضرت صلعم کو اُف
کرنیکا بھی موقع نہیں رہا بعدہٗ جنابِ مظلوم کربلا سید الشہدا پارہ جگرِ مصطفیٰ لختِ
دلِ مرتضیٰ کی شہادت کا واقعہ بزبانی حضرت آدم و حوا بڑی شد و مد سے تحریر کیا ہے
دعا ہے کہ خدائے تعالیٰ مولوی صاحب مقدم الوصف کو اس کار خیر قابلِ قبول کی جزائے نیک عطا فرمائے

کتاب ہذا رجسٹری شدہ ہے

بمطبع یوسفی دہلی طبع شد

تعداد طبع ۱۰۰۰ جلد قیمت کاغذ ولایتی ۹ر کاغذ سفید سیرام پوری ۶ر کاغذ خطائی ۴ر

وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَسُولًا

الحمد للہ والمنۃ کہ کتاب مستطاب مملو بہ مژدہ ہاے صمدی المسمّٰی بہ



جسمین تمام نوید و آثار نبوت اور وقوع مین آنا شہادت حضرت امام حسینؑ کا ذکر ہی

مطبع یوسفی دہلی مین چھپی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الہی تو اکیلا ہے نرنکار
نہین بن تیرے ہل سکتا ہی ذرا
اُتارا تو نے ہی قرآن اونپر
الہی وہ بھی ہین تیرے ہی بندے
نبی جتنے الہی تو نے بھیجے
زبان سے بھی ہین ہم اقرار کرتے
محمدؐ کا ہمین دے عشق یا رب

کیا قدرت سے پیدا تو نے سنسار
محمدؐ ہین الہی تیرے بندے
الہی لائے ہم ایمان سُن کر
نبی موسیٰ کو دی توریت تو نے
کلام اپنا اُتارا اونپہ تو نے
الہی عشق اپنا ہمکو دے توؐ
پیمبر اور ولی تیرے ہین جو سب
اسی عشق و محبت مین فنا کر

تو ہی تھا منے والا سبھون کا
ترے پیغام کے پہنچانے والے
نبی عیسیٰ کو دی انجیل تو نے
پیمبر اور ولی تیرے ہین بندے
ہم اونپر لائے ہین ایمان دل سے
کہ ہمکو ہر طرف سوجھے تو ہی توؐ
سبھون کا عشق تو ہمکو عطا کر

یا اللہ تو اکیلا ہے تیرا دوسرا کوئی نہین پہلے تیرے سوا کچھ نہ تھا تو ہی اکیلا ہمیشہ سے تھا تو ایسا نہین کہ پہلے نہو پھر ہو گیا ہو بلکہ تو ہمیشہ سے تھا اور ہمیشہ رہیگا تو نے آسمانون کو اور زمینون کو بنایا تو نے فرشتون کو نور سے اور جنون کو آگ سے اور انسان کو مٹی سے بنایا تو نے پیغمبرون پر اپنا کلام اوتارا کبھی تو نے خود پیغمبرون سے باتین کین کبھی تو نے فرشتون کی زبانی پیغمبرون کے پاس اپنے پیغام بھیجے حضرت محمدؐ اللہ اونپر درود بھیجی اور سلامت رکھے تو نے اونپر اپنا پاک کلام جبرئیل فرشتے کی زبانی بھیجا حضرت محمدؐ نے اللہ اونپر درود بھیجے تیرا کلام آدمیون اور جنون کو سُنایا سارے جہان کو تیرا پیغام پہنچایا یہ قرآن جو ہم پڑھتے ہین بیشک تیرا کلام ہے تو نے ساتون آسمانون کی اونپر اپنے تخت پر سے یہہ کلام جبرئیل فرشتے کو سُنایا جبرئیل نے زمین پر اوتر کر پھر

پھر کلام حضرت محمدؐ کو سنایا یا اللہ ہم تجھپر ایمان لائے اور حضرت محمدؐ پر ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے
ہین اور تیرے پیغام پہونچانے والے ہین اور قرآن پر ہم ایمان لائے کہ بیشک تیرا کلام ہے تو سچا اور
جبرئیل سچے اور محمدؐ سچے جو تو نے فرمایا وہی اونہون نے ہمکو پہونچایا یا اللہ حضرت محمدؐ سے پہلے جتنے
پیغمبر تو نے بھیجے اون سبپر ہم ایمان لائے اور جتنے کتابین تو نے اپنے پیغمبرون پر اوتارین ہم اون
سب کتابون پر بھی ایمان لائے حضرت عیسیٰ جو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے چھہ سو برس پہلے
تھے اون پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرے بندے ہین اور تیرے پیغام پہونچانے والے ہین انجیل
کتاب پر بھی ہم ایمان لائے کہ وہ تیرا کلام ہے تو نے اپنے بندے عیسیٰ پر اوتارا ہے اونہون نے
اپنی قوم کو سنایا ہے حضرت داؤد جو اون سے پہلے تھے وہ بھی تیرے بندے ہین تو نے اونکو
زبور کتاب دی ہے حضرت داؤد پر اور زبور پر بھی ہم ایمان لائے حضرت موسیٰ جو اون سے پہلے
تھے ہم اون پر بھی ایمان لائے یا اللہ ہم تیرے سب نبیون پر اور تیری سب کتابون پر ایمان لائے
یا اللہ ہم تیرے سب فرشتون پر ایمان لائے اور قیامت پر بھی ایمان لائے تو نے قرآن مین خبر دی ہے
کہ تو سب آدمیون اور جنون اور جانورون اور فرشتون کو زندہ کرے گا سب سے حساب لے گا جو
آدمی اور جن تجھپر اور تیرے فرشتون اور پیغمبرون اور کتابون اور قیامت پر ایمان رکھتے ہین اونکو
ہمیشہ اونکو باغ بہشت مین رکھیگا جہان سب نعمتین موجود ہین اور جو آدمی اور جن کسیکو تیرا شریک
جانتے ہین یا تیرے کسی فرشتے کی یا تیرے کسی کتاب کی یا تیرے کسی پیغمبر کے یا قیامت کے منکر ہین اونکو
ہمیشہ آگ مین جلاویگا یا اللہ ہمکو ایمان محمدی پر قایم رکھیو آمین ؁ اب کہتا ہے کہ بندہ گنہگار
اللہ کی رحمت کا اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا اللہ سے امیدوار عبد العزیز ابن غلام احمد
بن جمال الدین اللہ اوسکے اگلے پچھلے چھوٹے بڑے سب گناہ بخشدے اور دین محمدؐ پر قایم رکھے
اور اس دین پر دنیا سے اوٹھاوے یہ کہ سنئے ایمان والو اللہ تعالیٰ نے ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کو بہت بڑا رتبہ دیا ہے آپ سب بندون سے بڑھ کر اللہ کے پیارے ہین اگلے پیغمبرون پر
جو جو کتابین اوتارین سب کتابون مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی بڑی تعریفین کین
توریت شریف مین آپ کے پتے اور نشانیان صاف دکھائی ہین زبور مین آپ کے آنیکی خوشخبریان
سب کو سنائی ہین حضرت اشعیا علیہ السلام کی ساری کتاب کی آیتین آپ ہی کی تعریف مین آئی
ہین انجیل یوحنا مین آپ کی بشارتین صاف سنائی ہین نصرانی اور یہودی جان بوجھکر
مکرتے ہین اور صاف صاف باتون کا مطلب بدلتے ہین نصرانی کہتے ہین کہ یہہ سب بشارتین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ہین اور انجیل پاک کی بشارت کا کچھہ اَور مطلب بَدَل کر بتلاتے ہین
یہودی کہتے ہین کہ جن پیغمبر کی یہ بشارتین ہین وہ ابہی آئے نہین ہم اونکی راہ دیکہہ رہے ہین
ان دونون فرقون کو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ضد پڑ گئی ہے جان بوجھہ کر دوزخ
کی آگ مین ہمیشہ کا جلنا اونہون نے قبول کیا لفرانیون نے جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے ضد
باندہی ہے اور سب پیغمبرون کو مانتے ہین جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دشمن ہین یہودیون نے
حضرت محمد اور حضرت عیسیٰ دونون کی دشمنی پر کمر باندھی ہے مگر اللہ کی قدرت دیکھو جو کتابین
پیغمبرون کی اونکی پاس ہین یہ دشمن بہتیرا اون کتابونکو چھپا دین مگر اللہ ظاہر کر دیتا ہے اور محمدی
بشارتین ہم محمدیون کو دکھا دیتا ہے ہم محمدیون کیلئے بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کے آنیکی ہمیشہ سے دھوم تھی اور سب پیغمبر آپ کے آنے کی خوشی کرتے تہے اور اسوقت کی راہ
دیکھتی تھے کہ یا اللہ وہ وقت کب آویگا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہون اور اون پر اللہ کا کلام
اوترے اور وہ کلام ساری دنیا مین پھیلے اور جو منکر ہون وہ قتل کیے جا وین اللہ کا شکر ہے کہ
ہمکو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امّت مین پیدا کیا اور ہمکو قرآن سکہایا اور ہمکو ایمان دیا کہ ہم
حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور سب پیغمبرون پر اور قرآن پر اور اگلی سب کتابون پر ایمان لائے
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اوسوقت سے جب بارہ سَو برس
گذر چکے اور تیرہوین صدی شروع ہوئی بہت لوگون کے ایمانونمین خلل پڑ چلا اللہ کے کلام کا اور
اوسکے پیغمبرون کا ادب دلون سے کم ہو گیا مگر سچّے ایمان والے بھی بہت موجود ہین بے ادبونکو
ادب سکھلاتے ہین اور بے ایمانون کو ایمان کا نور دکھلاتے ہین جب تیرہوین صدی کے ستر اور
دو بہتر برس گذرے لکھنؤ پر اور تمام ملک اودہ پر نصاریٰ کا غلبہ ہوا یکایک ایک نئی بلا آئی جو
کبھی نہ دیکھی تہی نہ سُنی تہی بہت سے نام کے مسلمان بے ایمان ہو گئے حضرت عیسیٰ کو اور انجیل پاک
کو گالیان دینے لگے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو شخص نبیون کو بُرا کہے وہ قتل
کیا جاے اَب مسلمان حاکم کوئی اس مُلک مین نہین جو بے ایمانون کا سر کاٹے وہ ایمان جو اللہ تعالیٰ نے
قرآن مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھلایا تہا کہ سب پیغمبرون پر اور سب کتابون پر ایمان
لاؤ اوس ایمان کے بہت لوگ دشمن ہو گئے اسوقت مین ہم سب محمدیون کو دن رات کا نینا اور اللہ
سے دُعا مانگنا چاہیئے کہ یا اللہ ہمارا ایمان بچائیو اور بے ایمانون کا مُنہ نہ دکھائیو یا اللہ اپنے سب
پیغمبرون کی محبت اور اُنکا ادب اور تعظیم ہمارے دلون مین قائم رکھیو آمین اب سنو کہ حضرت محمد

صلے اللہ علیہ وسلم کی جو جو بشارتین تورٰیت شریف مین اور زبور شریف مین اور انجیل پاک مین اور
سب کتابونمین موجود ہین وہ بشارتین سب ایک جگہ جمع کر کر ہمنی محمدی بہائیونکے دیکھنے کے لیئے ایک
کتاب طیار کی ہے اوس کا نام بشارت محمدی رکھا اللہ تعالی محمدیون کو اسکے چھاپنے کی توفیق
دے آمین اب یہ رسالہ اس بیان مین لکھا جاتا ہی کہ حضرت آدم جو سب آدمیون کے باپ ہین اور اللہ
کے نبی ہین اللہ نے اون سے باتین کی ہین اونکی پیدا ہونیسے پہلے زمین پر جن بستے تہے جو نمین
مہادیو جو بڑے بزرگ تہے اور اللہ کے پہچاننے والے تہے اونہون نے بہی ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارتین دی ہین اور آپ کی بڑی بڑی تعریفین کی ہین اور آپ کی صاحبزادی جناب فاطمہ
علیہا السلام کی بڑی بڑی تعریفین کین اور آپ کی دونون نواسون امام حسن اور امام حسین علیہما السلام
کی بڑی بڑی تعریفین کرکے جناب امام حسین علیہ السلام کے شہید ہونیکی خبر دی وہ کتاب ہندؤون کے
پاس ہے اگرچہ ہندو لوگ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سب پیغمبرون کے بڑے دشمن ہین اور
ایسی کتابونکی چھپانیمین بڑی محنت کرتے ہین مگر پہر اللہ تعالی اپنی قدرت سے حق بات کو ظاہر کر دیتا
ہے ہندؤون کی پوتھیون کی بولی اور ہے اوس بولی کو ہم مسلمان لوگ نہین سمجھتے مگر پہر بعضے بعضے
مسلمان جو اوس بولی کو سیکھہ لیتے ہین وہ اون کتابون سے خبردار ہو جاتے ہین حضرت مولانا
عبد الرحمن چشتی ایک بڑے بزرگ گیارہوین صدی مین تہے جنہون نے ہندوؤن کی زبان سیکہی تہے
اور اونکی کتابین دیکہی تہین اونہون نے ایک رسالہ فارسی مین لکھا ہے اوس رسالہ مین محمدی بشارتین
بیان فرمائی ہین جو ہندؤونکی پرانی کتابونمین پائی ہین اوس رسالہ کا نام مرآۃ المخلوقات رکھا ہے
اور ہمارے زمانہ مین ایک مسلمان دیندار جو ہندؤون کی بولی سنسکرت سے خبردار ہین اونہون نے
ایک رسالہ اردو مین لکھا ہے جو جو بشارتین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہندؤون کے اگلی ایمان
والون کی کتابون مین پائی ہین وہ ہمین بیان فرمائی ہین ایک بشارت ایک اور صاحب نے ہمارے
زمانہ مین اپنے رسالہ مین لکہی ہے یہہ سب بشارتین ایک رسالہ مین اکہٹی کرکے بہت صاف صاف
ہندی بولی مین لکہی جاتی ہین اور ہر جگہہ پر فائدہ کا لفظ لکھکر قرآن اور حدیث سے اور بزرگونکی
کتابون سے اوسکا بیان بہت پہیلا کر لکھا جاتا ہے اور مولوی محمد علی صاحب جو بچہراؤن کے رہنے والے
ہین اونہون نے جو جو باتین ہندؤون کے قائل کرنے کے واسطے اونکی کتابون سے نقل کی ہین
اون باتونمین سے بہی بہت باتین جو ہمارے دین کو قوت دیتی ہین ہمین لکھدین اور نام اس رسالہ کا
بشارت احمدی رکھا یا اللہ اسکو قبول فرما اور اپنے بندون کو اس سے نفع پہنچا آمین محمدی لوگونکو

لازم ہے کہ اسکو نہایت شوق سے دیکہین اور اپنے ایمان کو تازہ کرین دل و جان سے اللہ کا شکر
کرین کہ اللہ نے ہمکو ایسے پیارے پیغمبر کی اُمّت مین پیدا کیا جنکا نام ہزارون برس پہلے آدمیون مین اور
جنون مین مشہور تہا اور اونکا اور اونکی امت کا ذکر اور تعریفین ہر طرف ہو رہی تہین پہلے ایک بڑے کام
کی بات ہے اوسکو سمجہہ لینا چاہیے اللہ تعالی نے قرآن شریف مین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا
ہے کہ ہمنے بہت پیغمبر ایسے بہیجے ہین جنکا احوال تجکو سنا دیا اور بہت پیغمبر ایسے ہین جنکا احوال تجکو نہین
سنایا سورہ نحل مین اللہ فرماتا ہے وَلَقَدْ بَعَثْنَا فِي كُلِّ أُمَّةٍ رَّسُولًا یعنے بیشک ہمنے ہر قوم مین
ایک پیغمبر بہیجا ہے اور سب پیغمبرون نے اللہ کا پیغام بندونکو یہی پہونچایا ہے کہ اکیلا اللہ ہی تمہارا مالک ہے
اوسکا دوسرا کوئی نہین فقط اوسیکو پوجو پہر جنکو اللہ نے ایمان دیا وہ ایمان لائے جنکو اللہ نے آگ مین جلانے
کے لئے بنایا وہ کسی طرح نہین مانتے جب یہ بات معلوم ہو چکی تو سمجہنا چاہیئے کہ جسطرح حضرت عیسیٰ کے بعد
نصاری بگڑ گئے اور اونکی راہ پر نہ رہے اور جسطرح یہودی لوگ حضرت موسیٰ کا نام لیتے ہین مگر اونکی راہ پر
نہین اور سب پیغمبرون پر ایمان نہین لاتے اسی طرح ہندؤون کا بہی حال ہے کہ جن بزرگون کا یہہ نام
لیتے ہین وہ لوگ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے تہے اللہ کو پہچانتے تہے اور حضرت محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کی بشارتین دیتے تہے کیا تعجب ہے کہ وہ پیغمبر ہون یا ولی ہون نادان لوگ اونکا نام سُنکر بیجا
بُرا کہنے لگتے ہین اور یہ گمان کرتے ہین کہ جیسے یہہ ہندو بے ایمان ہین کہ اللہ کا شریک اورونکو جانتے
ہین اور پیغمبرون کو نہین مانتے ہین ویسے وہ بہی ہونگے یہہ گمان نادان مسلمانون کا بالکل غلط ہے
اللہ تعالی قرآن مین فرماتا ہے اے ایمان والو بہت سے گمانون سے پرہیز کرو کیونکہ بعضے گمان گناہ ہین
مطلب یہ ہے کہ جب تک کسی شخص کی بُرائی تمکو خوب تحقیق نہو جاوے جبتک بدی کا گمان مت کرو جناب پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ تم اپنے تیئن گمان سے بچاؤ کیونکہ گمان سب باتون سے زیادہ جہوٹا ہے
مطلب یہ ہے کہ گمان اکثر جہوٹہ نکلتا ہے لوگ اپنی اٹکل سے جن لوگونکو بُرا سمجہتے ہین وہ لوگ حقیقت مین
اچہے ہوتے ہین گمان کرنیوالے ناحق گنہگار ہوتے ہین اس بات کو خوب سمجہنا چاہیے کہ ایمان اسکو کہتے ہین
کہ اللہ کو اکیلا جاننا اور اوسکے سب فرشتون اور پیغمبرون کو ماننا جو شخص اللہ کا دوسرا کسیکو سمجہتا ہے یا
کسی فرشتے یا پیغمبر کا منکر ہے وہ بے ایمان اور کافر ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر جب سے اللہ نے
قرآن اوتارا جن نصرانیون اور ہندؤون نے قرآن کو نمانا وہ بے ایمان اور کافر ہین اور قرآن کے اوترنے
سے پہلے جو نصرانی حضرت عیسیٰ کی شریعت پر قائم تہے اور سب پیغمبرون کو مانتے تہے اور اللہ کو اکیلا
جانتے تہے وہ ایماندار تہے اور بہت اچہے تہے یہودی جو حضرت عیسیٰ کے دشمن تہے وہ کافر تہے

اگرچہ حضرت موسیٰ کو مانتے تہے جو ایک پیغمبر کا منکر ہوا وہ سب کا منکر ہوا پیغمبر سب آپسمین ایک ہین جو ایک کا دشمن
ہے وہ سب کا دشمن ہے انجیل کے اوترنیسے پہلے جو یہودی حضرت موسیٰ کی شریعت پر قائم تہے وہ سب اچہے تہے
جو ہندو قرآن کے اوترنے سے پہلے اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم تہے اور سب پیغمبرون کو مانتے تہے وہ
ایماندار تہے اور اچہے تہے اور جو اپنے پیغمبر کی شریعت پر قائم نتہے یا کسی پیغمبر کے منکر تہے وہ کافر تہے امام
توربشتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے عقیدون کی کتاب مین لکہا ہے کہ جنون مین ایک کتاب ایک فرشتے کے وسیلے
سے اوتری تہی مولانا شاہ غلام علی صاحب جو حضرت علی کی اولاد مین تہے اور دلّی کے رہنے والے تہے
اور قرآن اور حدیث کے بڑے جاننے والے تہے اونہون نے اپنے پیر و مرشد مرزا جانجانان صاحب شہید
کا حال ایک رسالہ مین لکہا ہے اور اونکے خط اوسمین جمع کئے ہین مرزا صاحب کے چودہوین خط مین یہہ
بیان لکہا ہے کہ ہندوؤن کی پرانی کتابون سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ نے ایک کتاب بہیجی تہی جسکا نام بید تہا
اوسمین چار دفتر تہے اللہ نے کچہہ باتون کا حکم کیا تہا کچہہ باتون سے منع فرمایا تہا کچہہ خبرین اگلے زمانہ کی
تہین کچہہ آیندہ زمانہ کی خبرین پہلے سے اللہ نے دین تہین ایک فرشتہ جسکا نام برہما تہا اوسکے وسیلے
سے اللہ نے یہہ کتاب بہیجی تہی اور جتنے فرقے ہندوؤن کے ہین سب اسپر اتفاق رکہتے ہین کہ اللہ اکیلا ہے
اور سارا جہان اوسی نے بنایا ہے اور قیامت اور حساب کتاب کے سب قائل ہین اس سے معلوم ہوا کہ
کوئی شریعت انمین تہی اب وہ موقوف ہوگئی اور اللہ تعالیٰ نے قرآن مین فرمایا ہے کہ ہر قوم مین پیغمبر آئے
ہین اس سے معلوم ہوا کہ ہندوستان کے ملکون مین بہی اللہ نے پیغمبر بہیجے ہین اونکا احوال اونکی
کتابون مین لکہا ہوا ہے اونکی باتون سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ کامل تہے اور لوگ بہی اونکی برکت سے
کامل ہوجاتے تہے اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پر قرآن جب نہین اوترا تہا اوسوقت ہر قوم مین
ایک پیغمبر بہیجے گئے تہے اور تابعداری اونہین پیغمبرکی اوس قوم پر واجب تہی جب سے ہمارے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے ساری خلقت کے سمجہانے کے لیئے بہیجا اوس وقت سے قیامت تک سبپر
آپ ہی کی تابعداری فرض ہے آپ پر قرآن کی اوترنے کے شروع ہونے سے آپکے دن تک انکہہ انشاء
اللہ ایسا ہی ہوئے ہین جو کوئی آپ پر ایمان نہین لایا وہ کافر ہے جو کوئی آپ سے پہلے تہے وہ اگر
اپنی شریعت پر قائم تہے تو وہ اچہے تہے پہر مرزا صاحب نے یہ بیان فرمایا ہے کہ اگلے زمانہ
کے ہندو جو بتون کو پوجتے تہے وہ اونکو اللہ کا شریک نہین جانتے تہے اپنے بزرگون کی تصویرین
برکت کیواسطے سامنے رکہتے تہے اسکا مطلب یہ ہے کہ اگلی شریعتون مین تصویر بنانا حرام نہین
تہا اچہے لوگون کی تصویرین برکت کے واسطے رکہنا درست تہا اوسوقت مین جنہون نے

تصویرین بنائین وہ گنہگار نہین ہوئے جنہون نے اونکو اللہ کا شریک سمجہا وہ البتہ دوزخی ہوئے
اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت مین اللہ نے مورت بنانے کو حرام کردیا جو کوئی
مورت بناوے گا دوزخ مین جاویگا مرزا صاحب پہر اگلے ہندؤون کا حال لکہتے ہین کہ بعضے فرشتے
جو اللہ کے حکم سے جہان مین کام کر رہے ہین یا بعضے کاملون کی ارواح مین کہ بدن کے چہوڑنیکے بعد
بہی اونکا فیض اللہ نے باقی رکہا ہے یا بعضے زندہ لوگ ہیں اون کے نزدیک حضرت خضر علیہ السلام
کی طرح پر زندہ ہین انکی صورتین بناکر اونکی طرف رجوع ہوتے ہین اور اس رجوع ہونیکے باعث سے
ایک مدت کے بعد جنکی وہ صورت ہے اون سے علاقہ پیدا ہوتا ہے اور انکے وسیلہ سے دین دنیا
کی مرادین حاصل ہوتی ہین اور اونکا سجدہ تعظیمی سجدہ ہے وہ سجدہ نہین جو مالک مختار جانکر کیا جاوے
اور اون کے طریق مین ماں باپ کو اور پیر کو اور اوستاد کو سلام کی جگہہ سجدہ کی رسم تہی جسکو
ڈنڈوت کہتے ہین مرزا صاحب کا یہ مطلب ہے کہ اگلے زمانہ کے ہندؤون کا یہ طریقہ تہا اونکی شریعت
مین مورت بنانا منع نہین تہا وہ اس طریقہ سے اللہ کے اچہے بندون سے علاقہ پیدا کرتے تہے اور
اللہ اونکو دین و دنیا کا فیض اپنے خاص بندون کے وسیلہ سے دیتا تہا اب اللہ نے ہماری شریعت محمدی
مین مورت بنانا حرام کردیا اب جو کوئی اس طریقہ سے بزرگون کا وسیلہ پکڑیگا اوسپر اللہ کا غضب
اوتریگا اور سب نیک بندے اوس سے بیزار ہونگے البتہ دل سے اچہے لوگون کا دہیان کرنا
ہماری شریعت مین باقی ہے مرزا صاحب فرماتے ہین کہ اس طرحکا ایک معاملہ ہمارے یہان بہی
درویشون مین معمول ہے کہ اپنے پیر و مرشد کی صورت کا تصور کرتے ہین اور طرح طرح کے فیض
اوٹہاتے ہین مگر ظاہر مین تصویر نہین بناتے ہین مرزا صاحب حاجی محمد افضل صاحب کے ذکر مین
فرماتے ہین کہ حدیث شریف کا سبق پڑہتے وقت اون کے دل کا فیض میرے دل کو پہونچتا تہا
اور اللہ تعالی سے جو دل کا علاقہ ہے وہ قوی ہوجاتا تہا حاجی صاحب حدیث شریف کے ذکر کے
وقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے دہیان مین بالکل ڈوب جاتے تہے اور بہت نور اور
برکتین ظاہر ہوجاتی تہین گویا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حضوری پوشیدہ طرح پر حاصل
ہوجاتی تہی اوسوقت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی مہربانی اور ہماری طرف آپ کا مہربانی سے
دیکہنا ہمکو دکہلائی دیتا تہا حاجی صاحب حدیث مین میرے اوستاد ہین اور صحبت کے پیر ہین
ایک دن اون کے سامنے ایک شخص نے کہا کہ مین نے خواب مین دیکہا ہے کہ ایک جنگل ہے
آگ کا بہرا ہوا اور کرشن آگ کے اندر ہین اور رام چندر اوس آگ کے کنارے پر ہین ایک شخص

اسکی تعبیر مین بول اوٹھا کہ یہہ دو لوٗ آگ مین عذاب پاتے ہین مینے کہا اسکی ایک تعبیر اَور بہی ہے اگلے
لوگون مین کسی شخص کو معین کرکے کافر کہدینا درست نہین ہے جبتک اوسکا کفر شریعت سے ثابت نہو
کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَاِنۡ مِّنۡ اُمَّۃٍ اِلَّا خَلَا فِیۡہَا نَذِیۡرٌ یعنی کوی بستی ایسی نہین جسمین
کوئی ڈر سُنانیوالا نہ گذرا ہو تو ظاہر ہے کہ ان لوگون مین بہی کوی خوشی سُنانیوالا اور ڈر سنانیوالا
گذرا ہو گمان جاتا ہے کہ وہ لوگ نبی ہون یا ولی ہون رامچندر کہ جنون کی خلقت کی شروع مین
پیدا ہوے اوسوقت مین عمرین لمبی ہتین اور طاقتین زیادہ تہین وہ اپنے زمانہ کے لوگون کو
آہستہ آہستہ اللہ کی راہ پر لے چلتے تہے اور کشن اون لوگون کے بزرگون مین پچھلے مین اوسوقت
مین اگلے زمانے سے عمرین چہوٹی تہین اور طاقتین کمزور تہین اونہون نے اپنے وقت کے لوگون
کے دل کو ایکا ایک اللہ کی طرف کہینچ لیا گانے کی کثرت جو اون سے لوگون نے نقل کی ہے اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ ذوق و شوق اور دل کو اللہ کیطرف کہینچ لیجانا اون مین بہت تہا تو اللہ کے عشق
کی گرمیان آگ کے جنگل کیصورت مین ظاہر ہوئین کشن جی جو اللہ کے عشق اور محبت کے مزون مین
ڈوبے ہوئے تہے وہ اس آگ کے اندر دکہلائی دیئے اور رامچندر جو آہستہ آہستہ اللہ کی محبت کی
راہ مین چلتے تہے وہ اوس آگ کے کنارے پر دکہلائی دیئے آگے اللہ جانے حاجی صاحب نے اس بات
کو پسند کیا اور اس تعبیر سے بہت خوش ہوئے بعد اسکے شاہ غلام علی صاحب لکہتے ہین کہ ابو صالح خان جو
حاجی صاحب کے مُرید اور جانشین تہے وہ متہرا کی زمین مین گئے تہے اونکو کچہہ ضرورت تہی کہ اوسکی
سامان کے لئے سات روپیہ درکار تہے ایک رات کو تہجد کی نماز پڑہ رہے تہے کہ ایک شخص ظاہر ہوے
اونکی صورت ایسی ہتی جیسے صورت کشن جی کی ہندو لوگ بیان کرتے ہین اس شخص نے سلام کیا اور روپے
آگے رکہدیئے حاجی صاحب بولے کہ ٹہیرو مین نماز پڑہ لون بعد نماز کے فرمایا کہ تمہارا نام کیا ہے وہ
بولے کشن اور یہہ سات روپئے تمہاری ضیافت کے ہین کہ تم ہماری زمین مین آئے ہو اونہون نے
فرمایا کہ مین محمدی ہون ہمارے پیغمبر جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وسیلہ ہماری حاجتون اور مرادون
کے لیئے کافی ہے ہم بیگانہ کا تحفہ نہین لیتے اسپر وہ رونے لگے کہ ہمنے آخری زمانے کے پیغمبر کی تعریف
اور اونکے راہ پر چلنے والون کی خالص محبت کا حال جتنا سنا تہا اوس سے زیادہ ہمنے دیکہہ لیا تمام
ہوا بیان غلام علی صاحب کا نواب سید صدیق حسن خان صاحب کتاب خطیرۃ القدس مین لکہتے ہین
کہ عارفِ کامل شاہ غلام علی صاحب اپنے مرشد مرزا مظہر صاحب کے احوال مین لکہتے ہین کہ حضرت
شاہ ولی اللہ محدث جب اونکو خط لکہتے تہے تو یون لکہتے تہے کہ آپ جو طریق محمدی کے قائم کرنیوالے

اور سنت محمدی کیطرف لوگون کو بلانیوالے ہین اللہ آپکو مدت تک سلامت رکہے اور مسلمانون کو آپ سے
فائدہ دیوے حاجی محمد فاخر جو علم حدیث کے بڑے جاننے والے تھے وہ فرماتے تہے کہ وہ یعنی مرزا مظہر
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے راہ پر چلنے مین بڑی شان رکہتے تہے اور حاجی محمد افضل صاحب محدث جو علم
حدیث مین مرزا مظہر صاحب کے اوستاد ہین وہ شیخ سالم بصری مکی سے علم حدیث کی سند رکہتے ہین اور
شاہ ولی اللہ محدث کو علم حدیث کی اونہی سے سند ہے مولانا شاہ عبد العزیز صاحب جو دلی مین قرآن اور
حدیث کے بڑے جاننے والے تہے اور تیرہوین صدی کے اونتالیسوین برس اونہون نے انتقال فرمایا
اون سے مولوی رفیع الدینخان مرادآبادی نے کچھہ باتین پوچھی تہین اونہون نے اوسکا جواب لکھا
تھا اون سوالون اور جوابون کو مولوی رفیع الدینخان صاحب نے جمع کیا ہے اوسمین لکھا ہے کہ مولانا
شاہ عبد العزیز صاحب لکھتے ہین کہ ملک عرب مین یمن سے شام اور مصر تک اللہ کی ہدایت نے ایک
طرحپر ظہور فرمایا اور نبیون کو اور پیغمبرون کو اللہ نے بہیجا اور اون کے ہاتہہ پر معجزے پیدا کیئے اور
کتابین اوتارین اسلیئے کہ ان ملکون کے لوگ ایک آدمی کے وسیلہ سے دوسرے ادمی کے مکان دور
ہونے کے باعث سے یا زمانہ کے بعید ہونے کے باعث سے چہپی بات معلوم ہونیکا یہی طریقہ جانتے
تہے کہ کوئی قاصد آوے اور زبانی پیغام لاوے یا کوئی خط ساتھہ لاوے اور نشان اوس قاصد کے
سچائی کا اوس سے طلب کرتے تہے چنانچہ اب بہی امیرون اور بادشاہون کے ہان یہی رواج ہے
کہ کوئی فرمان یا شقہ کسی معتبر کے زبانی بہیجتے ہین اور اوسکی سچائی ظاہر کرنے کیلیئے بعضی خاص چیزین
جیسے پالکی اور نالکی اور ہاتہی اور ہودہ اوسکے ہمراہ کر دیتے ہین پس عرب کے ملکون کے لوگونکو
اسی طرح ہدایت ہوئی اور ہندو اس بات کو سمجہتے تہے کہ اللہ تعالی کی تجلی اور ظہور بعضی چیزون
مین ہوتا ہے اور اللہ تعالی کی زبانی بعضے لوگ کچھہ بولتے ہین اور اون سے کرامتین ظاہر ہوتی ہین
اور اللہ کے حکم سے وہ لوگ خلق پر حکومت کرتے ہین سو وہ لوگ اس بات کو سمجہتے تہے اون سے
ویسا ہی معاملہ ہوا اور بید اونہون نے لکہوائی بہت بڑی مدت تک اونکی تعلیم اسی طرح پر قائم
رہی جیسا کہ کتاب جوگ لشست سے اور رامائن سے اور بہاگوت سے معلوم ہوتا ہے یہان تک کہ
بیاس نام ایک شخص پیدا ہوا اوس نے اون کے مذہب کو برباد کیا اور شرک اور بت پرستی کو رواج
دیا **فائدہ** معلوم نہین کہ مولانا نے کون سے بیاس کو کہا ہے وہ بیاس جنہون نے بید جمع کیئے
ظاہر یہہ ہے کہ وہ یہہ نہین ہین کیونکہ وہ کرشن جی کے زمانہ مین تہے اور کرشن جی کو مولانا نے
اچہے لوگون مین سمجہا ہے آگے انکا ذکر آتا ہے پہر مولانا لکہتے ہین کہ یہہ جو ہندوؤن کے شریعت مین

کا تہہ اور کہتری اور مہاجن اور ہر قوم کے واسطے حکم علحدہ تھے سو ہماری شریعت مین بہی اسطرحکے حکم مین
حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت مین اسرائیلیون کے بارہ قومون مین ہر قوم کے واسطے علحدہ حکم
تہے ہماری محمدی شریعت مین ہاشم کے اولاد کو پانچوان حصہ کا فرون کی لوٹ کا ملتا ہے اور زکوۃ اونپر
حرام ہے اور ہندو لوگ جن لوگون کو اوتار کہتے ہین وہ لوگ ایسے تہے کہ اللہ کی قدرت کا ظہور اور نمونہ
اونہین تھا خواہ وہ انسانون مین سے ہون یا شیر اور مچہلی وغیرہ ہون جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا
عصا اور حضرت صالح علیہ السلام کی اونٹنی مولوی امام الدین صاحب جو لکھنؤ مین مولانا کے شاگرد تہے
اونہون نے کچھ باتین آپ کی زبانی جمع کی ہین اوسمین لکھا ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ حضور کنہیا
کے حق مین کیا فرماتے ہین آپ نے فرمایا بہتر تو یہہ ہے کہ کنہیا کے حق مین چُپ رہنا چاہیئے اور بہاگوت
جو ہندؤون کی معتبر کتاب ہے اوس سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کنہیا اولیاؤن مین سے تہے اور اونکے
مقام متہرا وغیرہ بلا شک عشق انگیز ہین یعنی اون مقامون مین اللہ کا عشق دل سے جوش کرتا
ہے اور حضرت شاہ عبد الرزاق صاحب جو بالنہ کے رہنے والے تہے اونکی نقل بیان فرمائی - کہ
فرماتے تہے مین حج کو جاتا تھا کنہیا کے مقامونمین پہونچا کنہیا کی رُوح میرے سامنے حاضر ہوئی اور
پانچ اشرفیان نذر کین کہ مکہ شریف یعنی مکہ کو آپ جاتے ہین اسکو خرچ کیجیئے مینے قبول نکیا اور کہا کہ مین
محمدی ہون مین اللہ کے سوا اور کسی سے مدد نہین چاہتا ہون اس روایت سے یہی معلوم ہوا کہ
کنہیا نجات والون مین سے ہین تمام ہوا کلام مولانا کا - اگلے لوگون کا یہ طریقہ تھا اب اس زمانہ
مین بہت لوگ دوسرے فرقہ کی ضد مین اپنا ایمان کہوتے ہین نصاریٰ کی ضد مین حضرت عیسیٰ کو
اور انجیل پاک کو بُرا کہتے ہین حضرت عیسیٰ کی تعریف جا بجا قرآن مین موجود ہے جسنے اونکو بُرا کہا
وہ کافر ہے اوسکا قتل واجب ہے ہندؤون کے بزرگون کا ذکر قرآن مین صاف صاف نہین ہے
تو اتنا تو خوب معلوم ہے کہ اللہ نے ہر قوم مین پیغمبر بہیجے ہین جن لوگون نے یہ گمان کیا کہ جیسے یہہ
ہندو ایمان کے دشمن ہین ویسے ہی انکے اگلے بہی ہون گے جن لوگون نے یہ گمان کرکے اونکو بُرا
کہا وہ جلدی توبہ کرین فقیہ ابواللیث نے بستان مین لکھا ہے کہ جن پیغمبرون کا حال خوب معلوم
نہین اونکے حق مین یون کہنا چاہیئے کہ اگر وہ پیغمبر ہین تو ہم اونپر ایمان لائے اور اونکے ساتھہ
کسی طرح کی بے ادبی نکرنا چاہیئے اگر کوئی ضدی اوجڈ آدمی یہہ خیال کرے گا کہ اگر وہ پیغمبر تہے تو
وہ دوسری قوم کی ہین ہم اونکو ہرگز نہین مانین گے یا یہ خیال کرکے اونکو بُرا کہیگا وہ بیشک
کافر ہو جاویگا اب یہ سمجہنا چاہیئے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبریان جو اگلے وقت

کے کتابونمین لکہی ہین اونکے جاننے مین اور بیان کرنے مین ہمارے دین کے بہت بڑی مرد ہے
ایک تو اپنا دل بہت خوش ہوتا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے بہت بڑا رتبہ دیا کہ
اگلے سب اچہے لوگ آپ کا ذکر کرتے تہے اور آپکی تعریفین کیا کرتے تہے جن لوگونکی دلمین محمدی
ایمان کا نور باقی ہے وہ ان خبرون کو سُنکر بہت خوش ہوتے ہین اس بارہ سو برس کے عرصے
مین جو جو محمدی علم والے گذرے ہین جنہون نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین لکہی ہین وہ سب
اپنی اپنی کتابون مین اس بات کا بیان بہی بڑی خوشی سے اور بڑی دہوم سے لکہتے ہین کہ تورٰیت
اور انجیل اور زبور مین اور سب کتابونمین حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین موجود ہین یہہ لکہکر
وہ آیتین تورٰیت اور انجیل کی بڑی خوشی سے لکہتے ہین جو آپ کی تعریف مین آئی ہین اور اس فخر کر
سے اونکا دل باغ باغ ہوتا ہے بارہ سو بہتر برس تک تو یہی قاعدہ جاری رہا مگر جب سے تیرہوین
صدی کے بہتر برس گذرے ایکا ایکی لون کا رنگ بدلا بہت لوگ حضرت عیسیٰ کے اور انجیل پاک
کے دشمن ہوگئے بالکل بے ایمان ہوگئے بہتون کو تہوڑی سی اونکی ہوا لگی اونکے سامنے جب تورٰیت اور
انجیل مین سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین بیان کرو تو وہ لوگ بہت ناخوش ہوتے ہین
اور کہتے ہین کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین قرآن اور حدیث مین کیا تہوڑی ہین جو
ہم تورٰیت اور انجیل مین سے آپکی تعریفین بیان کرین اگلی کتابون اور اگلے پیغمبرون کے ذکر سے اونکا
دل رُکتا ہے یا اللہ ہمکو قدیمی محمدی دین پر رکہیو تیرہوین صدی کے آفتون سے بچائیو آمین
اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین ہمکو یہہ خوشی سُناتا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ سلم کی اور اونکی اُمت کی
تعریفین ہمنے تورٰیت اور انجیل اور زبور مین لکہی ہین جس بات کی خوشی ہمارے اللہ نے ہمکو سُنائی
اوس بات پر ہم کیونکر خوشی نکرین ہم محمدیون کو لازم ہے کہ خوشی سے پہولے نہ سماوین کہ ہمارے
رسول پاک حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اللہ نے پہلے ہی سب آدمیونکو اور جنون کو
سُنائین اور آپ کی اُمت کی تعریفین بہی سب کو بتائین جو لوگ اس ذکر کو سُنکر ناخوش ہوتے ہین
معلوم ہوا کہ نور ایمان کا اون کے دلونمین بہت کم رہ گیا یا اللہ نور محمدی کو ہند مین پہر پہیلا دے
آمین دوسرا فائدہ اس ذکر مین یہ ہی کہ جس فرقہ کے لوگ جس کتاب کو مانتے ہین اونکو ہم اوسی
کتاب سے قائل کرین نصاریٰ اور یہود کو تورٰیت اور انجیل سے قائل کرین ہندؤون کو اونکی
اگلی کتابون سے قائل کرین اور اللہ سے دُعا مانگین کہ یا اللہ اپنے بندون کو ایمان دے کہ جناب
محمد صلے اللہ علیہ سلم کو اور سب پیغمبرون کو پہچانین اور ایمان لاوین آمین جاننا چاہیئے کہ ہندوون

کی جس کتاب کا ترجمہ مولانا عبد الرحمن نے مرآۃ المخلوقات مین کیا ہے یہہ کتاب اب بہی ہندوؤن کے
یہان موجود ہے ایک پنڈت نے لکہنؤ مین میرے سامنے امام حسین علیہ السلام کے ذکر مین کہا تہا کہ ہمارے
یہان خبر ہے کہ یون ہونگے اور یون شہید ہونگے مینے کہا پہر تم کیون نہین محمدی دین مین آتے، تو
اوسنے کہا کہ ہمارے یہان کا علم ایک دریا ہے جہان اور باتون کا ذکر ہے وہان تمہارا بہی ذکر ہے
پہر ایک اور پنڈت کاکوری مین ملا تہا اوسنے بہی بیان کیا کہ تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر
ہمارے ہان موجود ہے مینے کہا کہ اوس کتاب کا کیا نام ہے کہا برم اوتر کہنڈ لفظ اوتر کہنڈ جو اوسنے
بولا یہی لفظ مولانا عبد الرحمن چشتی نے بہی اس رسالہ مین لکہا ہے پہر مینے کہا تم ایمان کیون نہین
لاتے وہ بولا کیا کرین باپ دادا سے لاچار ہین باپ دادا جو راہ ڈال گئے ہین ہم اوسی راہ پر چلتے
ہین پہر ایک مدت کے بعد منشی ظہیر الدین صاحب جو امین آباد مین رہتے تہے اونہون نے ایک اجبر
سے کہکر بنارس سے ایک پنڈت بلایا اور اوس پنڈت سے اس کتاب کا حال پوچہا اوس پنڈت نے
اقرار کیا کہ یہہ کتاب ٹہیک ہے مہا دیو کا یہی کلام ہے ایک دن مین منشی صاحب کے پاس مسجد مین
بیٹہا تہا اور وہ بنارس کا پنڈت بہی بیٹہا تہا مینے اوس پنڈت سے پوچہا اوسنے کہا ہان یہہ
سب باتین ٹہیک ہین مینے کہا پہر تم ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کو کیا جانتے ہو کہنے لگا ہم اونکو
اچہا جانتے ہین مینے کہا پہر تم کیون نہین اونکے دین مین آتے اوسنے کہا کہ وہ پیغمبر تمہارے واسطے
ہین ہمارے واسطے نہین اس بات کا جواب یہ ہے کہ جب تمنے اونکو سچا جانا تو اونکو سب باتون مین
سچا جانو اونہون نے یہ بہی فرمایا ہے کہ مین ساری خلقت کے لئے بہیجا گیا ہون قرآن شریف مین
اللہ تعالی نے ہمپر یہہ بہی فرض کر دیا ہے کہ تم مین سے کچہہ لوگ ایسے بہی رہین جو نیکی کیطرف لوگونکو
بلاتے رہین اور نیک کام کا حکم کرین اور برے کامون سے منع کرین اور وہی لوگ مراد کو پہنچنے
والے ہین اس زمانہ مین بہت سے علم والے کسی سے کچہہ نہین کہتے اللہ کا فرض جان بوجہکر ترک
کرتے ہین کافرون کو اور جاہل مسلمانون کو کیا سمجہا دینگے اپنے گہر والون سے کچہہ نہین کہتے
اتنی خبر بہی اونکو نہین پہونچاتے کہ قرآن حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے اوتارا ہے جاہل
لوگ کہتے ہین قرآن پڑہے لکہے مولویون پر اوتارا ہے بہت سے علم والون نے تو یون زبان
بند کرلی ہے اور بہت لوگ وہ ہین جو اور کافرون سے اسطرح بحث کرتے ہین کہ اون کے ساتہہ
آپ بہی کافر بن جاتے ہین نصاری کو توریت اور انجیل سے قائل نہین کرتے بلکہ اونکی ضد مین
توریت اور انجیل سے بے ادبیان کرکے اپنا ایمان کہوتے ہین ہندوؤن سے بحث کرتے ہین

تو اونکے اگلے زمانہ کے خداپرست بزرگون کو بُرا کہتے ہین ایک نادان مسلمان نے ایک رسالہ ہندوؤن
کے قائل کرنے کے لئے چھاپا اوس مین مہادیو کو جو حضرت آدم سے پہلے تھے اور بڑے خداپرست
تھے اونکو اوس نادان مسلمان نے بہت بُرا کہا اور یہہ دلیل لایا کہ ہندوؤن کی بعضی کتابون مین
لکھا ہے کہ مہادیو نے ایسے ایسے بُرے فعل کیے ہین وہ نادان یہہ نسمجھا کہ ہندوؤن نے کتابونمین
بہت جگہہ اونکی خداپرستی اور دینداری اور پرہیزگاری کا بھی حال لکھا ہے پہر اگر کسی کتاب والے نے
اونپر کسی بُرے کام کی تہمت جوڑ دی تو ہمکو یہی کہنا چاہیئے کہ جس شخص کی دینداری اور پرہیزگاری
کی اتنی لوگ تعریف کرتے ہین اوس شخص کو اگر بعضے لوگ بُرا کہتے ہین وہ جہوٹے ہین یا وہ مہادیو
کوئی دوسرا ہوگا جسکے بُرے فعل لکھے ہین ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین مولوی محمد علی صاحب
لکہتے ہین کہ فرقہ جین اور بودھ جو ہندوؤن مین ہین وہ کرشن جی کو بہت بُرا جانتے ہین اور زنا کی
نسبت اونکی طرف کرتے ہین اور پدم پُران مین مہادیو کو بُرا لکھا ہے اب ہم کہتے ہین کہ جب ایسے
فرقے بہی ہندوؤن مین موجود ہین تو ہمکو یہی گمان کرنا چاہیئے کہ جو جو بُرے فعل مہادیو اور کرشن جی
کیطرف نسبت کرکے لکھے ہین وہ اون کے دشمنون نے جوڑ دیئے ہین اور نادان دوستون نے بن سوچے
بن سمجھے لکھ لیئے ہین اوس نادان مسلمان نے مہادیو کی ہجو لکھکر اور چھاپ کر اپنے تئین بہی گناہ مین گرفتار
کیا اور بدگمانی کا گناہ اپنے سر پر لیا دوسرا گناہ اوسکے سر پر یہہ ہوا کہ اوسکے رسالہ کو دیکھکر ایک ہندو کو
ضد چڑھی اوسنے بہت سے رسالے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو مین اور سب پیغمبرون کی ہجو مین
چھاپے اور بڑے بڑے کفر بکے اون رسالون کو نام کے مسلمان بے ایمانون نے بیچا چار پیسون کے
لیئے ایمان کھویا اس فتنہ وفساد کا بیج اوسی نادان مسلمان نے بویا پہر بعد اوسکے کئی آدمیون نے
اوس کافر کی رد مین کتابین لکھین مولوی محمد علی صاحب نے سوط اللہ الجبار اور ظفر مبین اور فتح مبین
اور سیف اللہ القہار کتابین لکھین ایک صاحب نے تحفۃ الہند لکھی ان کتابونمین ہندوؤن کو اونہین
کی کتابون سے قائل کیا یہہ کام بہت اچھا کیا اور اللہ کا فرض ادا کیا مگر ہندوؤن کے اگلے بزرگونکی
حق مین اونہون نے بہی نیک گمان نکیا اور یہہ نسمجھا کہ ہندوؤن کی کتابونمین طرح طرح کی باتین
لکھین ہین کہین تو ایمان کی بڑی بڑی پکی باتین اور اللہ کی پہچاننے کے پرلے درجے کے بھید اونکی
کتابون مین اپنے بزرگون کی زبانی لکھے ہین کہین ایسی باتین بہی لکھی ہین جن سے شرک اور کفر
ٹپکتا ہے اس صورت مین ہمکو یہی گمان کرنا چاہیئے کہ اگلے لوگ جنکی زبانی اچھی باتین لکھی ہین وہ بیشک
اچھے تھے اور جہان کفر کی باتین اونکی زبانی لکھی ہین یا بُرے بُرے فعل اونپر تھوپے ہین وہ اوہم

دشمنون نے اونپر تھوپ دیئے ہین ہمیشہ سے یہی دستور چلا آتا ہے کہ سب اچھے لوگون پر اون کے
دشمنون نے اور نادان دوستون نے تہمتین جوڑی ہین یہودیون نے دشمنی سے اور نصاری نے
نادانی کی دوستی سے حضرت عیسی پر کیا کیا تہمتین جوڑین کہ اللہ کے پناہ یہودیون نے حضرت ہارون
اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان پر کیسی کیسی تہمتین جوڑین اللہ نے جب حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
پر قرآن اوتارا حضرت ہارون اور حضرت داؤد اور حضرت سلیمان کی پاکی خوب طرح ظاہر کردی یہودیونکو
جھوٹا کردیا ہندوؤن کے بزرگون کا ذکر صاف صاف قرآن مین نہین کیا مگر یہ قاعدہ تو بتلادیا کہ بُرا
گمان مت کرو بہت سے گمانون سے پرہیز کرو محمدی دین کا یہ قاعدہ ہے کہ جس شخص کی برائی لوگون
مین مشہور ہو مگر اوسکا برا ہونا خوب طرح تحقیق نہوا وسکو بُرا نہ کہنا چاہیئے اور جنکی خوبیان بہت لوگ
بیان کرتے ہون اور کچھ لوگ اوسپر تہمت جوڑتے ہون اون لوگون کو ہرگز سچا نہ جاننا چاہیئے
اور اگر کوئی شخص ایسا ہو جسکی بُرائی ہمکو خوب تحقیق ہوگئی ہو مگر ہم جانتے ہون کہ ہم اوسکو برا کہین گے
تو اوسکے ماننے والے ضد مین آن کر اچھے لوگونکو بُرا کہنے لگین گے ایسی جگہ پر تو ہرے شخص کو بہی زبان سے
بُرا نکہنا چاہیئے اپنے دلمین اوسکا بغض رکہنا چاہیئے عرب کے کافر لوگ بُتون کو اللہ کا شریک جانتے تھے
شرک سے کافرون کے دل ناپاک تھے اون کے بُتون کو اللہ نے قرآن مین فرمادیا کہ یہہ بُت ناپاک ہین
اور دوزخ کا ایندھن ہین اور ایک جگہہ قرآن مین یون فرمایا کہ اون کے بُتون کو بُرا مت کہو کہ وہ ضد کے
مارے نادانی سے اللہ کو بُرا کہنے لگین گے یہہ حکمت بھی بتلادی کہ جہان ایسا موقع دیکھو وہان بتونکو
بہی زبان سے بُرا مت کہو دل مین بُرا سمجھتے رہو یعنی کافرون کی ضد مت بڑہاؤ اس زمانہ کے نادان
مسلمان کچھہ نہین سوچتے جو جی مین آتا ہے سو بک ڈالتے ہین اور جھٹ پٹ رسالہ طیار کرکر چھپوا دیتے
ہین محمدیون کو لازم ہے کہ جہالت کی باتون سے توبہ کرین اور جناب مولانا عبد الرحمن چشتی کا بیان
سنین اگلے زمانہ کے پکے علم والون کی راہ پر چلین کٹھ ملاؤن کی کتابین آگ مین جلادین مولانا
عبد الرحمن چشتی فرماتے ہین کہ ہندوؤن کی وہ کتابین جن کتابون مین اگلے وقتون کا احوال
لکھا ہے جو کتابین جنون کی اور زمین کے رہنے والے فرشتون کے زمانہ مین لکھی گئی ہین وہ کتابین
مینے بہت سی پڑھین **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ زمین کے رہنے والے فرشتے مولانا عبد الرحمن
چشتی نے اون لوگون کو کہا ہے جنکو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا اون سے اولاد بھی ہوتی تھی
وہ ایک قسم کے جن تھے مگر چونکہ اون مین نور کا بہی میل تھا اسلیئے انکو فرشتہ بھی کہا مولانا لکھتے ہین کہ
اون کتابون مین مینے کہین حضرت آدم علیہ السلام کے پیدا ہونے کا ذکر نپایا آخر کو جب بہت تلاش کی

تو مجھکو ایک کتاب ملی جسمین شیست کی زبانکی باتین لکھی ہین اور اوسکے اوتر کھنڈ مین پیدائش اور بزرگی حضرت
آدم علیہ السلام سکے اور ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اور اونکی اولاد پاک کی صاف صاف بیان کی ہے
اور شیست جنون کی قوم مین اور زمین کے رہنے والے فرشتون مین تھے اور اون لوگون کی بولی مین شیست
رسول کو یعنی پیغام پہونچانے والے کو کہتے ہین اور شیست اگرچہ خود بہی کامل تھے مگر اکثر علم کا فیض مہادیو
سے لیتے تھے اور اپنی قوم کو پہونچاتے تھے اور اپنی قوم کے بہیجے ہوئے پیغمبر تھے اور مہادیو کو ابو الجن
کہتے ہین یعنی سب جنون کے باپ اور وہ اون لوگون مین بہیجے ہوئے پیغمبر تھے جنون کی قوم مین اور
جن بزرگ نے جواہر التفسیر لکھی ہے وہ اور تاریخ طبری جنہون نے لکھی ہے وہ اور اون کے سوا اور بھی
معتبر لوگون نے اس بات پر اتفاق کیا ہے کہ جنون کے راہ بتانے کے واسطے جن ہی پیغمبر ہو کر اللہ کی طرف
سے آتے تھے تمام ہوا کلام مولانا کا **فائدہ** قرآن شریف مین بہی اس بات کا صاف اشارہ
موجود ہے سورہ انعام مین اللہ تعالی فرماتا ہے يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ
يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي وَيُنْذِرُونَكُمْ لِقَاءَ يَوْمِكُمْ هَذَا اللہ تعالی قیامت کے دن فرماویگا
کہ اے قوم جنون اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو
بیان کرتے تہے تمہارے سامنے تیری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب یہ ہے
کہ اللہ تعالی کافر انسانون کو اور کافر جنون کو یون قائل کریگا کہ تمہارے پاس میری طرف سے پیغام
پہونچانے والے آئے تھے جو تمہین مین سے تھے یہ لفظ جو فرمایا کہ تمہین مین سے اسکا ظاہر مطلب
یہی نکلتا ہے کہ جنون کے پاس پیغام پہونچانے والے جنون مین سے آئے تھے اور آدمیون کے پاس
پیغام پہونچانیوالے آدمیون مین سے آئے تھے اور بعضے لوگ اسکا یہ مطلب سمجھے ہین کہ تمہین مین
سے ہونے کا یہہ مطلب ہے کہ آدمیون مین پیغمبر ہوئے اور اونہون نے آدمیون اور جنون کو
دونو کو پیغام اللہ کا پہونچایا اسکا پورا بیان یون ہے کہ بیشک ہمارے پیغمبر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
نے اللہ کا پیغام سب آدمیون کو اور سب جنون کو پہونچایا ہے آپ کے بعد کوئی پیغمبر نہین نہ آدمیون مین
نہ جنون مین آپ سے پہلے جو پیغمبر تھے اونمین حضرت عیسی علیہ السلام کے پاس جنون کا آنا اور ایمان لانا
ثابت ہے مگر اس سے یہہ نہین ثابت ہوتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہو۔ جاننا چاہئیے کہ ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایک ہی وقت مین بہت سے پیغمبر ہوتے تھے ہر پیغمبر کو یہہ حکم تھا کہ اپنی
قوم کو ہمارا پیغام پہونچاؤ اللہ کو پہچاننا اور سب پیغمبرون پر ایمان لانا سب پر فرض تھا اور ہر قوم پر
یہ فرض تھا کہ اپنے پیغمبر کے حکمون پر چلین اور اگر اپنے پیغمبر کے راہ کا جاننے والا کوئی نہ ملتا تھا اون

لوگونکو دوسری قوم کے پیغمبر کے شریعت پر چلنا بھی درست تھا عرب کے لوگ حضرت اسمعیل علیہ السلام کی نسل مین
تھے مگر جب مدتین گزر گیئن او حضرت اسمعیل علیہ السلام کی راہ کو لوگ بھول گئے عرب کے بہت لوگ حضرت عیسیٰ کی
شریعت کے تابع ہوئے ورقہ جو حضرت خدیجہ کے چچا کی بیٹی تھی وہ عیسائی تھی جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس جب پہلے پھل حضرت جبرئیل آئے اور سورہ اقرا کی پانچ آیتین لائے اونہون نے سنکر گواہی دی
کہ یہ ویسا کلام ہے جیسا حضرت موسیٰ پر اوترا تھا اسی طرح جن اگر حضرت عیسے پاس حاضر ہو کر ایمان لائے تو ایمان
لانا سب پیغمبرونکا سب جنون اور آدمیون پر فرض ہے اس سے یہہ نہین نکلتا کہ جنون مین کوئی پیغمبر نہین ہوا
اور اگر وہ جن حضرت عیسیٰ کی شریعت کے تابع ہو گئے ہون تو بھی اس سے یہہ نہین نکلتا کہ انمین کوئی پیغمبر نہو
کیا عجب ہے کہ اونکی شریعت کا جاننے والا کوئی اونمین نہ رہا ہو جسطرح عرب مین حضرت اسمعیل کی شریعت کا
جاننے والا کوئی نہ رہا تھا صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو
پانچ چیزین دی گیئن جو مجھ سے پہلے نبیون مین سے کیسکو نہین دی گیئن وہ پانچ باتین آپ نے بیان کی فرمائین
اونمین یہہ بھی فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کی طرف بھیجا جاتا تھا اور مین بھیجا گیا تمام لوگونکی طرف مولانا محمد شبلی
حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ ابن عقیل نے فرمایا کہ عربی بولی مین ناس کا جو لفظ بولتے ہین تو اوسمین
جن بھی داخل ہوتے ہین اور جوہری نے فرمایا کہ ناس کبھی آدمیونکو کہتے ہین کبھی جنون کو مولانا کا مطلب
یہ ہے کہ اس حدیث مین جو آپ نے لفظ ناس کا فرمایا کہ بعثت الی الناس عامۃ تو ناس مین آدمی اور جن
سب داخل ہین جیسے ہندی بولی مین لوگ کا لفظ ہے کہ آدمیون اور جنون کو دونو کو کہہ سکتے ہین تو
اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ مین سارے آدمیون اور جنون کی طرف بھیجا گیا قرآن شریف مین سورہ فرقان
کے سرے پر اللہ تعالیٰ نے صاف فرمایا کہ اللہ نے اپنے بندے پر یعنی محمد پر یہ قرآن اسلئے اوتارا کہ وہ بندہ
سارے جہان والون کو ڈرانے والا ہو اسس لفظ مین بیشک سارے جن اور سارے آدمی داخل ہین ابن
عبدالبر نے فرمایا کہ کسی کا اسمین اختلاف نہین یعنی سب مسلمانونکا اسپر ایکا ہے کہ حضرت محمد اللہ کے پیغام
پہونچانیوالے ہین آدمیون اور جنونکی طرف خوشی سنانیوالے اور ڈر سنانیوالے اور جن باتونمین اللہ نے آپ کو
سب نبیون پر بزرگی دی ہے اونہین باتونمین سے یہ بھی ہے کہ آپ ساری خلقت کیطرف جنون اور انسانو
کیطرف بھیجے گئے ابن حزم جو قرآن او حدیث کے بڑے جاننے والے ہین اونہون نے فرمایا کہ حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے انسانون مین کوئی نبی جنون کیطرف نہین بھیجا گیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نبی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجا جاتا تھا اور جن انسانونکی قوم مین سے نہین ہین
ابن حزم کا مطلب یہ ہے کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نبی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجے جاتے تھے

تو معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ اور سب اگلے پیغمبر جنون کیطرف نہین بہیجے گئے انسانون مین
بھی فقط اپنی قوم کیطرف بھیجے گئے ابن حزم فرماتے ہین کہ اب ثابت ہوگیا کہ جنون کے ڈرانے کیلئے اونہین
جنونمین پیغمبر ہوئے ہین کیونکہ اللہ تعالیٰ قرآن مین خبر دیتا ہے کہ قیامت کے دن فرما دیگا کہ اے قوم
جنونکی اور انسانون کی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان کرتے
تھے تمہارے سامنے میری آیتین اور ڈراتے تھے تمکو تمہارے اس دن کے ملنے سے مطلب یہ ہی کہ اس
آیت سے صاف نکلتا ہے کہ جنونکو بہت سے پیغمبرون نے ڈرایا انسانونمین سے تو حضرت محمد مصطفےٰ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے سب پیغمبر فقط اپنی اپنی قوم کیطرف بھیجے گئے جنون کی طرف نہین بھیجے
گئے تو صاف ثابت ہوا کہ جنون کے پاس جو پیغام پہونچانیوالے ڈرانے کو آئے جنکی اللہ خبر دیتا ہی وہ اونہین
جنونمین کے تھے ابن جریر فرماتے ہین کہ ہمسے فرمایا ابن حُمَید نے کہا کہ ہمسے فرمایا یحییٰ نے جو واضح کے بیٹے
ہین کہا کہ ہمسے فرمایا عُبَید نے جو سلیمان کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ضحاک سے پوچھا گیا کہ جنونمین
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے کوئی نبی ہوئے ہین اونہون نے فرمایا تو نے نہین سُنا کہ اللہ
تعالیٰ فرماتا ہی يَا مَعْشَرَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ أَلَمْ يَأْتِكُمْ رُسُلٌ مِنْكُمْ يَقُصُّونَ عَلَيْكُمْ آيَاتِي
اے قوم جنون اور انسانونکی کیا نہین آئے تھے تمہارے پاس پیغام پہونچانیوالے تمہین مین سے جو بیان
کرتے تھے تمہارے سامنے میری آیتین اسکا مطلب یہ ہی کہ پیغام پہونچانیوالے انسانونمین سے اور پیغام
پہونچانیوالے جنونمین سے یہہ جو ضحاک ہین اونہون نے ابن عباس کو اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بہت
سے دیکھنے والونکو دیکھا ہی ضحاک خاص شاگرد ابن عباس کے ہین وہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا عباس
کے بیٹے ہین جنکا نام عبداللہ ہے وہ ابن عباس کرکے مشہور ہین اللہ نے اونکو علم کا دریا بنا دیا تھا سو ضحاک نے
بھی اس آیت کا یہی مطلب سمجھا مولانا محمد شبلی لکھتے ہین کہ ابن عباس اور ابن جریج اور ابی عُبَید سے یہہ بھی
روایت ہی کہ جنونکے پیغام پہونچانیوالے وہ تھے جو انسانونکے پیغمبرون پاس حاضر ہوئے حضرت عیسیٰ
یا حضرت موسیٰ یا اور پیغمبرون کے باتین اونہون نے سنین وہی باتین اونہون نے اور جنون کو جاکر
سُنائین تو وہ جن پیغمبرون کیطرف سے پیغام پہونچانیوالے ٹھیرے یعنی خود اون جنونپر اللہ کا کلام نہین اوترا
اب ہم کہتے ہین کہ یہہ فکر حضرت آدم کے بعد کا ہی حضرت آدم سے پہلے تو زمین مین آدمی نتھے فقط جن
بستے تھے لاکھون برس تک جن زمین مین رہے یہہ ہرگز نہین ہو سکتا کہ اوس زمانہ مین اللہ نے اونکی طرف
کوئی پیغمبر نہ بہیجا ہو تو اس آیت مین صاف اشارہ اون پیغمبرون کی طرف ہے وہ پیغمبر جو جنونمین حضرت
آدم سے پہلے تھے وہ بیشک اصل پیغمبر اللہ کے تھے اونپر اللہ کا کلام اوترتا تھا مولانا محمد شبلی آکام المرجان کے

دوسرے باب مین لکھتے ہین کہ حُذیفہ کے باپ اسحاق قریشی جو بشر کے بیٹے ہین وہ کتاب مبتدا مین لکھتے ہین کہ ہمکو
خبر دی جُویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے جنون کی طرف ایک
پیغمبر کو بہیجا تھا اور اونکو حکم کیا تھا کہ اللہ تعالی کی تابعداری کرین اور اوسکے ساتھ کسی چیز کو شریک نکرین اور
ایک کو ایک قتل نکرین جب جنون نے اللہ کی تابعداری چہوڑ دی فرشتون نے کہا اَتَجْعَلُ فِیْہَا مَنْ
یُّفْسِدُ فِیْہَا یعنے یا اللہ تو زمین مین بناتا ہے اون لوگونکو جو اوسمین فساد کرینگے اور خون گراوینگے مطلب یہ ہے
کہ اللہ نے جب حضرت آدم کے بنانیکا ارادہ کیا تب فرشتون نے یون کہا اور یہ گمان کیا کہ انسان بھی جنون
کی طرح کے ہونگے اسحاق فرماتے ہین کہ مجکو خبر دی مقاتل اور جُویبر نے وہ ضحاک سے وہ ابن عباس سے
اونہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے حضرت آدم کے بنانیکا ارادہ کیا فرشتون سے فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی
الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً یعنی بنانیوالا ہون زمین مین ایک نائب تب فرشتے بولے کیا تو بناتا ہے اون لوگون کو
جو فساد کرینگے زمین مین اور خونونکو گراوینگے ابن عباس نے فرمایا کہ فرشتونکو غیب کی خبر نتہی لیکن اونہون نے
آدم کی اولاد کے اعمالونکو جنون کے اعمالون پر قیاس کیا اور کہنے لگے کیا تو بناتا ہے زمین مین اونکو جو اوسمین فساد
کرینگے جسطرح جنون نے فساد کیا اور خونون کو گراوینگے جسطرح جنون نے خونون کو بہایا اسکا باعث یہ تھا کہ
جنون نے اپنے نبی کو قتل کیا تھا جسکا نام یوسف تھا اسحاق فرماتے ہین کہ ابو رَوق نے فرمایا وہ عکرمہ سے وہ
ابن عباس سے اونہون نے فرمایا کہ جب اللہ نے سومنا کو بنایا جو سب جنون کے باپ ہین اور وہی ہین جو آگ سے
شعلے سے بنائے گئے پھر اللہ تعالی نے فرمایا کہ آرزو کرو اونہون نے یہہ آرزو کی کہ ہم دیکھین اور ہم دکھائی
ندین اور ہم مٹی مین غائب ہوجاوین اور ہمارا ادہیڑ جوان ہوجاوے سو یہہ باتین اونکو دی گئین وہ دیکھتے ہین
اور وہ دکھائی نہین دیتے اور جب مرجاتے ہین مٹی مین غائب ہوجاتے ہین اور اونکا ادہیڑ نہین مرتا ہے
جبتک کہ لڑکے کی طرح پھر نہو جاوے جاننا چاہیئے کہ یہہ جو اسحاق ہین جو بشر کے بیٹے ہین اونکو حدیث والون
نے معتبر نہین جانا مگر اونکی اس بات کا اور جگہہ سے پتہ لگتا ہے اسواسطے اونکی روایتین لکہدین مولانا عبد الرحمن
جشتی لکھتے ہین کہ روضۃ الصفا مین لکہا ہے کہ ابن عباس نے فرمایا کہ جنون کے باپ کا نام سومان لستت ہے
اور جان اونکا خطاب ہے اور حضرت آدم علیہ السلام کی کتابونمین لکہا ہے کہ جان کا نام طارنوس تھا جب اسکے
اولاد زمین مین بہت ہوئی اللہ تعالی نے ایک شریعت اونکو عنایت فرمائی اور اون سب کو اپنی تابعداری
کا حکم فرمایا اور ہند کی تاریخ یعنے اگلی وقت کے احوال کی کتابونمین بیاس جو بشست کے پوتے اور جانشین
ہین وہ لکھتے ہین کہ سومان لستت نام مہادیو کا ہے اور طارنوس ایک اور بزرگ مہادیو کے وقت مین تہے
اور وہ اللہ کی بندگی مین مشغول رہتے تہے اور اونکا نسب نامہ برہما تک پہونچتا ہے یعنی وہ برہما کی اولاد مین

تھے اور بشست بھی برہما کی نسل مین ہین اور برہما کو بعضے لوگ کہتے ہین کہ وہ آتشی یعنی آگ سے بنائے ہوے ہین
جنون کے باپ ہین لیکن بیاس کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ عنصری دیوتہ ہین اور اون لوگونکی بولی مین دو
طرحکے دیوتہ بیان کئی ہین ایک نورانی جنکا سردار بشن ہے وہ آپس مین ایک سے ایک پیدا نہین ہوتے اور
دوسری طرح کے دیوتہ عنصری ہین کہ اون سے اولاد پیدا ہو سکتی ہے تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا
اور مولانا دوسری جگہ لکھتے ہین کہ برہما کو اللہ نے نور اور آگ سے بنایا ہی اب ہم کہتے ہین کہ اس سے ثابت
ہوا کہ اُن لوگونکی بولی مین دیوتہ فرشتونکو کہتے ہین اور اُن لوگونکو بھی کہتے ہین جو نور اور آگ سی بنائے گئے تب ہی اونہون نے
دو طرح کے دیوتہ بیان کئے ایک نورانی یعنی جو نور سے بنائے ہوئے ہین جنکا سردار بشن ہے یہہ ذکر فرشتون
کا ہے چنانچہ ایک کتاب دیکھنے مین آئی اوسکے لکھنے والے نے اپنا نام کلب حسن لکھا ہے اور اپنے باپ کا نام مرزا
کلب علیخان اور دادا کا نام مرزا محمد تقی اصفہانی لکھا ہے اور لکھا ہے کہ یہہ کتاب میں نے بارہ سو بیالیس برس
ہجری مین لکھی اوسمین لکھا ہے کہ بیاس جی بیدانت مین فرماتے ہین کہ نرگن سروپ پار برہم یعنی اللہ جو کسی کے
طرحکا نہین ہے اوسکی صورت ان تینون دیوتہ سے علیحدہ ہے اور تین دیوتہ اون لوگون کے نزدیک یہہ ہین
ایک برہما جو اللہ کے حکم سے بدن کو بناتا ہے شاید یہہ نام حضرت اسرافیل کا ہو دوسرے بشن جو اللہ کے حکم سے
پرورش کرتے ہین شاید حضرت میکائیل کا یہہ نام ہو تیسرے مہیش جو اللہ کے حکم سے جان نکالتے ہین
یہہ نام حضرت عزرائیل علیہ السلام کا ہی تمام ہوئی بات اوس کتاب کی اب دوسری طرح کے دیوتہ جو بیان کیے گئے
جنسے اولاد بھی ہو سکتی ہے اور اونکو اللہ نے عنصر سے بنایا ہے یعنی آگ سے بنایا ہے سو اوس آگ مین نور بھی ملایا
ہے اس راہ سے اونکو بھی دیوتہ کہا **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکھتے ہین کہ عنصری دیوتہ ایک قسم
کے فرشتے ہین اور اون سے اولاد بھی ہوتی ہے اور اون سے گناہ بھی ہو جاتا ہے اور دوسری جگہہ پر
جہان یہہ ذکر ہے کہ حضرت آدم پیدا ہو چکے وہان لکھتے ہین کہ اُس زمانہ مین عنصری فرشتونکو دیوتہ کہتے تھے
اور منکہہ بھی کہتے تھے اور نورانی فرشتونکو دیوتہ اور گن اور گندھرپ اور جچھہ کہتے تھے اور جنونکو دیوا اور دیت
اور رچھس اور دانو کہتے تھے اور انسان کو نل کہتے تھے اس بیان سے صاف یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ عنصری
دیوتہ ایک تیسری قسم تھے فرشتون اور جنون کے سوا اوس زمانہ کے لوگون نے اون کو جنون سے الگ
شمار کیا اسکا باعث صاف ظاہر ہے کہ اونکا اصلی باپ الگ ہے اور وہ نور اور آگ سے بنائے گئے ہین اونکے
خواص جنون کے سے ہونگے اونکی خصلتین بہت عمدہ ہونگی مگر اونکو فرشتون مین بھی شمار نکرنا چاہیئے
کیونکہ اون سے اولاد پیدا ہوتی ہے اور گناہ بھی ہو جاتا ہے اونکے خواص جنون سے ملتے ہین فرشتون
سے نہین ملتے بہتر یون ہے کہ اونکو ایک تیسری قسم کہنا چاہیئے کہ وہ نور سے اور آگ سے بنائے گئے ہین

اسی باعث سے برہما کو بعضون نے آتشی کہا اور بیاس نے کہا کہ وہ دیوتہ عنصری ہے دونو باتونکا ایک ہی مطلب ہے
برہما جو عنصری دیوتونکا سردار ہے آگ کے عنصر سے اور نور سے دونو سے بنا ہوا ہے طارنوس اور شست
اوسکی نسل مین ہین حضرت آدم کی کتاب سے جو لفظ نقل کیا اوسمین طارنوس کو جن کہا ہے معلوم ہوا کہ اس
قسم کے لوگ بھی جنون مین داخل ہین مگر دونو قوم کا باپ علیحدہ ہے عنصری دیوتونکا اصل باپ برہما
ہے اور جنون اور دیوتونکا اصل باپ سومان ہے جسکو مہادیو کہتے ہین **مولانا جلال الدین**
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ در منثور مین لکھتے ہین کہ ابن جریر ابن عباس سے روایت لائے ہین کہ
اونہون نے فرمایا کہ ابلیس فرشتونکی ایک قوم مین سے تہا کہ وہ جن کہلاتے تھے وہ لون کی آگ سے بنائے
گئے ہین یہان سے معلوم ہوا کہ ایک قسم کے فرشتے وہ بھی ہین جو آگ سے بنائے گئے ہین وہ جن بھی کہلاتے
ہین **مولانا** عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ ان دونون شخصون کو اللہ تعالی نے بن ماں باپ کے بنایا برہما
کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے پیدا کیا اس سے معلوم ہوا کہ اس تیسری قسم کی خلقت
کو بعضون نے اس راہ سے فرشتہ کہا کہ نور کا بھی اونمین میل ہے مگر اونکو جنون مین داخل سمجھنا چاہیے جنونکا خواص
اونمین ظاہر ہے اولاد کا ہونا اور گناہ کا بھی ہوجانا یہان ایک اور بات بھی سمجھنا چاہیے کہ ہندوؤن کی
کتابونمین جابجا دیوتاؤن کی بڑے بڑے گناہ لکھے ہین وہان سمجھنا چاہیے کہ وہ دیوتا فرشتے نہین ہین
وہ وہی دیوتا ہین جو منکہہ کہلاتے تھے اون سے گناہ بھی ہوتے ہین اور اکثر ایسا ہوتا ہی کہ ایک نام کے
دو شخص ہوتے ہین اگیا جیسا ایک بڑا ہندوؤنکی کتابونمین ایک جگہ بہشت کے بیان مین لکھا ہی کہ اندر
وہانکا دربان ہے دوسری جگہہ لکھا ہے کہ اندر مینہہ اور بدلی وغیرہ پر مقرر ہین ان دونون جگہہ پر بیشک
ذکر فرشتون کا ہے اور ایک اندر وہ ہے کہ جسکا حال یون لکھا ہی کہ اندر راجہ گوتم کی بیوی پر عاشق ہوا
ایسا عشق مین ڈوبا کہ سلطنت کے بندوبست سے غافل ہوا اس راجہ اندر کی بیوی بھی تھی اس اندر راجہ
کی بڑی بڑی بدکاریان لکھی ہین کہ اللہ کی پناہ یہہ اندر ہرگز فرشتہ نہین ہے یہہ وہی دیوتا دیونکا بادشاہ
تھا بہت بڑا بدکار تھا اسی طرح کئی جگہہ پر ہندوؤنکی کتابون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو نام فرشتون کے ہین
وہی نام اور لوگون کے بھی ہوتے تھے مگر اونکی خصلتون سے دونو کا فرق دکھائی دیتا ہی آپ سمجھنا چاہیے
کہ جناب ابن عباس کے زبانی جو اسحاق نے لکھا ہی کہ جنون کے باپ کا نام سومنا ہے اور روضۃ الصفا مین
ابن عباس کی زبانی سومان نستت لکھا سومنا اور سومان دونو لفظ ایک ہی ہین کسی نے نون کو پہلے
کہا کسی نے الف کو پہلے کہا اور بیاس نے لکھا کہ سومان نستت نام مہادیو کا ہے جو نام کہ ابن عباس نے
بتایا تھا وہی نام بیاس نے بھی لکھا معلوم ہوا کہ وہی سومان جو سب جنون کے باپ ہین اونہین کو مہادیو

بھی کہتے ہین مہا ہندی بولی مین بڑے کو کہتے ہین جیسے مہاراج یعنی بڑے راجہ یعنی بڑے بادشاہ سو مہادیو
کے معنے ہوے بڑے دیو یعنی سب دیوا ور جنون کے باپ یہہ اونکا خطاب ہے اصل نام سومان ہی **مولانا
عبدالرحمن چشتی** فرماتے ہین کہ امتِ محمدی صلی اللہ علیہ وسلم مین جن لوگون نے احوال اگلے زمانے کا
لکہا ہے اون سبہون نے اس بات پر اتفاق کیا ہی کہ زمانہ کے چار دَوْرے ٹھیرائے ہین اور لکہا ہے کہ پہلے
اور دوسرے دورے مین جنون نے اور عنصری دیوتون نے زمین مین بادشاہت کی ہے اور جو شریعت اللہ
تعالیٰ نے اونپر بھیجی تھی اوسپر عمل کیا ہے اور تیسرے دَوْرے مین دنیا کی کثرت سے اور اوسکے غلبہ سے اللہ
کے حکمونپر چلنا چھوڑ دیا اور گناہ کرنا شروع کیا اللہ تعالیٰ نے فرشتون کو حکم دیا کہ اونکو فنا کردو فرشتون
کی فوجین آسمان سے اوترین تمام جنون کو غارت کر دیا اونکے بعضے بچے جو معصوم تھے اونکو قید کر لیا اور
آسمان پر لیگئے اور سب قیدیون مین سے ایک عزازیل تھا جب اوسنے فرشتونکی صحبت مین پرورش پائی
اوسکا رتبہ یہانتک ہوپہنچا کہ اللہ تعالیٰ کی تخت کے پاس بیٹھکر تعلیم کرتا تھا فرشتونکی فوجونکے ساتھ آسمانسے زمین پر اوترکر حکم کرتا تھا
ساری زمین کو اوسنے اپنی حکومت کے نیچے کر لیا کبھی آسمان پر جاتا تھا کبھی زمین پر آتا تھا بیوقوفی کے باعث سے اوس کو
غرور پیدا ہوا کہ میرا رتبہ سب سے بڑا ہی یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتون سے فرمایا کہ مین زمین مین ایک نائب
بنانیوالا ہون **فائدہ** آکام المرجان مین ہی کہ ابن جریرؒ نے فرمایا کہ ہمسے فرمایا ابن حمیدؒ نے کہا کہ
ہمسے فرمایا یحییٰ نے جو واضح کے بیٹے کہا ہمسے فرمایا ابوسعید یحمدی اسمٰعیل نے جو ابراہیم کے بیٹے کہا کہ
ہمسے فرمایا سرار نے جو ابوالجعد کے بیٹے وہ شہر سے جو حوشب کے بیٹے اونہون نے فرمایا کہ ابلیس اون
جنون مین کا تھا جنکو فرشتون نے نکالدیا بعضے فرشتے اوسکو قید کرکے آسمانپر لیگئے مجہسے فرمایا علیؒ نے
جو حسین کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا نصر کے باپ احمد نے جو محمد کے بیٹے سرکہ بیچنے والے کہا ہمسے فرمایا
سعید نے جو داؤد کے بیٹے کہا کہ ہمسے فرمایا ہشیم نے کہ ہمکو خبر دی عبدالرحمٰن نے جو یحییٰ کے بیٹے وہ
موسیٰ سے جو نمیر کے بیٹے اور عثمان سے جو سعید کے بیٹے وہ سعد سے جو مسعود کے بیٹے اونہونے فرمایا
کہ فرشتے جنون پر جہاد کرتے تھے سو ابلیس قید کر لیا گیا او رچھوٹا تہا اور فرشتون کے ساتھ رہا اور
اون کے ساتھ اللہ کی بندگی کرتا تہا جب فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم کو سجدہ کرین سب نے سجدہ کیا ابلیس
نے نمانا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِلَّآ اِبْلِیْسُ کَانَ مِنَ الْجِنِّ یعنے ابلیس نے نمانا وہ جنون مین کا تھا
مولانا لکھتے ہین کہ تیسرے دَوْرے کے اخیر مین اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور وہ
جو جنات ہین اور عنصری دیوتو نمین اگلے زمانہ کا احوال لکھنے والے ہین جیسے لشست اور بیاس وغیرہ
اونہون نے بہی زمانہ کے چار دَوْرے ٹھیرائے ہین پہلا زمانہ ست جگ کا یعنی سچا زمانہ جو سترہ لاکھ

اور بتیس ہزار برس کا تھا دوسرا زمانہ ترتیا کا جو بارہ لاکھ اور چھیانوے ہزار برس کا تھا تیسرا زمانہ دواپر کا جو آٹھ لاکھ چونسٹھہ ہزار برس کا تھا چوتھا زمانہ کل جگ کا جو چار لاکھ تبنتیس ہزار برس کا ہے +

مولانا عبدالرحمن چشتی فرماتے ہین کہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب مکہ سے مدینہ مین تشریف لائے اُسوقت سے اسوقت تک ایکہزار اکتالیس برس گزرے ہین اور کل جگ کے زمانہ سے چار ہزار سات سو تیئیس برس گذرے ہین مطلب یہ ہے کہ مولانا عبدالرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تھے اُسوقت تک اتنے برس گزرے تھے اور آگے یہ بیان آویگا کہ زمانہ کل جگ کا قیامت سمیت مراد ہے جسوقت مسلمان لوگ بہشت مین جاوینگے کل جگ کا زمانہ تمام ہوگا **جناب شیخ** محی الدین ابن عربی رحمۃ اللہ علیہ فتوحات کے نوین باب مین لکھتے ہین کہ جن زمین مین حضرت آدم سے ساٹھ ہزار برس پہلے تھے اسکا مطلب یا تو یون ہے کہ ساٹھ ہزار برس پہلے تک کا حال اونکو معلوم ہوا اور اس سے پہلے کا نہ معلوم ہوا یا یہہ کہ برسون کا حساب کئی طرح پر ہے شاید کوئی حساب ایسا ہی ہو کہ لاکھون برس اوس حساب سے ساٹھ ہزار برس ٹھیرین **مولانا عبدالرحمن** چشتی لکھتے ہین کہ بعضے نادان آدمیون نے رام چندر اور کشن اور ارجن وغیرہ کو حضرت آدم کے اولاد مین سمجھا ہے یہہ بات بالکل غلط ہے کیونکہ رام چندر ترتیا کے زمانہ مین تھے اور بسشت نے اونکو برہما کی نسل مین لکھا ہے اور برہما ست جگ کے زمانہ مین تھے اور مہادیو بھی ست جگ کے زمانہ مین تھے ان دونون شخصون کو اللہ تعالی نے اپنی قدرت سے بن ماں باپ کے بنایا تھا برہما کو نور اور آگ سے بنایا اور مہادیو کو آگ اور ہوا سے بنایا اور حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش دواپر کے زمانہ کے اخیر مین ہوئی اور کشن اور رامچندر نے حضرت آدم کے اولاد کا زمانہ پایا ہی لیکن بیاس نے انکا پشت نامہ راجہ جدہ تک پہونچایا ہے اور راجہ جدہ بھی ترتیا کے زمانہ مین تھے اسی باعث سری کشن وغیرہ جدہ کو بنسی کہتے ہین بعضے کہتے ہین کہ نسل راجہ جدہ کی ماہتاب کی نسل سے تھی اور رامچندر آفتاب کی نسل سے تھے اور سلسلہ دونو فرقون کا برہما تک پہونچتا ہے اور برہما زمین کے فرشتون کا سردار ہے **فائدہ** مطلب یہ ہے کہ وہی عنصری دیوتہ جنکو اللہ نے نور اور آگ سے دونو سے بنایا ہے وہ ایک قسم کے جن ہین اونکو اسی واسطے فرشتہ کہا کہ اونمین نور کا بھی میل ہے اور ظفر مبین مین ہے کہ برہسپت دیوتون کا مرشد ہے اوسکی نسل مین جدہ بنسی ہین اونہین مین سری کشن جی بھی ہین یہان سے ہی ثابت ہوا کہ سری کشن جی دیوتاؤن کی نسل مین ہین **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکھتے ہین کہ کشن اور ارجن کے زمانہ تک حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تھے ہند کے سارے ملک مین جنات اور عنصری دیوتا پہیلے ہوئے تھے بیاس جی لکھتے ہین کہ کشن کا ظہور اسلیئے تھا کہ کنس دیتا کو

مار ڈالے اور مہابھارت کی لڑائی مین تمام قوم جنات کو اور عنصری دیوتا کے قوم کو ہلاک کرے کہ ہند کا ملک
اُن سے خالی ہو جاوے اور حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ آن کر اس مُلک مین اپنا قبضہ کرین
کہ زمانہ جنون کا تمام ہو چکا اُس زمانہ مین عنصری فرشتے کو دیوتہ بھی کہتے تھے اور منکھہ بھی کہتے تھے اور
نورانی فرشتونکو دیوتہ اور گن اور گندہرب اور جچھہ کہتے تھے اور جنون کو دیو اور دیت اور راچھس اور
دالو کہتے تھے اور انسانکو نل کہتے تھے خلاصہ یہہ کہ مہا دیو آلتشی جن تھے اور بھلے اور جیسے خوبیان اُنمین
اتنی تھین کہ اُنکی قوم مین اُنکی طرحکا کوئی نہتا اور اللہکا اکیلا ہونا خوب بیان کرتے تھے اور غیب کا حال اکثر
اللہ اُنپر کھول دیتا تھا اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہی وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا
لِیَعْبُدُوْنَ یعنی مینے جنون اور انسانون کو اسلیئے بنایا ہے کہ مجکو پوجین اس آیت مین صاف دلیل ہے
اس بات پر کہ جنون مین بھی بڑے بڑے خدا پرست اللہکے پہچاننے والے ہین اب سنو کہ ست جگ کے
تمام زمانہ مین جو پہلا دورہ تھا عنصری دیوتون نے اور جنون نے نہایت عیش اور خوشی مین اپنے عمر
کاٹی کسی طرح کا رنج اور مصیبت انہون نے نہین اُٹھایا اس باعث سے اُنکے دلونمین غرور سما گیا دنیا کی
مزون مین مست ہوے دوسرا دورہ یعنی ترتیا کا زمانہ جب تمام ہونے لگا اُن لوگون نے اللہکے حکم کے
برخلاف برے برے کام کرنے شروع کیئے اُسوقت مہا دیو نے اُنسے فرمایا کہ اگر اپنی بہتری چاہتے ہو
تو اللہ کی شریعت کو مت چھوڑو نہین تو اپنے کیے سے پشیمان ہوگے وہ لوگ دنیا کے غرور کے نشے مین
ایسے مست تھے کہ اُنہون نے مہا دیو کی نصیحت کا ذرا بھی خیال نکیا مہا دیو نے اُن سے ناراض ہو کر اُن
فسادی اور شریرونکو یون فرمایا کہ ہشیار رہو کہ اگر اللہ چاہیگا دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالیٰ
ایک شخص کو پیدا کریگا کہ وہ ساری زمین مین تمہارا نام و نشان نچھوڑیگا مہا دیو یہہ بات فرما کر کیلاس
پہاڑ کی طرف تشریف لیگئے اور اپنے مقام مین جا کر آرام لیا ایکدن پاربتی نے مہا دیو کو خوش دیکھا اور
عرض کیا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ دواپر کے زمانہ کے اخیر مین اللہ تعالیٰ جو بڑا حکمت والا اور بڑا قدرت والا
ہے وہ ایک شخص کو پیدا کریگا جو سارے دیو دیت وغیرہ کو فنا کر کے ساری زمین مین اپنا قبضہ کریگا
جسوقت سے مینے یہہ بات سُنی ہے مجکو بڑی حیرت ہے اب حقیقت کو بیان فرمائیے کہ وہ قادر برحق اُس شخص کو
کس طرح پیدا کریگا مہا دیو نے پاربتی کو اِن باتون کے پوچھنے سے منع فرمایا چونکہ عورت کی عقل ناقص ہے
منع کرنے سے کچھ فائدہ نہوا پاربتی نے نہایت ہٹ کی کہ جبتک بیان نفرمائیگا مین اپنے قالب مین جان کو
نرکھونگی مہا دیو کو اپنی بی بی سے بڑی محبت تھی لاچار ہو کر اُنہون نے کہنا شروع کیا اوسوقت نشست
تھی کیلاس پہاڑ کے نیچے اللہ کی بندگی مین مشغول تھے جو سوال و جواب مہا دیو اور گورا پاربتی کے آپسمین

ہوتے تھے لشبست من چونکہ مہادیو سے نہایت محبت رکھتے تھے وہ اُن سب باتونکو ذرا ذرا لکھتے جاتی تھے
چنانچہ سُونت اور سُونگ جو مقام نیمکھارین اپنی قوم مین بڑے علم والے اور کامل تھے اور دنیا سے الگ ہو کر
اللہ کی بندگی مین مشغول تھی وہ دونون باتونکو لشبست من کی زبانی نقل کرتے ہین وہ باتین یہ ہین بغیر
گھٹانیکے اور بغیر بڑہانیکے ترجمہ اشلوک کا لکھا جاتا ہے **مولانا عبدالرحمن چشتی** فرماتے ہین کہ اول
چاہاتھا کہ اُن اشلوکون کو بعینہ لکھدون لیکن کسی کی سمجھہ مین نہ آتا اس باعث سے نمونہ کے طور پر ایک اشلوک
لکھدیا باقی اشلوکونکا ترجمہ لکھا گیا کہ ہر شخص بے سوچی معلوم کرلے ایک اشلوک یہ ہے اَدمانہ پرتٗ بُودَاوبٗتٗ
سوبچہہ نیل کنتھی لشبست منیا کو تلقہا اوتر کہندی ندہیہ ایسنو مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی دواپر کے
زمانہ مین عجائب غرائب معاملے ظاہر ہونگے وہ قادر برحق جو سب سے نرالا ہی نارد کو حکم فرمادیگا کہ وہ گن یعنے
فرشتہ جسکا نام سابدہی ہے اوس سے کہدے کہ زمین پر جاکر ایک مٹھی خاک لادے اور اوس خاک کو برہما
کے حوالہ کرے **مولانا عبدالرحمن چشتی** لکھتے ہین کہ اُن لوگونکی بولی مین برہما اللہ کے
حکم سے خلقت کے بنانیکے لیئے مقرر ہے اور نارد بھی دیوتہ یعنی فرشتہ ہے جو اُس قوم کے کاملون پر اوترتا
تھا مہادیو نے فرمایا کہ پھر نارد جاکر اللہ کا پیغام اوسکو پہنچادیگا اور کہیگا کہ قادر برحق نے کمال محبت سے
یہہ خدمت تجکو فرمائی ہے وہ چاہتا ہے کہ اُس خاک سے ایک شخص کو پیدا کرے جب نارد نے بات تمام
کی سابدہی فرشتہ کے دلمین خیال آیا کہ نہین معلوم نارد اپنی طرف سے کہتا ہے یا اللہ نے یہی حکم فرمایا ہے
تحقیق کرنیکے واسطے وہ اللہ کے ذات پاک کی طرف رجوع ہوا کہ مَین حاضر ہون کیا حکم ہوتا ہے جو کچہ
حکم ہو وہ کام ابھی پورا کرون بغیر تالو اور زبان کے آواز آویگی کہ جو کچہ ہمنے فرمایا تھا وہ اُسنے تجہسے کہا
تو کلال یعنے کمہار چار صورت والے کے یعنی برہما کے آگے جا اور اُس سے کہہ کہ ایک شخص کو ٹھیک درست
کرکے بنادے کہ بہت زور والا اور خوبصورت آگ کی طرح چہرہ ہو یعنی اتنا حسن اور جمال اور کمال رکھتا ہو
کہ کوئی اُسکی طرف دیکھہ نسکے اور پہلا نام اُسکا دنجا ہوگا اور دوسرا نام اسکا آدم ہوگا جب برہما اوسکے
قالب کو موجود کریگا مین اُسکو ایسی قبولیت دونگا کہ تمام خلقت کے لوگ اُسکی تعظیم کرین گے اس اثنا مین
پاربتی نے مہادیو سے کہا کہ جس شخص کے اسطرح کے کمال اُس قادر مطلق نے بیان فرمائے وہ کسوقت
پیدا ہوگا مہادیو نے فرمایا کہ دواپر کے زمانہ سے تین ہزار سال باقی رہین گے جب آدم پیدا ہون گے
اے پاربتی وہ گندہرپ یعنے فرشتہ آسمان سے زمین پر آکر کہیگا کہ اے ماے زمین ایک مٹھی خاک اپنی
مین سے دے زمین اُسکو جواب دیگی کہ اے بیٹا مین ہرگز تجکو مٹی نہین دونگی مجکو معاف رکھہ کہ وہ
چاہتا ہی کہ ایسا شخص مجسے پیدا کرے جو بہت گناہ کرے گا نہ جگ کریگا نہ دان دیگا نہ برت کریگا نہ تیرتہ جاویگا

فائدہ چار صورت کے یہ معنے ہین کہ برہما کے چار سر ہین جیسا کہ ہندؤون کی کتابون مین لکھا ہے اس مین کچھ تعجب کی
بات نہین ہے اور ان لفظون کا مطلب یہ ہے کہ آدم کی اولاد مین ایسے لوگ بھی ہونگے جو جگ یعنی نماز نہین
پڑہین گے اور دان یعنی زکوۃ نہین دین گے اور برت یعنی روزہ نہین رکھین گے اور تیرتھ یعنی زیارت کو
نہین جاوین گے یعنی جو مقام زیارت کے اونکے لئے مقرر ہوئے ہین جیسے کعبہ اور بیت المقدس ان مقامون
مین بہت لوگ نہین جاوین گے اور اللہ کے لیئے نماز اور روزہ بھی نہین کرین گے اور اوسکے نام پر بھی
نہین دین گے مہادیو فرماتے ہین کہ یہ وہ جیو یعنے فرشتہ زمین کی باتین سنکر اپنے گر آسمان پر جاویگا اور
اپنی جگہہ پر کھڑا ہوگا اور اس احوال کو اللہ تعالی کے سامنے عرض کریگا آنبو قدرت والا اور برحق جیو ڈالنے
والا ہی جم ہے یعنی روح کے نکالنے والے فرشتے سے فرماویگا کہ تونے دیکھا یہہ گن یعنے فرشتہ خاک زمین کی
نہ لایا اور جو نکالنے والا کہیگا کہ مین خاک لاتا ہون اسیوقت آسمان سے زمین پر گر پڑیگا جسطرح مینہہ کا
قطرہ جلدی سے گر پڑتا ہے اور زمین کی رضامندی کے بغیر اپنا بایان ہاتھ لمبا کرکے ایک مٹھی خاک لیکر
برہما کے آگے جاویگا برہما کہیگا شاید تو جم ہے کہ تونے یہہ کام کیا کہ بن رضامندی زمین کے تو مٹی لایا
وہ فریاد کررہی ہے مین اس مٹی سے قالب بناؤن وہ کسطرح برکت والا ہوگا روحون کا نکالنے والا
جواب مین کہیگا کہ اے قادر برحق تونے جو کچھ حکم فرمایا مین بجالایا تجکو جو قالب بنانیکا حکم ہوا ہے تو بلا
اونکراہت کر کہ اسمین کچھ فائدہ نہین **فائدہ** جیسی مہادیو نے خبر دی تھی ویسا ہی ظاہر مین آیا
مولانا محمد شبلی حنفی آکام المرجان مین لکھتے ہین کہ امام ابن جریر نے لکھا ہے کہ ہمسے فرمایا موسی ابن
جو ہارون کے بیٹے اونہون نے اپنی سند ابن عباس اور ابن مسعود تک اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اور
اصحابون تک پہنچائی کہ اللہ تعالی نے حضرت جبرئیل کو زمین کیطرف بھیجا تاکہ اسمین سے مٹی اللہ کے پاس
لاوین زمین نے کہا مین تجہسے اللہ کی پناہ مین آتی ہون کہ تو مجہہ مین سے کچھ بہت لے وہ پلٹ گئے اور
اسمین سے کچھہ نہین لیا اور عرض کیا اے رب اوسنے پناہ مانگی مینے اسکو پناہ دی پہر اللہ تعالی نے میکائیل
کو بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی اونہون نے پناہ دی اور پلٹ گئے جسطرح حضرت جبرئیل نے کہا تھا اونہون نے
بھی کہا پہر اللہ نے ملک الموت کو زمین کیطرف بھیجا زمین نے ان سے بھی پناہ مانگی انہون نے فرمایا مین بھی اللہ
کی پناہ مین آتا ہون اس بات سے کہ پلٹ جاؤن اور اوسکا حکم بجا نہ لاؤن انہون نے زمین کے اوپر سے مٹی
لی اور ملادی ایک جگہ سے نہین لی انہون نے مٹی سرخ اور سفید اور سیاہ مین سے لیا اسی لیے آدم کے بیٹے
کئی کئی طرح کے ہوئے پہر وہ اس مٹی کو لیکر چڑہ گئے اور مٹی کو بھگویا یہانتک کہ چکنی مٹی ہو گئی ایسا معلوم ہوتا ہے
کہ شاید یہی نام حضرت جبرئیل کا ہے یا حضرت میکائیل کا ہر زبان مین فرشتون کے نام الگ ہین جم

اُس زمانہ میں جناب ملک الموت علیہ السلام کا نام ہے مہادیو فرماتے ہیں کہ اے پاربتی وہ تین ہزار سال جو دواپر کے
زمانہ سے باقی رہیں گے اونمیں سے پانسو برس برہما کو قالب کی ٹھیک کرنے میں گذرینگے پاربتی نے پوچھا
کہ قالب جو پانسو برس میں بناویگا اُس خاک کو کس پانی سے گوندہیگا اور کس آگ میں پکاویگا میں حیران ہوں
جلد جواب فرمایئے مہادیو نے فرمایا کہ اے میری بی بی اُس قادر برحق کے پیشانی سے پانی ٹپکے گا اوس
پانی سے وہ خاک گوندہی جاویگی اور وہ آگ جو برہما کے آگے امانت رکھی ہے اُس آگ سے پکاویگا فائدہ
پیشانی کا لفظ جو اللہ تعالیٰ کے حق میں آیا ایسی لفظیں قرآن اور حدیث میں بہت ہیں اللہ کا منہ اور اُسکا ہاتھ
اور اُسکا قدم سب جگہہ یہہ مطلب سمجھنا چاہیئے کہ بندوں کا سا منہہ اور بندونکا سا ہاتھ نہیں بندونکا سا قدم
نہیں ہم نہیں جانتے کہ اُسکا منہ کیسا ہے اور ہاتھ اور قدم کسطرح کا ہے کیونکہ ہم یہ نہیں جانتے کہ وہ آپ
کسطرح کا ہی ایسے یہہ سمجھنا چاہیئے کہ وہ پانی بہی اللہ کا بنایا ہوا ہے پیشانی سے ٹپکنے کا یہ مطلب نہیں کہ
معاذ اللہ خود بخود ٹپکیگا بلکہ مطلب یہہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے پاس اپنی قدرت سے اُس پانی کو موجود
کردیگا کہہ دیگا موجود ہوجا وہ موجود ہوجاویگا اپنی ذات پاک کی پیشانی کے پاس اوس پانی کو اپنی
قدرت سے موجود کرکے فرشتوں کے پاس ٹپکا دیگا مہادیو فرماتے ہیں کہ تمام قالب آدم کا برہما اپنے
ہاتھ سے بنا دیگا لیکن سر اور منہ کے بنانے میں برہما حیران رہیگا اُسوقت وہ قادر برحق غیب سے اپنی
قدرت کا ہاتھ ظاہر کرکے آدم کے چہرے کو اپنے ہاتھ سے بنا دیگا اُسوقت برہما اُس حال کو دیکہکر
جدا ہوجاویگا اور ادب سے کہڑا ہوجاویگا بعد اوسکے ایک دوسرا ہاتھ آدم علیہ السلام کے سر پر ظاہر ہوگا
پہر وہ قادر جسکو منہ کچھ قدرت ہے اور اُسکی طرح کا کوئی نہیں ہے وہ قادر برحق آدم کے سر پر ہاتھ
رکہکر اپنی قدرت کے منہ سے آدم کے کان میں ہوا پھونک دیگا وہ خاک جو قالب کے درمیان میں ہوگی
باہر اوڑ جائیگی اور پھونکنے کے وقت اچھی آواز آدم کے بدن میں ظاہر ہوگی اور وہ ذات پاک جسکی
طرح کا کوئی نہیں ہے آدم کے سر سے پاؤں تک اُسکے بدن کے تمام ٹکڑوں میں اپنی ذات کا سایہ ایسا ظاہر
کریگا کہ خود تمہہ ہوگا فائدہ روح کو بہی اللہ ہی نے بنایا ہے جسطرح بدن کو بنایا ہے روح بہی ہوا
کی مانند ہے ہوا کے پھونکنے کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو روح آدم علیہ السلام کی بنائی اُس روح کو
اپنی قدرت کے منہ سے آدم کے بدن میں پھونک دیگا اور جسوقت اپنے بنائی ہوئی روح کو آدم کے بدن
میں پھونکیگا اُسوقت اللہ تعالیٰ اپنی ذات پاک کا نور بہی آدم کے اوپر اُسکے سر سے پانون تک ظاہر
کریگا اُس نور آدم کو گھیر لیگا یعنی جسم کو اور روح اور دلکو سبکو گھیر لیگا جسطرح اُسنے اپنی ذات پاک کو
اپنے جسم پر ظاہر کیا ہے اُسطرح جسم اپنے تئیں آدم کے تمام جسم اور روح پر ظاہر کرے گا بہت سی

بیوقوف لوگ اس جگہہ پر دھوکھا کھاتے ہین رُوح کو کہتے ہین معاذ اللہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین ہے
خود اللہ ہی بول رہا ہے رُوح کو اللہ سمجھے ہوئے ہین وہ لوگ بیشک بے ایمان ہین اور کافر ہین اللہ تعالے
نے جو قرآن شریف مین فرمایا ہے نَفَخْتُ فِيهِ مِن رُّوحِي یعنی پھونکون مین اُسمین اپنی رُوح کو
یعنی اپنی بنائی ہوئی رُوح کو یعنی سب فرشتون سے فرمایا کہ آدم کو مٹی سے بنانیوالا ہون پہر جب اُسکو ٹھیک
کر چکون اور پھونکون اُسمین اپنی رُوح کو یعنی اپنی بنائی ہوئی رُوح کو تو تم اُسکے آگے سجدے مین گر پڑو اپنی
رُوح کا مطلب بے ایمانون نے یہہ سمجھا ہے کہ خود اللہ آپ آدم مین سما گیا اپنی رُوح آدم مین ڈالدی وہ لوگ
کہتے ہین کہ بولتے کو پہچانو ہر ہر گھٹ مین اللہ ہی بول رہا ہے یا اللہ بے ایمانونکو ایمان دے تیری رحمت بہت
بڑی ہے پردے غفلت کے اُٹھا دے کہ تیری بنائی چیزون کو الگ اور تجکو الگ پہچانین آمین جو لفظ
اللہ نے حضرت آدم کے حق مین فرمایا ہے وہی لفظ حضرت عیسیٰ کے حق مین بھی فرمایا ہے حضرت
مریم جو حضرت عیسیٰ کی ماں ہین اُنکی ذکر مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَنَفَخْنَا فِيهَا مِن رُّوحِنَا
یعنی پھونکدی ہمنے اُسمین یعنی مریم مین اپنی رُوح مطلب یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کی رُوح جو اللہ کی بنائی
ہوئی ہے وہ رُوح اللہ نے حضرت مریم مین ڈالدی حضرت مریم سے حضرت عیسیٰ کو بن باپ کے
پیدا کر دیا نصاریٰ اس جگہ یہہ مطلب سمجھتے ہین کہ معاذ اللہ اللہ نے خود اپنی رُوح حضرت مریم مین
ڈالدی اور خود آپ ہی اُنکے پیٹ مین پیدا ہوا جو بات نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کے حق مین کہی
وہی بات نام کے مسلمانون نے ہر ہر آدمی کے حق مین کہی اِن بے ایمانون نے نصاریٰ کے بھی کان
کاٹے اس زمانے کے بے ایمان فقیر کہتے ہین کہ اگلے زمانہ کے جتنے کامل درویش تھے معاذ اللہ سب کا
یہی عقیدہ تھا سب جھوٹون کا یہی قاعدہ ہے کہ بڑے بڑے سچّے لوگون پر تہمت جوڑتے ہین اور
کہتے ہین وہ سب ہماری راہ پر تھے جسطرح نصاریٰ نے حضرت عیسیٰ کی باتون کا مطلب بدل رکھا ہے
اسی طرح ان بے ایمانون نے اگلے اولیاؤن کی باتون کا مطلب بدل رکھا ہے اس مقام مین دیکھو
مہادیو نے پہلے ہوا کے پھونکنے کا بیان فرمایا یعنے وہ رُوح جو اللہ نے بنائی ہے اُسکے پھونکنے
کا ذکر کیا پہر دوسری بات اور بتائی کہ اُسوقت اللہ تعالیٰ اپنا نور بھی آدم کے اوپر پھیلاویگا رُوح کا
بدن مین ڈالنا الگ بات ہے پہر اپنے نور کا آدم علیہ السّلام کے تمام بدن پر اور رُوح پر ظاہر کرنا یہہ
دوسری بات ہے اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین قیامت کے ذکر مین فرماتا ہے وَأَشْرَقَتِ
الْأَرْضُ بِنُورِ رَبِّهَا اور چمک اُٹھی گی زمین اپنے رب کے نور سے یعنی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ
اپنے حساب لینے کے لیئے زمین پر آویگا اُسکے نور سے زمین روشن ہوجاویگی اسیطرح سمجھنا چاہیئے

کہ جب اللہ اپنی بنائی ہوئی روح آدم علیہ السلام کے بدن پاک مین ڈالنے کیلیئے آدم سے نزدیک ہوا اُسوقت
اپنا نور حضرت آدم کے تمام جسم پر اور روح پر پہیلا دیا حضرت شیخ فریدالدین عطار اللہ اُنکے درجے بلند
فرمائے اس جگہہ فرماتے ہین **شعر** گر نبودے ذات حق اندر وجود ۞ آب و گل راکے ملک کردے سجود
یعنی اگر اللہ کی ذات پاک کا نور اُسوقت حضرت آدم کے جسم پاک پر اور روح پر ظاہر نہ ہوتا تو فرشتے پانی
اور مٹی کو کب سجدہ کرتے اسکا مطلب یہہ کہ اللہ نے جو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدم کے آگے سجدہ کرو یعنی
آدم کی یون تعظیم کرو اس مین یہ حکمت تہی کہ اللہ نے اپنی تجلی کو اُسوقت حضرت آدم کے جسم اور روح
پر ظاہر کیا تھا حضرت آدم کو جب یہ مرتبہ دیا تو فرشتون کو حکم کیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو دیکہو اس مٹی
اور پانی کا یہ رتبہ ہے کہ مینے اپنا نور اسپر ظاہر کیا ہے اس باعث سے یہ مٹی اور پانی لائق تعظیم کے ہوگیا
جسطرح کعبہ پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اور کعبہ کے حق مین یہ حکم کیا کہ اوس کے آس پاس پھرو اور جسطرح
اللہ نے اپنی ذات پاک کو اپنے عرش پر ظاہر کیا اور اپنا خاص مقام ٹھیرا دیا اس باعث سے فرشتے
عرش کے آس پاس پھرتے ہین محمدی شریعت مین سجدہ اپنے سوا اور کسی کے لیئے نہین فرمایا کعبہ کی تعظیم
کے لیئے اُسکے آس پاس پھرنا مقرر کردیا اور یہ حکم فرمایا کہ جب اللہ کے لیئے نماز پڑہو تو اپنا منہ کعبہ کی
طرف کرلو کیونکہ اللہ نے اپنا خاص نور اُسپر ظاہر کیا ہے اللہ کے لیئے سجدہ اور رکوع کرو اور نماز پڑھو
کعبہ جو اُسکا خاص گھر ہے تم اُسکے آس پاس گہومو اللہ کا نور جو کعبہ پر ظاہر ہوا اس سے کعبہ خدا نہین
ہوگیا جو کوئی کعبہ کے لیئے نماز پڑھے گا کافر ہوجائے گا حضرت موسیٰ کے وقت مین طور پہاڑ پر اللہ
نے اپنا نور ظاہر کیا پہاڑ ڈھے پڑا حضرت موسیٰ بیہوش ہوکر گر پڑے اور ایکبار اللہ نے ایک درخت
مین سے حضرت موسیٰ کو پکارا ورن سے باتین کین جو کوئی اُس درخت کو خدا سمجھے وہ کافر ہے اسیطرح
حضرت آدم علیہ السلام کے جسم پر اور روح پر اللہ نے اپنا نور ظاہر کیا اس سے اُنکی روح خدا نہین ہوگئی
اور جسم بھی خدا نہین ہوگیا جو کوئی کہے کہ اُنکی روح اللہ کی بنائی ہوئی نہین خود خدا سما گیا ہے جو یہ سمجھے وہ
کافر ہے اور جسنے کہا کہ جسم اور روح دونو کو اللہ نے بنایا پہر اللہ نے اپنا نور جسم پر اور روح پر ظاہر کیا جسنے
یون سمجہا وہ دین محمدی پر قائم ہوا یا اللہ اس فساد کے وقت کی آفتون سے ہمارا ایمان بچائیو آمین ۔
مولانا عبدالرحمن چشتی اس رسالہ مین دوسری جگہ لکھتے ہین کہ اگلے ہندوؤن مین اوتنان چارج
اپنی کتاب کماںجال مین جمن کی بات کو رد کرتا ہے کیونکہ جمن کہتا تہا کہ معاذ اللہ روح کو کسی نے نہین بنایا
ہے خود بخود آتی ہے اور جاتی ہے اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ تو بولا کرتا ہے مخلوق
آتمان اور برم آتمان سو مخلوق یعنے پیدا کیئے ہوئے آتمان اسی روح کو کہتے ہین اور برم آتمان

ہما کو کہتے ہین جو ہمیشہ سے ہی مطلب یہ ہی کہ جس کافر تھا رُوح کو کہتا تھا کہ اللہ کی بنائی ہوئی نہین سو برہماجی
نے اُسکا کفر توڑا اور اُسکو خوب قائل کیا یہ جو مہادیو نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ چہرہ حضرت آدم کا اپنے
ہاتھ سے بنا دیگا پھر دوسرا ہاتھ اُن کے سر پر رکھکر تو اُنکو یعنی اپنی بنائی ہوئی رُوح کو اُنکے بدن مین
پھونکیگا اُسکے موافق قرآن مجید مین بھی فرمایا ہے خَلَقْتُہٗ بِیَدَیَّ یعنی بنایا مینے اُسکو اپنے دونو ہاتھون
سے یہان بھی وہی بات یاد رکھنا چاہئیے کہ ہم نہین جانتے کہ اللہ کا ہاتھ کیسا ہے اتنا جانتے مین کہ کسی بندے
کا سا ہاتھ نہین مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی دواپر کے زمانہ کے موافق وہ بڑے عمر پاوے گا اور تمام
خلقتون مین ساری خلق سے بہتر ہوگا اُسکی آنکھین نیلوفر کے پھول کیطرح پر کھلی ہوئی ہون گی اور اُسکا
چہرہ چودھوین رات کے ہزار دن چاندون کے برابر روشن ہوگا **فائدہ** یہ جو فرمایا کہ دواپر کے
زمانہ کے موافق اسکا یہ مطلب کہ جیسے عمرین اوّل اوّل جگون کے وقت مین یعنی ست جگ مین ہوتی تہین
ویسی لمبی عمر تو اُسکی نہین ہوگی لیکن دواپر کے زمانہ کے مناسب بڑی عمر ہوگی سو حضرت آدم علیہ السلام
نے ہزار برس کی عمر پائی جیسا حدیث محمدی صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے اور ابن اثیر رح نے تاریخ
کامل مین لکہا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام خوبصورت تھے اُنکی اولاد مین سوا حضرت یوسف علیہ السلام کے
اور کوئی اُنکی طرح کا نہین تھا مہادیو فرماتے ہین کہ اے پاربتی پر برہما جب اللہ کی ذات پاک کا نور آدم
کی ہستی مین یعنی جسم اور رُوح مین ظاہر دیکھیگا بے اختیار ہو کر اپنے تئین آپ ہی آدم کے نثار کر کے
اُنکو سجدہ کریگا اے پاربتی اُسوقت اُس قادر برحق کا حکم خلقتون کو ہوگا کہ آدم کو سجدہ کرو سارے دیوتے
اور مُن اور رکہیسر اور منکہہ اور دیت اور راچہس وغیرہ سب ایکبار سجدہ مین مُنہ لاوینگے اے پاربتی جب
ساری خلق کے سب لوگ آدم کے سجدہ مین منہ لاوینگے ایک دیوتہ جسکا نام ہنوت ہے یعنی عزازیل
وہ سجدہ نہین کریگا اور رشک کے غلبہ سے آدم علیہ السلام کی حقارت مین زبان کھولیگا کہ یہہ تو سب
خلق سے بدتر ہے کیونکہ ہماری خلقت آگ سے ہے جو پاکیزہ عنصر ہے اور اُسکو خاک کثیف مُردار سے
بنایا ہے پھر وہ سارے دیوتون سے کہیگا کہ اے عزیزو انصاف کرو مین کیونکر اُسکو سجدہ کرون اے
پاربتی ہنوت جان بوجھکر اپنے تئین اُس بڑے قادر دانا کے حکم کے برخلاف کریگا کیونکہ سارے دیوتے
خود دیکھینگے کہ اُس بڑے قادر نے آدم کو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے نور کو اُسکے قالب مین پھونکیگا
پھر بھی وہ سجدہ سے انکار اور نافرمانی کریگا **فائدہ** یہان جو یہ لفظ ہے کہ اپنے نور کو اُسکے قالب
مین پھونکیگا اُسکا یہ مطلب کہ رُوح جو اللہ کی بنائی ہوئی ہے اُسکو یہان یون کہا کہ اپنا نور یعنی اپنا بنایا ہوا
نور جیسے رُوح کو اللہ نے فرمایا کہ میری رُوح یعنی بنائی ہوئی رُوح اور رُوح کو نور اسلئے کہا کہ رُوح نورانی

اور روشن چیز ہے خصوصاً خاص بندون کی روح جسکو وہان ہوا کہا تہا اُسی کو یہان نور کہا یہ توف لوگ ایسے ہی لفظون سے دہوکا کہاتے ہین اور شرک مین پہس جاتے ہین یا اللہ شرک اور کفر سے بچائیو آمین ہمارے پیر فرماتے ہین کہ برہما یہ حال دیکھکر سب دیوتون سمیت اُسکو سجدہ کرینگے اور بہوت غرور اور نادانی کے غلبہ سے اپنے تئین آپ بڑا سمجہیگا نہ آسمان پر نہ آسمانون کے آسمان پر یعنی عرش پر اور نہ برہما کے مقام مین اور نہ ہمارے مقام مین اور نہ دیوتہ کے مقام مین اور نہ گندہرپ کے یعنی فرشتون کے مقام مین اور نہ کہ سہ دن کے یعنی درویشون کے مقام مین اور نہ راجاؤن کے آگے اور نہ جوگیون کے آگے کوئی شخص اُسکو جگہہ نہین دیگا وہ درمیان آسمان اور زمین کے سرگردان رہیگا اے پیارے غرور سب بلاؤن سے بڑی بلا اور سب عیبون سے بدتر ہے عقلمند وہ ہے کہ اللہ کی ذات پاک کو حاضر ناظر جانکر سب چیزون کے ساتھ ادب سے رہے جو اُسنے آدم علیہ السلام کو حقارت کی نظر سے دیکھا دوزخ مین جاویگا **فائدہ** جیسا ہمارے پیر نے خبر دی ہے ویسا ہی ظہور مین آیا معلوم ہوا کہ بہوت نام ابلیس کا ہے اللہ تعالیٰ نے یہہ قصہ قرآن شریف مین بہت جگہہ پر بیان فرمایا ہے کہ ہمنے فرشتون سے کہا کہ آدم کو سجدہ کرو سب فرشتون نے سجدہ کیا مگر ابلیس نے نہ مانا اور گھمنڈ کیا اور وہ کافر مین سے ہوگیا اللہ نے فرمایا اے ابلیس تو نے کیون سجدہ نکیا اُسکو جسکو مینے اپنے دونو ہاتہون سے بنایا ابلیس بولا مین اُس سے اچہا ہون تو نے مجکو آگ سے بنایا ہے اور اُسکو مٹی سے بنایا ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا نکل دور ہو تجہپر میری پھٹکار ہے انصاف کے دن تک ابلیس بولا اے رب مجکو ڈہیل دے اُس دن تک کہ لوگ اُٹھائے جائین یعنی جس دن تو سب بندون کو زندہ کرکے اُٹھاویگا اُس دن تک مین زندہ رہون اللہ نے فرمایا تو اُن لوگون مین سے ہے جنکو ڈہیل دیگئی ہے ایک جانے ہوئے وقت تک سورہ کہف مین اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابلیس جنون مین کا تہا اُسنے اپنے رب کا حکم نہ مانا بھلا پہر تم اُسسے اور اُسکی اولاد سے دوستی کرتے ہو اور وہ تمہارے دشمن ہین ابلیس نے کہا اے رب تو نے جو مجکو گمراہ کیا تو مین آدم کی اولاد کو گمراہ کرونگا اُنکو زمین مین بہارین دکھاؤنگا اُنکے آگے سے اور پیچہے سے اور اُنکے داہنے سے اور اُنکے بائین سے آؤنگا مگر جو تیرے خاص بندے ہین اُنکو نہین بہکا سکونگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو تیری راہ پر چلینگے مین تجہسے اور اُن سے دوزخ کو بہر دونگا ہمارے پیر فرماتے ہین اے پیارے آدم علیہ السلام کو وہ بڑا درجات والا تون کی بادشاہی عنایت فرماینگا نہایت قوت اور زور اور سخاوت اُنکو دیگا تمام علم اگلون اور پچہلون کے اُنکو سکہلاویگا **فائدہ** اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرماتا ہے کہ اللہ نے سب نام سکہلائے پہر اُن لوگون کو

فرشتون کے سامنے کیا اور فرمایا مجکو ان چیزون کے نام تبلاؤ اگر تم سچے ہو فرشتے بولی تو پاک ہے ہمکو کچھ
علم نہین مگر جتنا تو نے سکھلایا بیشک تو ہی ہی جاننے والا حکمت والا اللہ نے فرمایا اے آدم تو ان کے نام
ان کو تبلا دے جب آدم نے سب نام اونکو تبلا دیئے اللہ نے فرمایا کہ بیتے تمسے نہین کہا تھا کہ مین جانتا ہون
چھپا حال آسمانون کا اور زمین کا اور جانتا ہون جو تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے تھے آکام المرجان
مین ہی کہ ابن عباس نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالی نے حضرت آدم کو نام تبلاے انسان اور جانور اور زمین اور
پہاڑ اور اونٹ اور گدہا اسی طرح سب قومون وغیرہ کے نام تبلائے مجاہد نے ابن عباس کی زبانی فرمایا کہ
برتن اور دیگ کا بھی نام تبایا مجاہد نے فرمایا کہ ہر جانور کا اور ہر اوڑتے جانور کا اور ہر چیز کا نام تبلایا ربیع
نے فرمایا کہ فرشتون کے نام سکہلائے زید کے بیٹے عبد الرحمن نے فرمایا کہ اونکی اولاد کے نام انکو سکہلائے
صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین ہے کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن ایمان والی لوگ
جمع ہونگے اور کہین گے اگر ہم اپنے رب کی طرف سفارش ڈھونڈھتے پھر آدم کے پاس آوین گے اور کہین گے
تم باپ ہو سب آدمیون کے اللہ نے تمکو اپنے ہاتھ سے بنایا اور اپنے فرشتون سے تمہارے سامنے سجدہ کرا دیا
اور تمکو ہر چیز کے نام سکہلائے آگے پھر یہ بیان ہے کہ حضرت آدم شفاعت سے انکار کرین گے آخر کو جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے بار بار سفارش کرین گے یا اللہ اپنا دیدار اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی شفاعت ہمکو نصیب کر آمین توریت شریف کے پہلے سورہ کے دوسرے باب مین لکہا ہے کہ اللہ تعالی
نے میدان کے ہر ایک جانور اور آسمان کے پرندون کو زمین سے بنا کر آدم کے پاس پہونچایا تاکہ دیکھے کہ
وہ اونکے کیا نام رکہے سو جو آدم نے ہر ایک جانور کو کہا وہی اُسکا نام ٹھیرا اور آدم نے سب مواشیون اور
آسمانون کے پرندون اور ہر ایک جنگلی جانور کا نام رکہا **مہا دیو** فرماتے ہین اے پاربتی سارے
خلقت آتشی وغیرہ اُن سے یعنی آدم علیہ السلام سے ڈرہی گے آدم تمام خلقتون پر غالب ہون گے
اور زمین پر گہر بنا کر آباد ہون گے اور تمام زمین کو اپنے قبضہ مین کرین گے پاربتی نے مہا دیو سے پوچھا
کہ جو وقت اسطرحکا شخص حسن اور جمال والا اور ہمت والا اور پہچان والا خاک سے پیدا ہوگا عورت
اُسکے لئے کہان سے پیدا ہوگی مہا دیو نے فرمایا کہ اُسکی عورت اُسکی بائین پسلی سے پیدا ہوگی جیسے
چودہوین رات کا چاند اور اُسکا بدن خالص سونے کی طرح روشن ہوگا پہلے دن سولہ برس کی پیدا ہوگی
وہ اُسی وقت اُسکے ساتھ عیش کرے گا اور اتنا حسن رکھتی ہوگی کہ کامرت کی عورت کی مانند اوسکو
کہہ سکتے ہین اور اکثر لوگ اُسکے حسن کو دیکھکر کہین گے کہ یہ پاربتی ہے اور آدم کو مہا دیو کہین گے اور
تو میرے ساتھ کیلاس پہاڑ مین بیٹھی رہے گی اور طرح طرح کے نئے نئے تماشے دیکھیگی

فائدہ فی الحقیقت ایسا ہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث مین خبر دی ہی کہ حوّا بنائی
گئین آدم کی بائین پسلی سے یعنی حضرت حوّا جو حضرت آدم کی بی بی تھین اُنکو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کی بائین
پسلی سے بنایا توریت شریف جو اللہ نے حضرت موسیٰ کو دی ہے اُسمین لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم
پر نیند ڈالی جب وہ سو گئے اللہ تعالیٰ نے اُنکی پسلی سے عورت کو بنایا اور اُس جگہہ پر گوشت بھر دیا قرآن
شریف مین اللہ تعالیٰ نے کئی جگہہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے آدم تو اور تیرا جوڑا یعنی زوجہ
اور جہان چاہو کثرت سے کھاؤ مگر اس درخت کے پاس نجاؤ نہین تو تم گنہگار ہو جاؤ گے ابلیس نے جا کر بہکایا
اور کہا تم اس درخت کو کھاؤ گے تو تم دونو فرشتے ہو جاؤ گے یا ہمیشہ جیو گے قسم کھا کر کہا مین تمہارا بھلا
چاہتا ہون دونون نے اُس درخت کو چکھا اللہ نے پکارا کیون مینے تمکو نہین کہدیا تھا کہ شیطان تمہارا
کھلا دشمن ہے دونو بولے اے رب ہمنے اپنی جانون پر ظلم کیا اگر تو ہمکو نہ بخشیگا اور ہم پر رحم نہ کرے گا تو ہم
تباہ ہو جاوینگے اللہ نے فرمایا اُترو تم کو زمین مین رہنا ہوگا اُسمین جیو گے اُسمین مرو گے اُسی مین
سے نکالے جاؤ گے یعنی قیامت کے دن زمین مین سے زندہ کر کے اللہ تمکو نکالیگا حضرت آدم اور
حضرت حوّا دونون زمین پر اُترے دونون سے اولاد پھیلی **مہا دیو** فرماتے ہین اے پاربتی پہلا
بیٹا جو آدم علیہ السّلام کی عورت سے پیدا ہوگا اُسکا نام برہنیلا ہوگا جسم مین بہت قوی ہوگا اور اکثر
عجائب چیزین اُس سے ظاہر ہونگی پھر ایک لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اُس لڑکی کو اُس لڑکے کے
نکاح مین حوالہ کرینگے اور برہنیلا اپنی بی بی کو ہمراہ لیکر آدم علیہ السّلام سے جُدا ہو کر زمین پر آباد ہوگا
تھوڑی مدت مین اولاد اُس سے بہت ہو جاویگی اور متصرف عالم مین ہوگی اور دوسرا بیٹا ہنیلا
نام ہوگا اور ایسا بہادر اور زور آور ہوگا کہ ساری دیت کو یعنی جنون کو اپنا تابعدار کریگا جو کوئی اُسکی
تابعداری کرے گا اختیار رہیگا نہین تو وہ اُسکو ہلاک کریگا اور آدم علیہ السّلام کی بی بی سے ایک اور
لڑکی پیدا ہوگی حضرت آدم اُسکو ہنیلا کے نکاح مین دینگے **فائدہ** اُسوقت بھائی کا نکاح
بہن سے اللہ تعالیٰ نے درست رکھا تھا پھر حضرت موسیٰ کی توریت مین حرام کر دیا قرآن مین بھی حرام
کر دیا **مہا دیو** فرماتے ہین بعد اُسکے تیسرا بیٹا اُن سے پیدا ہوگا اُسکا نام دہنگی ہوگا وہ بیباک
یعنی نڈر ہوگا برہما اور بشن اور مہیش اُسکو قبول نکرین گے وہ سب عبادتین ہندوؤنکے دین کی منسوخ
کریگا یعنی موقوف کریگا اور جس جگہہ پر ہمارا عبادتخانہ ہوگا وہ اُسکو توڑ کر گرا دیگا اور طرح طرح کی
قباحتین یعنی بُرائیان جو ہماری دین کے خلاف ہین اختیار کریگا اور سارے فعل اور عبادتین اور
معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف کریگا **فائدہ** جاننا چاہیئے کہ عبادت کہتے ہین بہت

بڑی تعظیم کو اور اُسکو فارسی مین پرستش اور ہندی مین پوجا کہتے ہین سو ایک بڑی تعظیم تو وہ ہی جو اللہ کے
لئے خاص ہے ویسی تعظیم کسی دوسرے کی نہین ہوسکتی وہ تعظیم یہ ہے کہ اللہ کو اکیلا سب کا مالک مختار سمجھکر اُسکے
سامنے اپنے تئین جھکانا طرح طرح کی عاجزی اُسکے آگے کرنا یہ سمجھکر کہ ہر چیز کا اختیار اُسکے ہاتھ مین ہے
اُسکے بغیر حکم ذرہ نہین ہل سکتا یہ تعظیم کسی دوسرے کیلئے کسی زمانہ مین درست نہین ہوسکتی کیونکہ اللہ کا
دوسرا کوئی نہین وہی اکیلا ہمیشہ سے ہی وہی اکیلا سب کا بنانے والا ہے کسی زمانہ مین کوئی اُس کا
ساجھی نہین ہوسکتا اُسنے کسی زمانہ مین کسی بندے کو اپنی بندگی اور غلامی سے باہر نہین کیا اور کسیکو
خود مختار نہین کر دیا کہ جو چاہے سو کرے اور اُسپر بکڑ نہو فرشتے جنکو اللہ نے نور سے بنایا ہے وہ بھی سب
اُسکے بندے ہین اُسکی ہیبت سے ڈرتے ہین بن اُسکی مرضی کے کسیکی سفارش نہین کر سکتے اُس سے
بڑھ کر بول نہین سکتے اُسکے حکم سے کام کرتے ہین جو حکم ہوتا ہے بجا لاتے ہین جو کوئی فرشتون کو یا
پیغمبرون کو خود مختار سمجھکر تعظیم کریگا وہ بیشک کافر اور مشرک ہی اب سمجھنا چاہیئے کہ اللہ کے جو خاص
بندے ہین اللہ تعالیٰ سارا فیض دین اور دنیا کا اور سب بندونکو اُنکے وسیلے سے دیتا ہے اسی لئے
اُنکی بھی کچھ تعظیم مقرر کی ہے دلمین اُنکو اپنے سے بڑا سمجھنا اور اُنکا ادب رکھنا اور اُن سے محبت رکھنا
اور اُنکی تعریفین کرنا اتنی تعظیم تو اُنکی ہر زمانے مین اللہ نے اپنے بندون پر فرض کی ہے اور بعضی
تعظیمین ایسی ہین کہ ایک زمانہ مین اُن تعظیمونکا حکم کیا دوسرے زمانہ مین اُن تعظیمونکو منع کیا جیسے
اُنکو اللہ کا پیارا بندہ سمجھکر تعظیمی سجدہ کرنا فرشتون کو اور سب جنون کو حکم کیا کہ حضرت آدم کو تعظیمی
سجدہ کرین قرآن شریف مین آیا ہے کہ حضرت یوسف کو اُنکے ماں باپ نے اور گیارہ بھائیون نے
تعظیمی سجدہ کیا اس تعظیم کو محمدی شریعت مین اللہ نے موقوف کر دیا سجدہ فقط اللہ نے اپنے ہی
لئے رکھا دوسری تعظیم یہہ کہ اُنکا دھیان کرنیکے لئے اُنکی تصویر بنانا توریت مین حضرت موسیٰ کو
حکم ہوا کہ ایک صندوق بناؤ اور اُسکے اوپر دو فرشتون کی تصویرین بناؤ لوگ اُس صندوق کو
دیکھکر اللہ کی عبادت کرنے آتے تھے منظور یہ تھا کہ فرشتونکی تصویرین دیکھکر فرشتونکا بھی دھیان
آوے کہ وہ اللہ کے خاص بندے ہین اب اللہ نے محمدی شریعت مین تصویر بنانا موقوف کر دیا اور
جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تصویر بنانے والے دوزخ مین جاوینگے مطلب یہہ ہے کہ
جب سے اللہ نے منع کر دیا اُسوقت سے جو کوئی بناویگا دوزخ مین جاویگا جس کام کو اللہ نے
توریت مین حکم فرمایا تھا اُسکو اب حرام کر دیا اور جو کوئی پچھلے حکم کو چھوڑکر پہلے حکم پر چلے وہ اللہ کا
تابعدار نہین بلکہ ضدی اور باغی جہنمی ہے اب سنو کہ ہندوؤن کی اگلی کتابون سے ثابت ہوتا ہی کہ

اگلے زمانہ مین دیوتاؤنکے یعنی فرشتون کے اور خاص بندونکی تعظیم کا یہہ طریقہ تھا کہ اُنکی تصویرین
بناکر سامنے رکھتے تھے اور اُن خاص بندون کا دھیان جماتے تھے اس مین حکمت یہہ تھی کہ فرشتون کا
اور خاص بندونکا دھیان خوب جمارہے اور اُنکی محبت دلمین رچے رہے اور دھیان کرتے کرتے اُنکی اچھی خصلتین اس
شخص مین آجاوین جو شخص جسکے دھیان مین بہت رہتا ہی اُسکی خصلتونکا اثر اُسکے دلپر پیدا ہوجاتا ہی وہی
خواص اُسکو بھی اللہ تعالی دیتا ہے جو دیوکے اس قول سے معلوم ہوتا ہی کہ اللہ تعالی نے دیوتاؤن اور جنونکو
ایسی تعظیم فرشتونکی بتائی تھی جب حضرت آدم کو پیدا کیا تو حضرت آدم کا رتبہ فرشتون سے بڑھا دیا سب
فرشتونکا اور جنونکا اُنکے سامنے سر جھکا دیا فرشتون کی تعظیم کا جو طریقہ دیوونکو بتایا تھا وہ منسوخ کردیا
اسکا بیان آگے بھی آویگا اگر اللہ چاہیگا اس جگہہ پر مہادیو نے حضرت آدم کے تین صاحبزادونکا ذکر کیا
سو ظاہر یون ہے کہ بڑا بیٹا قابیل کو کہا اور منجھلا ہابیل کو کہا ہے کیونکہ توریت شریف سے ثابت ہی کہ پہلے قابیل
پیدا ہوئے پھر ہابیل پیدا ہوئے پھر قابیل نے ہابیل کو ناحق مارڈالا اور قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ
جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سنایا ہی کہ آدم علیہ السلام کے ایک بیٹے نے اپنے بھائی کو مارڈالا اور یہہ بھی توریت
شریف سے ثابت ہی کہ قابیل اللہ کے حضور مین سے چلا گیا اور عدن کی پورب طرف نود کی سرزمین مین جارہا اور
قابیل سے حنوک پیدا ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ اُسوقت تک خون کے بدلے خون کا حکم نہین ہوا تھا پھر
توریت شریف مین حضرت نوح علیہ السلام کے طوفان کے بعد لکہا ہی کہ اللہ تعالی نے حضرت نوح سے فرمایا
کہ مین آدمی کی جان کا بدلہ ہر ایک آدمی کے ہاتھ سے کہ اُسکا بھائی ہے لونگا جو کوئی آدمی کا لہو بہاویگا
آدمی ہی سے اُسکا لہو بہایا جاویگا ان آیتون سے معلوم ہوا کہ اُسوقت سے خون کے بدلے خون کا حکم ہوا
یہہ جو تیسرے صاحبزادے کا ذکر ہے جنکا نام دہنکی لکہا ہی یہہ ذکر حضرت شیث علیہ السلام کا ہی حضرت شیث
علیہ السلام جب پیدا ہوئے تو توریت شریف مین لکہا ہے کہ حضرت حوا نے فرمایا کہ اللہ نے مجکو ہابیل کے
بدلے دوسرا بیٹا دیا اسلئے اُنکا نام شیث رکھا عبرانی مین شاث کے معنے ہین دیا توریت شریف مین
ہے کہ حضرت شیث علیہ السلام حضرت آدم علیہ السلام کی صورت پر اور اُنکے مانند ہوئے سو مہادیو نے
حضرت شیث کی شجاعت اور بہادری کو یون بیان فرمایا کہ وہ بیباک یعنی نڈر ہونگے اللہ کے سوا
کسی کا ڈر نمانینگے برہما اور بشن اور مہیش جو تین فرشتے ہین اس بات کو قبول نکرینگے کہ یہہ ہماری
بہت بڑی تعظیم کرین کیونکہ فرشتے اُنکو اپنے آقا حضرت آدم کا جانشین سمجھینگے حضرت شیث اُس
طریقے کو موقوف کردینگے جو دیوون مین پھیلا ہوا تھا کہ فرشتون کی تصویرون کو سامنے رکھا اُنکی
بڑی تعظیم کرتے تھے اسطرح کہ بہت دیوتالے جس مین تصویرین ہونگی وہ توڑ ڈالینگے آگے بڑھکر

یہ بیان آتا ہی کہ جب حضرت آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالی نے پیدا کیا دیوؤنکو حکم ہوا کہ تم پہاڑون اور جنگلون مین
اور ٹاپوؤن مین رہو کہ ہمنے ساری زمین آدم کی اولاد کو دی یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ جب جنون کو زمین
پر رہنا منع ہوا اور اُنکا ملک آدمیونکو ملا اُنکے عبادتخانے توڑے گئے کیونکہ وہ شریعت آدمیونکے واسطے نہین
تھی آدمیونکو اللہ نے نئی شریعت دی اور جنون کی شریعت مین بھی بہت بڑا رتبہ اُنہین کا تھا جو اللہ
کی یاد مین مشغول رہتے تھے اُنکو فرشتون کی خدمت مین رہنے کی حاجت نہین تھی **مولوی محمد علی** صاحب نے
سوط اللہ الجبار مین لکھا ہی کہ سرب بید اپنکہد یجر بید مین ہی کہ اُسکے پہچاننے سے تمام جہان تابعدار اور دیوتا
تابعدار ہوجاتے ہین پھر مین کسکے واسطے جگ کرون یعنی اللہ کے پہچاننے سے سب فرشتے تابعدار ہوجاتے ہین
سو مین فرشتون کی بڑی بڑی تعظیمون مین کیون مشغول رہون اور سنت اپنکہد یجر بید مین ہے کہ جسکو
ایسا علم ہو وہ کسواسطے جگ کرے کیونکہ جو جگ کا نتیجہ دینے والا ہے اُس سے ایسی سمجھ والا اونچا ہے اور بہت
بڑا ہے یعنی فرشتے جو جگ کا نتیجہ اللہ کے حکم سے دیتے ہین اُن سے اللہ کا پہچاننے والا بہت افضل ہے
وہ کیون فرشتون کی یاد مین اور اُنکے دہیان مین زیادہ مشغول رہے تیتری اپنکہد یجر بید مین لکھا ہی کہ
جو اس قول کے موافق عمل کرے وہ دیوتاؤن اور فرشتون سے بلند مرتبہ پاوے بلکہ اُنکا راہ بتانیوالا اور
سردار اور سفارشی ہوجائے اور سرب بید اپنکہد یجر بید مین ہے کہ کل جہان کو جگ کی چیزون کی طرح
سمجھے اور آتما کو یعنی اللہ تعالی کو آگ کی جگہہ پر جانے پھر اُسمین ہوم کرے پھر جو مرتبہ تمام دیوتاؤنکا ہو
اُس سے زیادہ اُسکا ہووے **فائدہ** جگ ایک طریقہ تعظیم کا تھا کہ غلّہ اور میوہ اور بہت چیزون کو
فرشتونکی نیاز سمجھکر آگ مین جلادیتے تھے اس جلادینے کو ہوم کہتے ہین سو اسجگہہ یہ مطلب ہی کہ جس
طرح آگ مین غلّہ اور میوہ وغیرہ سب جلجاتا ہے اسطرح اللہ کے عشق کی آگ مین اور اُسکے دھیان مین
سارے جہان کو اپنے دھیان سے مٹادے تو اُسکا مرتبہ سب فرشتون سے زیادہ ہی وہ فرشتون کی
تعظیمین کیون بجالاوے ہان اتنا سمجھے رہی کہ فرشتے اللہ کے اچھے بندے ہین اُنکا ادب اور لحاظ رکھے۔
سوط اللہ الجبار مین ہی کہ بید سے یہہ بات ظاہر ہے کہ جگ دیوتاؤن کی تعظیم کے لئے ہوتا تھا چنانچہ
چھاندوگ اپنکہد شام بید وغیرہ مین صاف لکھا ہی کہ جگ تین دیوتاؤن کے واسطے ہوتا ہے اگن وایو آفتاب
اور بید مین یہ بھی لکھا ہی کہ آفتاب باوجود اسقدر شرف اور منزلت کے اُس نور کا ایک ذرّہ ہے یعنی اللہ کے
سامنے اُسکی شان وشوکت کچھہ بھی نہین ہے اور بید وغیرہ سے خوب ثابت ہی کہ برہمن وغیرہ لوگون
نے دیوتاؤن کے واسطے جگ کیا ہی یہ طریقہ فرشتون کی تعظیم کا حضرت آدم علیہ السّلام کی شریعت
مین اللہ نے موقوف کردیا مگر معلوم ہوتا ہے کہ جنون کے واسطے وہی شریعت قائم رہی

یہانتک کہ ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالی نے ایسی شریعت دی کہ سب آدمیون پر اور سب جنون
پر اُس شریعت پر چلنا فرض کر دیا سرب بیدا نکھد ججر بید مین ہے کہ حیف ہے اُسپر جو ایسے ذات پاک کو
چھوڑ کر کسی دیوتا کی خوشی کرنیکو جگ کرے ایسی دانائی کو چھوڑ کر مین کسواسطے جگ کرون اور جگ کے بید
مین بہتسون خلاصہ یہ کہ فرشتون کی تعظیم مین اور اُنکے دھیان مین مشغول رہنا اُن لوگون کیواسطے
جنکی عقل ناقص ہے اور اُنکا دل ایکایک اللہ کی یاد مین نہین لگ سکتا اُنکے واسطے پہلے پہلے یہ طریقہ تھا
سری کشن جی نے تیسرے ادھیان مین حکم دیا کہ دیوتون کے واسطے جگ کرتا کہ وہ تیری مدد کرین جو
دیوتون کی نذر کریگا وہ اُسکی مراد بر لانیمین سعی کرینگے اگر دوسرے بدلہ نہ دیوین تو چور کے برابر ٹھیرین +
ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے کرشن گیتا مین اشلوک ۳۰۴ مین فرمایا کہ بیوقوف ہین جو میرے
صورت بناتی مین کرشن کنہیا کی ۳۰۰ اشلوک مین ہے کہ جاہل دیوتون اور ستارون کو پوجتے ہین اشلوک
۳۰۳ مین ہے کوتاہ عقل دیوتون کی پوجا سے جو پھل پاتے ہین وہ جلد جاتا رہتا ہے اور انکا حشر اُنکے
ہمراہ ہوتا ہے مگر اصل مطلب سے محروم رہتے ہین ان سب باتون سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ہنود کے کامل لوگ
دیوتاؤنکی یعنی فرشتونکی تعظیم مین اور دھیان مین مشغول رہنے کو بہت بڑا رتبہ نہین جانتے تھے بلکہ انکا
مطلب یہ تھا کہ چندروز فرشتون کے سے دل لگاؤ پھر اللہ کی یاد مین ڈوب جاؤ اصل مطلب وہی ہے اُس سے
محروم رہنا بڑی بے نصیبی ہے پھر یہ بھی تاکید کرتے تھے کہ اُنکو اللہ کا شریک مت سمجھو یعنی جو فائدہ اُن سے
پہنچتا ہے اُسکو اللہ ہی کیطرف سے سمجھو ظفر مبین مین ہے کہ سری کشن جی نے ۱۲۴۵ اشلوک مین فرمایا ہے
کہ جو کوئی کسی شے کو ہمیشہ قرار دیتا ہے اور بغیر دلیل اُس سے دل لگاتا ہے وہ جاہل مطلق ہو گیا ہے دیکھو
کسی شے مین سب چیزین آگئین جو کوئی اللہ کے سوا کسی چیز کو خدا ٹھیراوے وہ جاہل ہے غارت کرنے
کے قابل ہے مہابھارت پرب ۱۲ مین ہے کہ راجہ بھرت کے باپ نے جب خدائی کا دعوی کیا اپنی
تصویرین بناکر لوگون کو دین کہ ان مورتونکو پوجین ایک مدت کے بعد راجہ بھرت حاکم ہوا اُسنے تمام
خلق کو اللہ تعالی کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اُس بات کو نہ مانتا تھا وہ اُسکو قتل کرتا تھا اور فرمایا
کہ اُن تصویرون کو جہان دیکھین توڑ ڈالین اور جلا دین کرشن گیتا کی ۳۶۳ اشلوک مین ہے جو
دیوتاؤن اور پیرون کو پوجتا ہے اُسکا حشر اُنکے ہمراہ ہوتا ہے اور جو جنات کو پوجتا ہے اُسکو وہ اپنے
ہمراہ لیجاتے ہین اور جو اللہ تعالی کو پوجتا ہے وہ اُسے ملجاتا ہے **فائدہ** اللہ کا پوجنا یہ ہے
کہ اُسکو بھلائی برائی کا مختار جانکر اُسکی تعظیم کرنا ایسی تعظیم کسی بندیکے لئے کرنا کفر ہے اور اُنکے
پوجنے سے مراد فقط تعظیم ہے کہ اُنکو اللہ کا بندہ مقبول جانکر اُنکی تعظیم کرنا اور اُنسے فیض لینا

دو یہ سمجھنا کہ فیض سب اللہ کی طرف سے اور اُسکے حکم سے ملتا ہی کرشن گیتا کی ۲۶۵ مین ہی جو حرکت اور ریاضت
کرے اُسکی نیت کرے یعنی خالص اللہ کیواسطے کرے اب جاننا چاہئیے کہ اللہ تعالی نے محمدی شریعت
مین بعضی بعضی تعظیمین فرشتون اور پیغمبرون کی موقوف کردین مگر وہ جو اُنکی اصل تعظیم تھی دلمین اُنکی محبت
رکھنا اور اُنکا دھیان کرنا اور اُنکی تعریفین کرنا اس طریقہ کو اللہ نے ہماری شریعت مین یون جاری
کیا کہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر ایسا قرآن اُتارا کہ اُسمین جابجا اللہ کی تعریف ہی کہ وہ اکیلا ہے
اُسکے سوا کسیکو کچھ اختیار نہین ہے اُسکے ساتھ جابجا فرشتون اور پیغمبرون کا ذکر اور اُنکی اچھی خصلتونکا
کا ذکر اور اُنکی تعریفین جابجا موجود ہین اس قرآن مین اللہ نے دونون باتونکو اکٹھا کردیا کہ جو کوئی اُسکو
دل لگا کر پڑھے اللہ کو خوب پہچانے اور اللہ کی محبت اور اُسکے فرشتون اور پیغمبرون کی محبت اُسکے
دل مین جمی رہے اللہ تعالی آپ ہر نعمت کا دینے والا ہی مگر اُسنے دستور یون رکھا ہے کہ ایک کے وسیلہ سے
ایک کو دیتا ہی فرشتون اور پیغمبرون اور اولیائونکا جب کوئی ذکر کرتا ہی اور اُنکی تعریف کرتا ہے تو اللہ
تعالی اُنکے پاک ارواحون کا فیض اور اثر اُسپر ڈالتا ہے جسطرح اللہ تعالی سورج کی گرمی ہمپر ڈالتا ہے
ہر شخص دیکھ لیوے کہ جسوقت اچھے لوگون کا ذکر ہوتا ہی اُسوقت اُسکے دل کا کیا حال ہوتا ہی اللہ کے
محبت کا اور اچھے بندون کی محبت کا اثر تھوڑا یا بہت جسقدر اللہ کو منظور ہوتا ہی اُسقدر دلمین صاف
معلوم ہوتا ہی یہ طریقہ جو اللہ نے ہمارے محمدی شریعت مین رکھا ہی اُس طریقہ سے نہایت عمدہ اور
بہتر ہے جو اگلے لوگون کے وقت مین دستور تھا کہ اچھے لوگون کا تصور کون کرتے تھے کہ اُنکی تعریفین
کرکے اُنکی تعظیمین کرکے اُنکو بلاتے تھے ہماری شریعت مین بعضی تعظیمین تو وہ ہین جنکو اللہ نے صاف
صاف حرام کردیا اور اُسکو کفر کی نشانی ٹھیرادیا جیسے مورت بناکر تعظیمی سجدہ کرنا اور ایک طریقہ تعظیم کا
وہ ہی جو قرآن مین ہمارے واسطے مقرر کردیا اور حکم فرمادیا کہ اللہ کا ذکر کرو اور اُسکو یاد کرو اُسکے ساتھ
جابجا یہ بھی تاکید کردی کہ پیغمبرون کا ذکر کرو اور اُنکو یاد کرو جو کوئی قرآن اور حدیث مین فرشتون
اور پیغمبرون کا حال اور جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُن کی اولادِ پاک کا اور اُنکے صحابونکا
احوال اور اولیائونکی کتابون مین اولیائونکا احوال دیکھتا ہے یا پڑھتا ہے اللہ تعالی اُنکی پاک ارواح کا
فیض اور اثر اُسکو پہنچاتا ہے وہ شخص اُس فیض اور اثر کو پہچانے یا نہ پہچانے جنکا دل اللہ نے روشن
کیا ہی وہ پہچانتے ہین جنکو اتنی سمجھ نہین ہے وہ نہین سمجھتے کہ یہ اثر کس چیز کا ہے مگر یہ جانتے ہین
کہ اللہ ہر نعمت کا دینے والا ہی بعضی تعظیمین وہ ہین جنکو ہماری شریعت مین نہ حکم کیا نہ منع کیا
اُسطرحکی تعظیمین پہلے زمانہ کے بزرگون نے کسی ضرورت سے کی ہین پچھلے زمانہ مین اُمت محمدی

سکے بہت کامل لوگون نے ایسا کیا ہی کہ اللہ کے نامونکا وظیفہ اس نیت سے اور اس غرض سے پڑہا کہ فرشتے
ہمارے پاس آوین اور اللہ کے حکم سے ہماری مدد کرین ایماندار جن ہمارے تابعدار ہوجاوین اسکے ساتھہ فرشتو
اور پیغمبرون اور اولیاؤن کے نامون کو بہی جپا ہی انکا تصور اور دھیان خوب دلمین جاکر بیٹھے مین اگرچہ
اُنکے دھیان اور تصور سے کوئی ایماندار خالی نہین ہے مگر اس بیان کو ذرا بڑھا دیا جن بات کی کچھہ
اصل شریعت مین پائی اُسکو ذرا بڑھایا اللہ تعالی لنے چونکہ ان باتونکو صاف صاف منع نہین کیا تھا
اللہ تعالی نے اس طریق مین بھی اُن لوگونکو بڑے بڑے فیض عنایت فرمائے مگر یہہ طریقہ ہر شخص کو
نجاہیئے اسمین بڑے بڑے کھٹکے ہین جو شخص خود کسی بڑے درجے والے کو بلاتا ہے اسکی خاطر اور
اسکا لحاظ بھی نہایت لازم ہوجاتا ہی جو کوئی اُنکے مرضی کے خلاف کوئی بات کرتا ہی سزا پاتا ہے اور جو
اللہ کا کلام پڑھتا ہی اور جو طریق اُسنے بتلایا ہی اُس طریق پر اللہ کے اچھے بندون کو یاد کرتا ہے
اُسکے بن بلائے اللہ تعالی اپنے خاص بندونکو اُسکی مدد کیلئے بھیجتا ہی مگر پہلے بزرگون نے یہ راہین اس
ضرورت سے نکالین کہ کسی طرح لوگون کا دل نیکی کی طرف لگے اگر اُن سے کہتے مین کہ اللہ کی محبت کامل
دلمین رکہو تو اُنکا دل ادھر نہین آتا پہلے اچھی بندون سے دُنیا ہی کی غرضون کیواسطے دل لگاوین اور
اُنکی خدمت مین رہین کسی طرح دنیا سے دل ہٹے کیا عجب ہے کہ اس وسیلہ سے اللہ سے دل لگ جاوے
یا اللہ اپنا عشق اور اپنے پاک بندون کا عشق عنایت فرماآمین مہادیو فرماتے ہین کہ ہمارے
دین مین جو جو برے کام ہین وہ اُنکی شریعت مین اچھے ہوجاوینگے یعنی جن کامون کو اللہ نے
اب منع فرمایا ہے اُنکا کرنا اب برا ہی اُنہین کامون کا اُسوقت اللہ حکم کریگا وہی کام اُسوقت مین
اچھے ہوجاوینگے اسکا مطلب اُس بیان سے صاف کھلتا ہے کہ دیوون کی شریعت مین اللہ
تعالی نے گائے کی تعظیم کا حکم کیا تھا آدمیون کو گائے کے ذبح کرنے کا حکم کیا پھر فرمایا کہ اُن کے
سب کام اور عبادات اور معاملے ہمارے دیوتون کے برخلاف ہونگے یعنی اُس شریعت مین اللہ
کی عبادت کا طریقہ بھی اور طرحکا ہوگا اور آپس کے معاملون مین بھی نئے نئے حکم دیگا اس
عبارت کا مطلب یہی ہی جو لکھا گیا اگر کسی ہندو کے دلمین یہ وسوسہ آوے کہ مہادیو نے معاذ اللہ
اُنکی ہجو کی ہے کہ وہ ہمارے دین کو مٹا دیگا تو اُسکا جواب یہ ہے کہ آگے بڑھ کر دیکھو مہادیو نے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی کیسی کیسی تعریفین کی ہین اور یہہ بہی فرمایا ہے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم
ساری اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت ساری خلقت کو سکہلا دینگے معلوم ہوا کہ
مہادیو اگلی شریعتون کے منسوخ ہونیکو برا نہین جانتے تہے آگے بڑھکر یہ بہی ذکر آتا ہی کہ مہادیو

نے فرمایا کہ آدم کی اولاد مین وہ لوگ ہونگی جو اللہ تک پہونچی ہونگے سوا اللہ کے کسی طرف رجوع نہ کرین گے
اور دیوتا کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے دیکھو یہان بھی مہادیو اُن لوگون کی تعریف کرتے ہین جب مہادیو
سب لوگون کی تعریف کرتے ہین جو اگلی شریعت کو منسوخ کردین گے تو بیشک اُنکا مطلب یہان بھی
یہی ہی کہ حضرت آدم کے تیسرے صاحبزادے جو دیوتونکی شریعت کو منسوخ کردینگے وہ بہت اچھی ہونگے
اس جگہہ پر لفظین صاف نہین ہین تو اُن لفظون کا مطلب اَور جگہہ سے صاف سمجھلو یہ جو فرمایا کہ برہما
اور بشن اَور مہیش اُنکو قبول نہ کرین گے اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ معاذ اللہ فرشتے اُن سے ناراض
ہونگے بلکہ مطلب یہ ہے کہ فرشتے اُنکو بہت بڑا رتبے والا سمجھکر اپنی تعظیم مین مشغول رکھنے کیلئے قبول
نکرینگے فرشتونکی تصویرین بناکر اُنکا دھیان جمانا اس راہ کو وہ صاحبزادے آدم علیہ السلام
کے موقوف کردین گے اور برائی کا لفظ جو فرمایا اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ وہ فعل اُنکے حق مین برے
ہونگے قباحت اور برائی مین یہ قید لگادی کہ ہمارے دین مین یعنی جو فعل ہمارے دین مین اب برے
ہین کیونکہ اللہ نے اُن فعلون کو منع کیا ہے وہی فعل اُسوقت مین اچھے ہوجاوین گے کیونکہ اللہ
اُسوقت مین اُن فعلونکا حکم دیگا جتنے فعل اور جتنے طریقے اللہ کی عبادت کے اور آپس کے معاملے کے
ہونگے وہ سب نئے ہونگے اللہ نئی شریعت اُسوقت مین بھیجیگا معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت
شیث علیہ السلام انسانون اور جنون کے اکثر فرقہ پر بادشاہ تھے **مہادیو** فرماتے ہین کہ چوتہا بیٹا
آدم علیہ السلام کا بدہان نام پیدا ہوگا اور پانچ ولایتین اپنی حکومت کے نیچے لاویگا اور دیوتہ اور
دیت سے بھی مار دہاڑ کے زور سے محصول لیگا جو کچھہ کبھی نہوا تہا وہ کریگا اور ملک کے سب راجہ
اُسکی تابعداری کرینگے اور اُسکے تابعدار ہونگے اور طریقہ نئے شریعت کا ظاہر کریگا **فائدہ**
دیکھو حضرت آدم کے چوتھے صاحبزادے کے حق مین یہی فرمایا کہ وہ نئی شریعت کو ظاہر کرینگے
اور دیوتون سے یعنی نہ ہی تیسری قوم جو نور اور آگ سے بنائی گئی ہین اور دیت سے یعنی جنون
سے جو آگ اور ہوا سے بنائے گئے ہین سب سے محصول لین گے خلاصہ یہہ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت
آدم علیہ السلام کی اولاد کو سب دیؤون اور جنون اور دیوتون پر حاکم کیا جنہون نے مانا وہ اچھے
رہے جنہون نے نہ مانا اُنہون نے سزا پائی محمد بن جریر طبری کی تاریخ جو عربی مین ہتی اُسکا ترجمہ
فارسی مین ابو علی محمد بلعمی نے کیا ہی اُسمین کیومرث بادشاہ کے حال مین لکہا ہی کہ وہ پہلا بادشاہ
جہان کا ہی بعضے لوگ کہتے ہین کہ یہ نام آدم علیہ السلام کا ہی یہہ قول عجم والونکا ہی بعضون کا
قول یہہ ہی کہ حضرت شیث علیہ السلام کے پوتے جنکا نام قینان ہے وہی کیومرث مین وہی

پہلے بادشاہ جہان کے ہین ابن مقفع نے لکھا ہی کہ جب قینان بادشاہی پر بیٹھے فوج جمع کی اور جنون سے لڑنیکو
گئے اور مسلمانون کے علما یون فرماتے ہین کہ کیومرث حضرت آدم علیہ السلام کے بیٹون مین سے ہین جب
حضرت شیث علیہ السلام نے وفات پائی آپسمین بھائیون مین موافقت نہ رہی کیومرث اُٹھہ کھڑے ہوئے
اور اپنے فرزندون کو لیکے دماوند پہاڑ پر تشریف لیگئے اور وہان ٹھیرے اولاد کی بہت کثرت ہوئی انجگہہ
شہر بنائے کیومرث بہت خوبصورت اور نیک نیت تھے اُس جگہہ پر دیو تھے اللہ کی مدد سے سب دیونکو
وہان سے نکالدیا اُنکا ہتیار ایک لکڑی اور اُسکی کو ہین تھا اسپر اللہ کا بہت بڑا نام لکھا ہوا تہا جس جگہہ
کوئی دیو اور پری تھا اللہ کے نام کے زور سے اُسکو بھگا دیتے تھے اور سب اُن سے ڈرتے تھے اور بھاگتے تھے
اور کیومرث کی ایک صاحبزادی اُنہین کے طور پر بھی بڑے بہادر تھے اُنکا نام کُشنگ تھا وہ ہمیشہ پہاڑ دُن پہ
رہتی تھی اور اللہ کو پوجتی تہی تاریخ طبری مین بہت بڑا قصہ اُنکی لڑائی کا لکھا ہی کہ اُنہون نے دیوؤن سے
لڑائی لڑی اور لکھا ہی کہ اُس زمانہ مین دیو اور پری ظاہر تہے آدمیون سے پوشیدہ نہین تہے تمام ہوا بیان تاریخ
طبری کا ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ مہادیوجی نے جو حضرت آدم علیہ السلام کے چوتھے صاحبزادے کا حال
بیان فرمایا ہی وہ یہی کیومرث ہین واللہ علم بہ تاریخ طبری مین لکھا ہی کہ کیومرث کی ایک بیٹی تھین اُنکا نام
ماریہ تھا اُنکا ایک بیٹا تھا کیومرث نے اُسکا نام سیامک رکھا سیامک کا ایک بیٹا ہوا اُسکا نام اوشہنگ تھا
اور بعضے کہتے ہین کہ اوشہنگ مہلائیل کے بیٹے تھے قینان کے پوتے تھے اوشہنگ جب بادشاہ ہوئے
اُنہون نے ساری زمین کو لیلیا اور خلق کو اللہ کیطرف بلایا اور دیوؤنکو آبادیون سے نکالدیا اوشہنگ
دین اسلام پر تھے اُن کے بعد طہمورث بادشاہ ہوئے آتش پرست لوگ کہتے ہین کہ وہ بتونکو پوجتے تھے
یہ بات غلط ہی وہ اللہ کو پوجتے تھے اور حضرت ادریس علیہ السلام کے دین پر تھے اللہ تعالی نے اُنکو ایسا
زور دیا تھا کہ ابلیس کو اور دیوؤنکو اُنہون نے اپنا تابعدار کرایا تھا اور اُنکو حکم کیا تھا کہ خلق کے درمیان مین
سے باہر چلے جاؤ اُنہون نے سبکو آبادی سے باہر نکالدیا جنگلون اور دریاؤن مین بہیجدیا فارسی بولی
اُنہین سے شروع ہوئی اور خط اُنہون نے لکھا امام ابن اثیر جزری رحمۃ اللہ علیہ تاریخ کامل مین لکھتے ہین کہ
امام ابو جعفر طبری کے کتاب بڑی معتبر ہے کیونکہ وہ امام ہین اُنکی باتین بڑی پکی ہین اُنمین علم اور صحیح
عقیدہ اور سچائی جمع ہے **مہادیو** فرماتے ہین کہ اے پاربتی اسی طرح آدم علیہ السلام کی بی بی سے پہلے
بیٹا پیدا ہوگا بعد اُسکے لڑکی اور ہر ایک لڑکی ایک بیٹے کو سونپی جاویگی سب اکیس بیٹے اور بیس بیٹیان
اُن سے پیدا ہونگی **فائدہ** امام احمد قسطلانی مواہب مین لکھتے ہین کہ حضرت آدم جب کہ حواسے ملے بیس
بار کے بیٹون مین چالیس لڑکے پیدا ہوئے **مہادیو** فرماتے ہین کہ اُن سبون مین سے

دو بیٹون کو ایک لڑکی کے باعث سے دشمنی پیدا ہوگی وہ بیٹا اپنے بھائی کو قتل کرکے اور اوس لڑکی کو اپنے ساتھ لیکر ملک کونسلا کی طرف جاویگا اور وہان جاکر زور اور حکومت بہت پیدا کریگا اور چاندی اور سونا پہاڑ کی کانون سے نکالکر خلقتون کو دیگا اکثر لوگ زمین کے اُسکی سخاوت کی خبرین سنکر اُسکے آگے جاوینگے اور اپنی خواہش کے موافق سونا اور چاندی پاوینگے اور وہ بیٹا آدم کا بڑا بادشاہ ہوگا اور گناہ کہ اپنے بھائی کو مار ڈالا اس گناہ کی ملامت سے عبادت بہت کریگا اور ہمیشہ نیلا لباس پہنے گا **فایدہ** درِ منثور مین ابن جریر اور عبد بن حمید اور ابن منذر اور ابن ابی حاتم سے لکھا ہی کہ حضرت آدم کے لڑکا اور لڑکی جوڑوان پیدا ہوتے تھے تو ایک پیٹ کی لڑکی کا نکاح دوسرے پیٹ کے لڑکے سے کردیتے تھے قابیل کی بہن ہابیل کی بہن سے زیادہ خوبصورت تھی ہابیل نے چاہا کہ قابیل کی بہن سے نکاح کرے قابیل نے نہ مانا اور کہا وہ میرے ساتھ پیدا ہوئی ہے اُس سے مین نکاح کرونگا اور اُن دونون نے اللہ کی نذر کی قابیل کی نذر قبول نہوئی اُسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا کہ تو میری بہن سے نکاح نکرے **فایدہ** اُسوقت مین بھائی کا نکاح بہن سے درست تھا پھر اللہ نے اُسکو حرام کردیا توریت مین اور قرآن مین صاف فرمادیا قرآن شریف مین اللہ تعالی نے یہ قصہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سُنایا ہی کہ آدم کے دو بیٹے اللہ کی نذر لائے ایک کی نذر قبول کی گئی دوسرے کی نذر قبول نہوئی اُسنے کہا مین تجکو مار ڈالونگا وہ بولا کہ اللہ اُنہین لوگون سے قبول کرتا ہی جو ڈرنیوالے ہین اگر تو میرے مارنے پر اپنا ہاتھ پھیلاویگا تو بھی مین تیرے مارنیکے لئے اپنا ہاتھ نہین پھیلاؤنگا مین اللہ سے ڈرتا ہون جو سارے جہان کا مالک ہی مین چاہتا ہون کہ میرا اور تیرا گناہ تو ہی لیکر جاوے اور تو آگ والون مین سے ہو جاوے یہی بدلہ ہے بے انصافونکا پھر اُسکا جی اپنے بھائی کے مارڈالنے پر راضی ہوا اُسنے اُسکو مار ڈالا اور ٹوٹا پانیوالون مین ہوگیا بعد اُسکے اللہ تعالی نے اُسکے حق مین فرمایا کہ وہ شرمندون مین سے ہوگیا یعنی اپنے بھائی کے قتل کرنے پر نہایت شرمندہ رہا توریت شریف کی پہلی سورۃ جو پیدایش کی کتاب کہلاتی ہے اُسکے چوتھے باب مین لکھا ہی کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکل گیا اور عدن کی پورب کیطرف نود کی سرزمین مین جا رہا اور اپنی بیوی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور حنوک کو جنی اور اُسنے ایک شہر بنایا اور اُس شہر کا نام اپنے بیٹے کے نام کے موافق حنوک رکھا **مہادیو فرماتے** ہین لے پاربتی آدم علیہ السلام کے بیٹون سے اولاد بیشمار پیدا ہوگی ایک شخص سے ایک ہزار فرزند ہونگے ہزار آدمی سے لاکھ آدمی ہونگے لاکھ آدمی سے کروڑ ہونگے اسیطرح سے گنتے آدم علیہ السلام کے بیٹون کی بامین نہین آتی اور وہ لوگ عجب طریقہ اختیار کرینگے

بہت سے لوگ ایک جگہہ بیٹھکر ساتھہ ملکر کھانا کھاوینگے اور کپڑون کو مدت تک بغیر دھوئے دیتے رہینگے اور اس طریق سے سارے جہان مین دخل کرینگے **فایدہ** یہان بھی وہی مطلب ہے کہ انکی شریعت مین اللہ کا حکم یہی ہوگا معلوم ہوا کہ دیوؤن کی شریعت مین سبکو ملکر کھانا منع تھا اور کپڑون کو ہر روز دھونیکا حکم تھا سو جہاد یہہ تعجب کے طور پر فرماتے ہین کہ اللہ تعالیٰ اسوقت مین نئی شریعت بھیجیگا عجب طرح کی شریعت ہوگی جو ہماری شریعت سے بالکل الگ ہے بعد اسکے حضرت آدم کی اولاد مین جو گنہگار اور بدکار لوگ ہین انکا ذکر کرتے ہین اور یون فرماتے ہین اور انکے گناہ کے غلبہ سے زمین عاجز ہوجائیگی اور چھہ ہزار برس وہ نہایت ظلم اور زبردستی سے تمام ملک کی بادشاہی کرینگے اور بعضے انمین سے اللہ سے ملنے والے ہونگے سوا اللہ کی ذات پاک کے اور کسی طرف رجوع نکرینگے اور دیوتہ کی پوجا بالکل چھوڑ دینگے **فائدہ** دیکھو یہ جو فرمایا کہ ان کے گناہ کے غلبہ سے الخ اسکا یہ مطلب ہرگز نہین کہ کپڑون کا ہر روز نہ دھونا اور ساتھہ ملکر کھانا معاذ اللہ انکی حق مین گناہ ہے گناہ کا مطلب آگے کھولدیا کہ چھہ ہزار برس نہایت ظلم اور زبردستی سے بادشاہی کرینگے اس ظلم اور زبردستی کو گناہ کہا ساتھہ ملکر کھانا اور کپڑے ہر روز نہ دھونیکو ہرگز گناہ نہین کہا مطلب یہ ہے کہ انمین بہت لوگ بڑے بڑے گناہ کرینگے چوری اور زنا اور خون ناحق اور جادو کرینگے اور اللہ کا شریک اوروں کو جاننا اور پیغمبرون کو جھٹلانا اور پیغمبرون کو طرح طرح سے ستانا ایسے ایسے ظلم انمین پھیلینگے سو ایسا ہی ظہور مین آیا حضرت آدم کے کچھہ مدت بعد بت پرستی پھیلی کچھہ بزرگ لوگ مر گئے تھے پہلے علم والے لوگون نے انکی تصویرین بناکر ادب سے رکھہ لین تاکہ انکو دیکھکر اللہ کی یاد کا زیادہ شوق آوے جب علم والے لوگ مر گئے جاہل لوگ انہین بتون کو اپنا مالک مختار سمجھکر پوجنے لگے اللہ تعالیٰ نے حضرت نوحؑ کو پیغمبر کیا کہ اپنی قوم کو ہمارا پیغام پہنچاؤ اور ہمارے عذاب سے ڈراؤ حضرت نوحؑ کے سمجھانے سے تھوڑے لوگ ایمان لائے باقی سب طوفان مین ڈوب گئے ہر زمانہ مین بے ایمان بادشاہون نے طرح طرح کے ظلم پیغمبرون پر اور ایمان والون پر کئے نمرود بادشاہ نے حضرت ابراہیمؑ کو آگ مین ڈالا اللہ نے آگ کو ٹھنڈا کردیا اور حضرت ابراہیمؑ کو بچالیا فرعون بادشاہ مصر حضرت موسیٰؑ کے قتل کی تدبیر کی اور ایمان والون پر بڑے بڑے ظلم کئے آخر فرعون خود لشکر سمیت دریا مین ڈوب گیا حضرت موسیٰؑ کے بعد یہودی کافرون نے بہت پیغمبرون کو قتل کیا نبیون کا مار ڈالنا یہودیون کی عادت تھی حضرت اشعیا اور حضرت یحییٰؑ اور حضرت زکریا کو شہید کیا حضرت عیسیٰؑ کے قتل کا ارادہ کیا تھا کہ اللہ نے آپ کو آسمان پر زندہ اٹھالیا حضرت عیسیٰؑ کے بعد

تو ایمان والونپر کافرون نے ہر طرف سے نرغہ کیا جو کوئی اَللّٰہ کا اور پیغمبرون کا نام لیتا تھا اور بتونکو نہین
پُوجتا تھا بے ایمان بادشاہ اُسکو بڑے بڑے عذاب پکر مارتے تھے آخر کو ایمان والے لوگ جنگلون اور
پہاڑونمین جا بیٹھے اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی راہ دیکھتے تھے کہ سب نبیون نے خبر دی تہی کہ محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی تلوار سے کافر مارے جاوینگے ایمان والے امن امان سے زمین مین بسین گے حضرت
آدم کے وقت سے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم تک چھہ ہزار سال گذرے ہین جیسا مہادیو نے فرمایا کہ
چھہ ہزار برس تک ظالم بادشاہ ہونگے حکومت دنیا مین رہیگی اور یہ بھی فرمایا کہ بعضے اُنمین سے اَللّٰہ کے
ملنے والے بھی ہونگے یعنی پیغمبر اور ولی اَللّٰہ کے ہوتے رہین گے مگر وہ تھوڑے ہونگے چار طرف سے اُنپر
نرغہ ہوگا پھر اُن اللہ والون کا وہی بتا بیان فرمایا کہ دیوتہ کی یعنی فرشتون کی پُوجا یعنی اُنکی تصویرون
کی تعظیم کرنا یا اُنکا دھیان جمانا اور اُنکی تعریفین کرکے اُنکو منانا یا بُلانا جس طریقہ سے دیوتون کی شریعت
مین تھا وہ لوگ بالکل چھوڑ دین گے یعنی اُنکی شریعت مین اَللّٰہ تعالیٰ اس طریقہ کو موقوف کردیگا
اگر تصویر بنانا اگلی شریعتون مین منع تھا حضرت موسیٰؑ کو اَللّٰہ نے دو فرشتونکی تصویرین بناکر
صندوق پاک پر رکہنے کا حکم کیا مگر اُن تصویرونکی اُس طرحکی تعظیم حضرت موسیٰؑ کی شریعت مین نہین تھے
جیسے دیوتونکی شریعت مین تھی اُسکو اَللّٰہ نے حضرت آدمؑ کے وقت سے منسوخ یعنی موقوف کردیا
مہادیو فرماتے ہین کہ چھہ ہزار سال کے بعد مندر نے یعنی مکہ کے ملک ہین کہ دریاکے درمیان ہین وہ
زمین واقع ہے وہ بڑا قادر اُس مقام مین ایک عجب طرح کا مخلوق آدم علیہ السّلام کی اولاد مین پیدا
کریگا جس زمین مین اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق لشن کے یعنی جگہہ اُس بڑے قادر کے ہوگی پاربتی
نے مہادیو سے پُوچھا کہ جس شخص کو وہ بڑا قادر ہر طرحکی برکت والی جگہہ مین پیدا کریگا وہ شخص دیوتہ
کے گھر مین یا کہسر کے گھر مین یا کس جگہہ پیدا ہوگا صاف بیان فرمائیے مہادیو نے فرمایا اے پاربتی
وہ کانت بھونجہ کے پیٹھہ سے پیدا ہوگا اور وہ درویشی اور معرفت یعنی اَللّٰہ کی پہچان دریا کے برابر رکھتا
ہوگا تو اُس سے موتی پیدا ہووے اور اُسکی عورت کا نام سانگ رکھیا ہوگا اور وہ تینون چرن یعنے
سیام بید اور رکھہ بید اور ججر بید پڑہا ہوگا اور چوتھا بید اتھربن بید الف لام میم کے حرفون تلک پڑھکر
چھوڑ دیگا آگے نہ پڑھیگا سوت اور شونک نے لشست سے پُوچھا کہ جب وہ معرفت یعنی اَللّٰہ کے
پہچان دریا کے برابر رکھتا ہوگا تو کسلیئے اَللّٰہ کے کلام سے انکار کریگا اور چوتھا بید تمام کرکے نہ پڑھیگا
الف لام میم کے حرف سے چھوڑ دیگا لشست نے جواب دیا کہ جب برہما نے چارون بید دنکوستا جگ کے
زمانہ کے لوگونپر ظاہر کیا یعضی عنصری دیوتہ اور جن جو تعلیم کے لائق تہے اُنکو چارون بید معنی سمیت سکھلائے

اور تاکید کردی اور فرمادیا کہ ست جگ کے زمانہ مین سیام بید کے موافق عمل کرین اور تریتا کے زمانہ مین رگھ بید پر
عمل کرین اور دواپر کے زمانہ مین ججر بید پر عمل کرین اور کل جگ کے زمانہ مین وہ بڑا قادر مٹی سے انسان کی
خلقت کو پیدا کریگا وہ لوگ اتھربن بید پر عمل کرین گے اور اتھربن بید مین چار جز ہین یعنی چار قسم مین تین قسم
کو آدم علیہ السلام اور اُنکے اور فرزند جو درجہ بدرجہ پیدا ہونگے وہ پڑہین گے اور چوتھی قسم کہ اُسمین مقصد سب
بیدون کا ہی سوا مہامت کے یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کوئی بیٹا آدم کا اُن سے پہلے عمل نہین
کرسکتا چوتھی قسم کو اگر کوئی مہامت کے بن حکم پڑھیگا کچھہ فائدہ نہوگا سو کانت بھونجہ یعنی عبداللہ دیندار
کے علیہ سے اتھربن بید کے چوتھی قسم نہین پڑہین گے کہ دوسرے کے لئے امانت رکھی ہے اس سے اللہ کے کلام
کا انکار لازم نہین آتا یہانتک بات اٹشست کی تھی **فائدہ** عرب کا ملک جزیرہ یعنی ٹاپو کہاتا ہے
یعنی کئی طرف سے سمندر کے بیچ مین ہے عرب کے ملک کا نام شاید دیوؤن کے وقت مین مندر رہتے تھا
اور پھر یہ کہا کہ جس زمین مین اَللہ اُسکو پیدا کریگا وہ زمین لائق لشن کے ہوگی ظاہر یہ مطلب ہے کہ فرشتون
کے لائق ہوگے اور شاید لشن اُس زبان مین اَللہ کو ہی کہتے ہون کہ مولانا عبدالرحمن چشتی نے لشن
کے معنے یہ لکھی کہ وہ جگہہ اس بڑے قادر برحق کی ہوگی مطلب یہہ کہ وہان اَللہ کا خاص مقام ہوگا یہ
صاف اشارہ مکہ کے طرف ہی جہان اَللہ کا خاص گھر کعبہ موجود ہے یہ جو آپ کے باپ کا نام بتلایا اسکے معنے
معلوم نہین مگر سانک رکہیا کے معنے تو وہی معلوم ہوتے ہین جو آمنہ کے معنے ہین یعنی امن و امان والے
یعنی سب لوگونکو اُسپر بھروسا ہے کہ وہ بڑے سچے ہے دغا اور فریب اسمین نہین ہے یہی معنے ہین سانک رکہیا
کے یعنی اعتبار رکہنے والی اور یہ جو بیان فرمایا کہ وہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ دریا کا سا علم رکھتے ہونگے
اسکا یہ مطلب نہین کہ ظاہر مین اُستادون سے علم پڑہا ہوگا بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے غیب کے عالم
مین سب علم اُنپر کھولدیا ہوگا اور وہ اُسکو ظاہر نکرتے ہونگے سو مہادیو کے بیان سے ثابت ہوا کہ حضرت عبداللہ
کو اللہ تعالیٰ نے غیب کے عالم مین سب کتابین دکھلادین یعنے چارون بید جو دیوون کے زمانہ مین اُنکے
تہے وہ سب اُنہون نے غیب کے عالم مین دیکھہ لئے تین بید پورے دیکھے اتھربن بید کے فقط تین حصہ
دیکھے یعنی حضرت آدم کے وقت سے حضرت عیسیٰ کے وقت تک جو جو کچھہ پیغمبرون پر اُترا اُسکا
مطلب اتھربن بید کے موافق ہے وہ بھی اَللہ نے دکھادیا الم تک پڑھکر چھوڑ دیا یعنے قرآن شریف
کو نہین دیکھا کیونکہ یہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی امانت ہی آپ سے پہلے کوئی اُسپر عمل نہین کرسکتا
سو ادب کی راہ سے اُسکو اُس عالم مین نہ پڑہا یہ غیب کے بھید اللہ جنپر کھولتا ہے اُنہین کو
معلوم ہوتی ہین پھر مہادیو فرماتے ہین سلے بارہتی وہ اپنی قوم مین سردار ہوگا سب،

بہت کے لوگ اُنکی دروازے پر آوینگے اور اُسکی تابعداری کرینگے اوّل تین بیٹے اُس سے پیدا ہونگے پھر جب
چوتھا بیٹا پیدا ہوگا وہ پیدا کیئے ہوؤن سے نہین ڈریگا اور نہایت شجاعت یعنی بہادری والا اور عرفان
یعنی اللہ کی پہچان والا ہوگا اور اُسکا نام مہامت ہوگا یعنی محمد صلعم **فائدہ** یہ جو فرمایا کہ پہلے تین بیٹے اُور پیدا
ہوانگے مجمع البحار مین مولانا محمد طاہر نے لکھا ہے کہ اکثر لوگون نے یہی کہا ہے کہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اپنے مان باپ کے اکلوتے تھے اس سے معلوم ہوتا ہی کہ بعضون نے یہ بہی کہا ہی کہ آپ کے بہائی اُور بہی تھے
اور امام ابو یعلی کی مسند مین ہے کہ حضرت آمنہ نے فرمایا کہ جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے پیٹ مین
پڑے تو کوئی حمل مینے ایسا نہین اُٹھایا جو آپ سے زیادہ ہلکا ہو اور نہ ایسا جو آپ سے زیادہ برکت والا
ہو اس کلام سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آپ سے پہلے بہی کچہہ اولاد ہوئی تھی مولانا جلال الدین سیوطی نے
ایک رسالہ مین لکھا ہی کہ کچی سند سے یہ خبر پہونچی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے
ایک حدیث ہی اُسمین یہ لفظ ہی کہ میرا ایک بہائی تھا **مہادیو** فرماتے ہین کہ اُنکی وضع دیکہکر اُنکی
ساری قوم کے لوگ حیران رہین گے نئی طرحکا اُنکا احوال دیکہین گے وہ پوست جو بدن کے آگے
ہوتا ہی وہ اُنمین نہوگا بعد چند برس کے جب ڈاڑھی اور مونچھہ نکلیگی تو سوا سر اور ڈاڑھی کے اور کسی
جگہہ پر زیادتی بالون کی نہوگی کہ حجام کی حاجت پڑے اور وہ پوجا جو اُنکے قوم کے لوگ کرین گے
وہ نہ کرینگے اور اپنی قوم سے کہین گے کہ مجکو اُس قادر وحدہٗ لاشریک کا یہی حکم ہے کہ اسطرح کی
بے معنی پوجا مت کرو اور مین سوا اللہ کے ذات پاک کے اُور کسی طرف رجوع نہین کرتا ہون تم میری تابعداری
کرو ان باتون سے اُنکی ساری قوم اُن سے جُدا ہوجاویگی اب مولانا عبد الرحمن چشتی لکھتے ہین کہ
بیاسجی نے بہی کتاب بہونک اوتر پران مین لکھا ہی کہ آئندہ زمانے مین یعنی کل جگ مین مہامت پیدا
ہون گے اور مہامت کو جو مسلمان لوگ محمد کہین گے اُنکا نشان یہہ ہی کہ اُنکے سر پر بدلی سایہ
کریگی اور اُن کے جسم کا سایہ نہوگا اور مکہی اُن کے جسم پر نہین بیٹہے گی اور وہ زمین کو لپیٹ جاوینگے
اور عورتون سے صحبت کرینگے قوت اُنکو بہت ہوگی اور ملک دنیا کے لیئے کچہ تلاش نہین کرین گے
اور اُنکی سب تلاش دین کیلیئے ہوگی اور جو کچہہ پیدا کرین گے اُسکو اللہ کے راہ مین خرچ کرین گے اور
آپ تمام عمر کم کہاوینگے اور عرب کا بادشاہ اُنکا دشمن ہوگا اور وہ اللہ کے دوست ہونگے اور وہ
قادر دانا اور قدرت والا اُنکو تیس ادہیا پران بہیجیگا مطلب یہہ ہی کہ تیس سپارے قرآن کے
اُنپر اُترینگے اور جو کوئی اس کتاب کے موافق راہ چلیگا وہ اللہ تک پہونچیگا اُسوقت مین اللہ تک
پہنچنے کی دوسری راہ نہوگی اسجگہہ تک کلام بیاسجی کا تہا پہر مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی

مہامت ساری عبادتونکو اور اگلی شریعت کو موقوف کرکے اپنی شریعت کی راہ اُسوقت کے ساری خلقت
کو سکھلا دینگے اور ایسی تلاش کرینگے کہ سارے عالم کو اپنی طرحکا کرلین آہستہ آہستہ بیشمار لوگ اُنکی دین مین
آدینگے اور اُنمین سے بہت لوگ اللہ تک پہونچین گے اور جسطرح کہ ہمارے لکھنے مین ساکھ یعنی سنہ
لکھتے ہین اسی طرح کل جگ کے زمانہ کے آخر تک اور کتابونمین سنہ مہامت کے لکھین گے **فائدہ** دیکھو
یہ سب نشان ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم مین صاف موجود ہین آپ ختنہ کئے ہوئے پیدا
ہوئے تھے اور سوا سر اور ڈاڑھی کے آپ کے جسم پاک پر بہت بال نتھے آپ نے اللہ کے حکم سے اپنی
قوم کو بُت پُوجنے سے روکا اسپر وہ لوگ دشمن ہوگئے عرب کے لوگ بتونکو اللہ کا شریک کہتے تھے اور
جانتے تھے کہ ہمارے یہ ٹھاکر خود مختار ہین جو چاہین سو کرین آپ اُن سے فرماتے تھے کہ کہو لَا
إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ یعنی کوئی مالک نہین سوا اللہ کے وہ لوگ اس کلمہ سے منکر تھے آخر کو آہستہ آہستہ
وہ لوگ آپکے دین مین آئے جنہون نے نمانا وہ قتل ہوئے دیکھو ہماری حدیث کی کتابونمین لکھا ہے کہ
جب آپ اپنی دائی حلیمہ کے ہان رہتے تھے ایکبار دہوپ مین تشریف لے گئے ایک بدلی آپکے ساتہ رہی
اور آپ پر سایہ کرتی رہی جب آپ بارہ برس کے تھے اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ ملک شام کیطرف
تشریف لیگئے اُنہون نے آپکو اونٹونکی چرانیکے لئے بھیجا جب آپ تشریف لائے تو ابر آپکے اوپر
سایہ کئے ہوئے تھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ آپ کا سایہ نہین پڑتا تھا اور مکھی آپ پر نہین بیٹھتی تھی اور
زمین کو یون لپیٹ لیا کہ معراج کی رات مین مکہ سے براق پر سوار ہوکر تھوڑی دیر مین بیت المقدس کی
مسجد مین پہنچے جو مکہ سے مہینا بھر کے رستہ پر ہے اور آپ کے رفیقون کا بیان ہے کہ رستہ چلنے مین
آپ سب سے زیادہ جلد پہنچ جاتے تھے گویا زمین آپ کے لئے لپٹی جاتی تھی ہم لوگ بہت محنت سے
چلتے تھے اور آپ بے محنت چلے جاتے تھے اور پہر جلد پہنچ جاتے تھے اور آپ کی بہت سی بی بیان نہین،
آپ کی رفیقون نے فرمایا ہے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ آپ کو اللہ نے تیس مردون کے برابر قوت دی ہے،
آپ کی سخاوت کا حال اور کم کھانیکا حال حدیثونمین بہت کچھ لکھا ہے اللہ نے آپ پر قرآن اُتارا ہے
ہندؤون کو لازم ہے کہ بیاس جی کے اس قول کے موافق قرآن پر ایمان لاوین اور اسی راہ پر چلین
بیاس جی صاف فرماتے ہین کہ اُسوقت مین اللہ تک پہنچنے کی کوئی راہ نہوگی مہادیو نے بھی صاف
فرمادیا کہ مہامت اگلی سب شریعتون کو موقوف کرکے اپنی شریعت سارے جہان کو سکھلا دینگے
اس مقام مین اُن پنڈتونکا قول رد ہوگیا جو کہتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے واسطے
ہین ہمارے واسطے نہین ہین اُن پنڈتونکو لازم ہے کہ ہٹ دھرمی سے توبہ کرین اور مہادیو کے

خبر دینے کیموافق محمدی شریعت کے تابع ہوجاوین اگر اب اپنی اگلی شریعت پر چلین گے ہرگز اللہ سے نہ ملین گے
اور دوزخ سے کبھی نہین چھوٹین گے لشست جی بھی صاف خبر دیتے ہین کہ جب برہما نے چارون بید ستجگ
کے اچھے لوگون کو سکہائے اسوقت یہ بہی کہدیا کہ ستجگ مین سیام بید پر عمل کیجیو اور ترتیا مین رگ بید پر
اور دواپر مین ججر بید پر اور کلجگ مین اتھربن بید کے چارون قسمون پر اپنے اپنے وقت پر عمل ہوگا اتھربن
بید کی جوتھی قسم پر محمد صلے اللہ علیہ وسلم عمل کرینگے سو اتھربن بید کی باتین قرآن کے موافق ہین اس
بید کا ذکر آگے آویگا اگر اللہ چاہے گا اب ہندؤنکو چاہیئے کہ اپنی نجات کی جلد فکر کرین اور اگر شیطان
جو حضرت آدمؑ کی اولاد کا دشمن ہے اور اسکی فوج لشکر کے لوگ جو جگہہ جگہہ آدمیون کے دلون مین فساد
کی باتین ڈالنے کو موجود ہین وہ اگر ہندؤن کے دلومین یہ خیال ڈالین کہ مولانا عبدالرحمن چشتی نے
یہ سب باتین اپنے جی سے جوڑ کر لکھدی ہین تو اس شبہ کا دفع کرنا بہت آسان ہے کتابون کو تلاش کرو
پنڈتون سے پوچھو ابھی اللہ چاہے تو سارا حال کھلجائیگا اور اگر پنڈت لوگ ان کتابونکو چھپاوین تو انکو
ایمان کا چور سمجھو اور اگر شیطان دلمین یہ خیال ڈالے کہ اپنی برادری سے ڈرو انکی خلاف کروگے تو عزت
جائیگی برادری سے باہر ہوجاؤگے اس خیال کا یہ جواب دیوین کہ دنیا چند روز ہے مرنیکے بعد جب ہمارا اللہ
ہمکو دوزخ مین جلاویگا برادری والے کچھہ بچا نہین سکین گے وہ تو خود ہمارے ساتھہ پڑے جلتے ہون گے
ایسونکا ڈر ماننا اور اپنے اصل مالک سے نہ ڈرنا بڑی بیوقوفی ہے اگر شیطان یہ خیال ڈالے کہ اپنے باپ
دادا کی راہ مت چھوڑو اپنے باپ دادا کی بات کی جہان تک ہوسکے پچ کئے جاؤ تو شیطان کو صاف
جواب یون دیوین کہ تو ہمارا اپنا دشمن ہے باپ دادا اگر جاہل تھے یہہ کتابین انہون نے نہین دیکھی تہین یا
جان بوجھکر انہون نے حق بات کو چھپایا تھا اور جان بوجھکر دوزخکو قبول کیا تھا تو ان بے نصیبون
کے ساتھہ ہمکو آگ مین جلنا منظور نہین یا اللہ تو ہی ایمان دینے والا ہے اگر تو ایمان دے تو کوئی روکنے
والا نہین یا اللہ اپنے بندون کو ایمان دے آمین مہادیو نے یہ بہی بتلا دیا کہ جسطرح ہمارے یہان سالکہ
یعنی برس لکہے جاتے ہین کہ اس معاملے کو اتنے برس گذرے اس باعث سے ہر کاغذ اور کتاب کا حال معلوم
ہوجاتا ہے کہ اسکو لکہے ہوئے کتنے برس گذرے اسیطرح کلجگ کے آخر تک کتابون مین تہامت سکہن
یعنی برس لکہے جاوینگے سوا یہی ظہور مین آیا جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابون کے وقت سے آجتک
جو کاغذ لکہا جاتا ہے اسمین لکہدیتے ہین کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ سے مدینہ کیطرف
ہجرت کی تہی اسوقت سے آج تلک اتنے برس گذرے جیسے مولانا عبدالرحمن چشتی نے اس کتاب
مین لکہا ہے کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے آجتک ایکہزار اکتالیس برس گذرے

اس لکھنے سے ہمکو معلوم ہو گیا کہ اس کتاب کو لکھے ہوئے دو سو انچاس برس ہوئے کیونکہ اب ہمارے پیغمبر حضرت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت سے بارہ سو نوے برس گزرے ہین مولانا عبدالرحمن چشتی گیارہوین صدی مین تھے
اب تیرہوین صدی کی اخیر ہوتی ہے مہادیو فرماتے ہین اے پاربتی مہامت کی بی بی سے جو بیٹا پیدا ہوگا اوس
بڑے قادر کے حکم سے وہ گندھرب یعنی فرشتہ جسکا نام وکدود ہے اُنکی جانون کو نکالکر آسمان پر لیجائیگا
جم کا یعنی روح کی نکالنے والی فرشتے کا ہاتھ اُن لڑکونکی جان پاک پر نہین پہنچیگا بعد اسکے وہ قادر جسکی طرح
کا کوئی نہین وہ مہامت کو ایک بیٹی دیگا جو ہزار بیٹیون سے بہتر ہوگی اور وہ بہت خوبصورت اور بیمثال
ہوگی اور اللہ کی بندگی مین نہایت درست ہوگی کبھی اُسکی زبان سے جھوٹ نہ نکلیگا اور سب چھوٹے
بڑے گناہ سے وہ محفوظ ہوگی او ماں باپ کے وسیلہ سے اللہ کی نزدیکی ہو جائیگی وہ بڑا قادر مہامت کی
اُس بیٹی کو دو بیٹے نیکبخت عنایت فرمادیگا دونو حسن اور جمال والے اور دونو اللہ کے پیارے ہونگے
اور بہت زور والے اور اللہ کے پہچاننے والے اور ہمت والے اور شجاعت یعنی بہادری والے اور سب
نیک کامون مین بیمثال ہونگے اور وہ قادر کہ اُسکی طرح کا کوئی نہین ہے وہ اُنکے بعد اور کوئی شخص
اُسطرحکا کھلے اور چھپے کمالون والا پیدا نہین کریگا اور وہی مہامت کی بیٹی اُنکے جانشین ہونگی
اور اُن سے بہت اولاد ہوگی اور دن بدن اپنی سچی دلیلون سے لوگونکو مہامت کے دین مین لاوینگی
اور مہامت کے دین کو روشن کرینگی اور مہامت اپنی ساری قوم سے بلکہ اپنی بیٹی سے بھی اُنکو زیادہ
چاہینگی اور یہہ دونو بیٹے مہامت کے دین مین کامل ہونگے اور کوئی کام اپنے جی کے خوشی کے
واسطے نکرینگے اور سب قول اور فعل اُس بڑے قادر کی مرضی کے موافق ہونگے اور ہمیشہ اللہ
کے کام کیواسطے تلاش کرینگے اے پاربتی مہامت کے مرنیکے بعد چند سال گزرینگے کہ مہامت کے
اُن دو نواسونکو بعضے شریر لوگ ناحق ظلم کرکے دنیا کی خاطر سے اُنکو مار ڈالینگے اور ساری
زمین اُنکے مار ڈالنے سے بے سر ہو جاویگی اور اُن کے مار ڈالنے والے ملچھ ہونگے یعنی بے دین
ہو جاوینگے دین اور دنیا سے مردود ہو جاوینگے اور اُنکی دل مین مہامت کی محبت نہ رہیگی اور
عاقبت مین کسی طرح خلاصی نرک سے یعنی دوزخ سے نہین پاوینگے ظاہر مین مہامت کے دین
مین رہینگے اور کہلاوینگے اور آہستہ آہستہ اور لوگ بھی اُنکی ہمراہی قبول کرینگے اور مہامت
اور مہامت کے فرزندون کے چال چلن کی برخلاف بہت سے کام ضد سے اختیار کرینگے
کچھ تھوڑے سے آدمی مہامت کے فرزندونکی راہ پر رہینگے اکثر خلقتون کے لوگ اُنہین قتل کرنے
والے لوگون کے موافق بہت کام کرینگے اور ظاہر مین مہامت کے دوستدار کہلادینگے اور

کل جگ کے زمانہ کے اخیر مین وہ ظاہرداری کے لوگ بہت ہونگے اور سارے جہان مین فساد برپا کرینگے اے پارتی وہ بڑا قادر ایک کامل مرد کو محامت کے دین کی مدد کیواسطے بھیجیگا وہ ساری زمین کو اپنی حکومت کے نیچے لاکر اکثر ظاہرداری والونکو قتل کر ڈالیگا بعد اسکے وہ لوگ پشیمان ہوکر سیدھی راہ پر آوینگے اور جو چال و چلن محامت کا اور محامت کے فرزندونکا تھا اُسکا نئے سر سے رواج ہوگا پورب سے پچھم تک کوئی بندہ محامت کے فرزندون کے برخلاف راہ نہین چلیگا ہرچند اُسوقت مین وہ مرد کامل تلاش کریگا کسی جگہہ پر بندہ یا ظاہرداری والا شخص نظر نہ آویگا ساری خلقت محامت کے دین مین آویگی اور کل جگ کے زمانہ کے اخیر مین اُنکے دین کا پورا رواج ہوگا اور وہ شریعت جسکا اُس قادر بیمثال نے اتھربن بید مین یعنی چوتھی کتاب مین حکم کیا ہے محامت کے تابعدار لوگ اُسپر عمل کرینگے اور محامت کا دین کمال کو پہنچیگا **فائدہ** جیسا مہادیو نے خبر دی ویسا ہی ظہور مین آیا جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بی بی حضرت خدیجہ سے کئی صاحبزادے پیدا ہوئے چھوٹے سے انتقال کر گئے مہادیو کے خبر دینے سے معلوم ہوا کہ اُنکی نسل پاک کے نکالنے کیلئے اللہ تعالی نے جناب ملک الموت علیہ السلام کے سوا کسی اور فرشتے کو بھیجا تھا پھر اللہ تعالی نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک بیٹی عنایت کی جسکا نام فاطمہؑ ہے جنکی حق مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مریم کے سوا جنت کی جتنی عورتین ہین فاطمہ اُن سب کی سردار ہین اُنکی تعریفین بہت حدیثون مین آپنے فرمائی ہین جناب فاطمہؑ کا نکاح اللہ کے حکم سے حضرت علیؑ کے ساتھہ ہوا جو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابوطالب کے بیٹے تھے حضرت فاطمہؑ اور حضرت علیؑ کو اللہ نے دو صاحبزادے عنایت فرمائے امام حسنؑ اور امام حسینؑ ان دونون کے حق مین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے اور بھی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن دونونکی بڑی بڑی تعریفین فرمائی ہین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ اور حضرت علی اور امام حسن اور امام حسین سے نہایت محبت رکھتے تھے جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے دنیا سے اُٹھا لیا امام حسن کو اونکی بی بی نابکار نے زہر دیکر شہید کیا امام حسین کو یزید پلید بادشاہ ظالم نے فوجین بھیجکر کربلا کے میدان مین شہید کیا اُن شہید کرنیوالونکو مہادیو صاحب نے ملیچھ کہا ہے اب ہندو لوگ ضد کے مارے مسلمانونکو ملیچھ کہتے ہین یزید والون کے بعد پھر بہت لوگ اسطرح کے ہوئے جو دنیا کی طمع سے اور ظالم حاکمونکی خاطر سے ایمان کھوتے ہین جیسا مہادیو نے خبر دی ہے اب اخیر زمانہ ہے تیرھوین صدی اخیر ہے اب اسطرح کے لوگ بہت ہین ظاہر کے مسلمان دل کے بے ایمان اب اللہ تعالی تھوڑی مدت

کے بعد جناب امام مہدی علیہ السلام کو محمدی دین کی مدد کیلئے بھیجیگا حضرت امام مہدی سید ہونگے جناب
فاطمہ کی اولاد مین پیدا ہونگے مکہ اور مدینہ سے انکا ظہور ہوگا اللہ تعالی آپ کو سب مسلمانونکا بادشاہ
کریگا آپ نصاریٰ پر جہاد کرین گے بڑی بڑی لڑائیان ہونگی آخر نصاریٰ شکست کھا دین گے
یکایک پورب کے ملک مین دجال نکلیگا دجال ایک کافر آدمی ہوگا فوجین دیوون اور شیطانونکی
اوسکے ساتھہ ہون گے بیوقوفون سے کہیگا کہ مین اللہ ہون تمہارے لئے کھانا پینا لایا ہون گنوار سے کہیگا
کہ مین تیرے مان باپ کو جلائے دیتا ہون دو شیطان اُس گنوار کے مان باپ کی صورت بنکر اُسکے
سامنے آوینگے اور کہینگے بیٹا یہ تیرا خدا ہے اسی طرح کے شیطانی کرشمے دکھا کر بہت لوگون کو گمراہ کریگا
مکہ اور مدینہ کے سوا سب شہر و زمین پھریگا شام کے ملک مین پہنچیگا حضرت عیسیٰ پیغمبر جنکو اللہ نے
زندہ آسمان پر اُٹھا لیا ہے اُنکو اللہ آسمان سے بھیجیگا حضرت عیسیٰ اُتر کر دجال کو قتل کرین گے ہم
محمدی لوگ حضرت عیسیٰ کے ساتھہ ہوکر یہودی مردودون کو قتل کرینگے پھر حضرت امام مہدی
علیہ السلام دنیا سے اُٹھہ جاوینگے حضرت عیسیٰ چالیس برس دنیا مین بادشاہت کرینگے محمدی شریعت
کو سارے جہان مین پھیلاوینگے کوئی کافر دنیا مین باقی نہین رہیگا سب محمدی ہو جاوین گے سبون کے
دل صاف ہو جاوین گے کینہ اور بیر دلون سے بالکل نکلجاویگا اس مقام مین مہا دیو نے مرد کامل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فرمایا ہے کیونکہ آگے فرماتے ہین کہ جب وہ مرد کامل چھپ جاویگا تو دنیا
مین فساد پھیلیگا اور حضرت امام مہدی علیہ السلام کے اُٹھہ جانیکے بعد حضرت عیسیٰ موجود ہونگے
فساد ہرگز نہین پھیلیگا بلکہ حضرت عیسیٰ فساد اور کفر اور شرک کو مٹا کر محمدی دین سارے جہان
مین پھیلاوین گے **مہا دیو** فرماتے ہین کہ جو شریعت اللہ تعالی نے اتھربن بید مین فرمائی ہے
محمدی لوگ اُسپر عمل کرین گے مطلب یہ ہے کہ اتھربن بید مین پہلے سے اللہ نے بتا رکھا ہے کہ محمدی
شریعت اسطرح کی ہوگی اسمین یہ یہ حکم ہونگے اُس وعدہ کے موافق قرآن اور حدیث مین وہ حکم
بھیجے ہین بعینہ قرآن اور حدیث پر محمدی لوگ اُس زمانہ مین عمل کرین گے اتھربن بید کا حال
آگے آویگا اگر اللہ چاہیگا **مہا دیو** فرماتے ہین اے پاربتی جس چیز نے کمال پکڑا اُسکو
زوال نزدیک ہی ہے بعد اُسکے وہ مرد کامل پردہ مین ہو جائیگا اور جہان کا رنگ بدل جائیگا
ہر جگہ فساد اور خلل ہوگا کوئی شخص اپنی مان اور بیٹے کو نہین پہچانیگا آدمی جانورونکی طرح
مان اور بیٹے سے صحبت کرین گے اور کوئی کسیکو نہین پہچانیگا تمیز درمیان سے اُٹھہ جاوے گا
اور جانورون کیطرح اوقات بسر کرینگے اُسوقت زمین فریاد کریگی کہ یا اللہ ان آدمیون کے

گناہون کی کثرت سے ہلاک ہوتی ہون مجکو نجات دے ای پارتی اُسوقت وہ بڑا قادر زمین کی دُعا قبول
کریگا اور مقام سنبھل جنوب برہمن مین قہاری کی صفت کے ساتھ کلنکی شکل ظاہر کریگا اُسوقت آسمان اور
زمین ہلنے لگین گے اور زور کی ہوائین چلنے لگین گی اور زمین کی خلقتون پر قیامت قائم ہوجاوے گی
اور جتنی چیزین زمین کے اوپر موجود ہین سب فنا ہوجاوینگی اور جہان اندہیر ہوجائیگا اور چند مدت
ویران اور خراب رہیگا اُسوقت وہ قادر دانا آدم کو اونکی تمام اولاد سمیت زندہ کریگا جب سب زندہ
ہوجاوینگے اُسوقت وہ بڑا قادر جہامت کی بیٹی سے فرمائیگا کہ تو اپنے بیٹون کے واسطے نالش کرتی
تہی اب تیرے دو تو بیٹے موجود ہین انگولی اور سرگ مین یعنی بہشت مین جا وہ اپنے دونو بیٹون سے
ملاقات کرکے کہڑی رہیگی پہر اللہ کا حکم ہوگا کہ مانگ کیا مانگتی ہے تب جہامت کی بیٹی اپنے بیٹون کے
ساتھہ دُعا کے واسطے ہاتھہ اُٹھائے گی کہ یا اللہ جس کسی نے جہامت کا کلمہ پڑہا ہے اُن لوگونکو نجات دے
وہ قادر کریم بیشمار مہربان ہوکر فرماویگا کہ قوم جون کو یعنی سب مسلمانون کو مینے بخشا جہامت کی بیٹی
اپنے بیٹون سمیت سجدہ کرکے سب مسلمانون کو اپنے ساتھہ لیکر سرگ مین یعنی بہشت مین جاویگی
اُنکا دورہ اخیر ہوگا اور زمانہ کل جگ کا تمام ہوگا یہ تہین باتین مہادیوجی کی جو اُنہون نے پاربتی سے
فرمائی تہین **فائدہ** جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خبرین دی ہین اُنکا خلاصہ یہی ہی ہے
کہ حضرت عیسیٰ انتقال فرماوینگے محمدی لوگ آپکے جنازہ پر نماز پڑھکر جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کے مزار پاک کے پاس دفن کردینگے پھر ایک وقت ایسا آویگا کہ قرآن دنیا سے اُٹھ جائیگا آخر کو
کوئی شخص ساری زمین مین ایسا نہ رہیگا جو اللہ اللہ کہے آدمی گدھون کیطرح جماع کرینگے
یعنی کچھہ تمیز نہ رہیگی یکایک اللہ تعالی صُور کے فرشتے کو حکم کریگا وہ صور پھونکیگا اُسکی آواز سے
قرآن مجید مین اللہ خبر دیتا ہے کہ زمین ہلائی جائیگی قیامت کا زلزلہ بڑی چیز ہے سورہ طور مین
فرماتا ہی کہ آسمان ہلنے لگیگا جا بجا فرماتا ہے کہ پہاڑ ریت کی طرح ہوجاوینگے اور اڑجاینگے
زمین کا ایک صاف میدان ہوجائیگا پہر دوسری بار جب صور پھونکا جاویگا اگلے پچھلے آدمی
اور جن اور جانور سب کو اللہ زندہ کردیگا سب سے حساب لیگا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ کے حکم سے بار بار گنہگار مسلمانون کی سفارش کرینگے جن لوگون نے بڑے بڑے گناہ
کئے ہین مگر اللہ کو اکیلا جانتے رہے اور اُسکے سب فرشتون اور سب پیغمبرون اور سب کتابونکو
مانتے رہے اُنکو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کے حکم سے دوزخ سے نکالینگے اور بہشت مین
داخل کرینگے سفارش کا حکم سب سے پہلے آپ کو ہوگا پہر اور پیغمبرون کو اور فرشتون کو

اور اچھے بندونکو اللہ تعالیٰ شفاعت کا اذن دیگا گنہگارون کی سب شفاعت کرینگے اس جگہہ پر مہادیونے فقط جناب فاطمہ کی سفارش کا ذکر کیا کیونکہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا مرتبہ تو ظاہر ہے کہ آپ سبکے سردار ہین جسکو مرتبہ ملا آپ ہی کے طفیل مین ملا یہ فقط جو لکھا ہے کہ مقام سنبہل برہمن مین اسکا مطلب اچھی طرح نہین کہلتا مگر دوسرے رسالہ مین ثابت کیا ہے کہ شنبہل نگری عرب کے ملک کو کہتے تھے اور برہمن اچھے درویشونکو کہتے تھے تو کیا عجب ہے کہ یہ مطلب ہو کہ عرب کے ملک مین برہمن یعنی اچھے اللہ والون کے مقام مین اللہ تعالیٰ قہر کے صفت کو ظاہر کریگا کلنگی شکل کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کلکی اوتار انکی کتابونمین جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا خطاب ہی یعنے کلنک کے دور کرنیوالے سو مطلب یہ ہی کہ محمد ہی شکل کے مشابہ اللہ تعالیٰ ایک شکل ملک عرب مین ظاہر کریگا کیا عجب ہی کہ یہ مطلب ہو کہ صور کے پھونکنے والے فرشتے کو اللہ تعالیٰ بیت المقدس مین ظاہر کریگا بیت المقدس مسجد ملک شام میں ہے جو عرب کی طرف ہے اب یہ باقی رہی یہ بات کہ کل جگ کا زمانہ جو چار لاکھ برس کا لکھا ہی اسکا کیا مطلب ہے ایک مطلب تو یہہ ہے کہ مہادیو نے فرمایا کہ وہ زمانہ اُسوقت تمام ہوگا جب گنہگار مسلمان دوزخ سے نکالے جاوینگے اور بہشت مین داخل ہونگے شاید اُسوقت تک اتنا زمانہ گذر جاوے اور دوسرا مطلب یہ ہے کہ شاید جنون کا زمانہ بہت گذر جاتا ہوا اور ہمارا زمانہ اُتنی مدت مین تھوڑا گذرتا ہو جیسا کہ حضرت خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ فصل الخطاب مین لکھتے ہین کہ جنون کا زمانہ لطیف ہے ہم آدمیون کے زمانہ مین جو لنبا ہے وہ اُس زمانہ مین چھوٹا ہے جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرتا ہے ایک دن مین اتنا کام کرتا ہے جتنا ہمارے زمانہ کے مہینے مین یا برس مین نکر سکے جیسا کہ تو نے سُنا ہی کہ جن بہت جلد کام کرتے ہین اور جنون کے لڑکے ایکدن مین اتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیون کے لڑکے دس برس مین اتنا نہین بڑھتے اسکا باعث یہی ہے کہ اُنکا بڑھنا اُس زمانہ مین ہے کہ جو اُسکا تھوڑا ہے وہ بہت ہے اور جو اُسکا چھوٹا ہے وہ لنبا ہے اور اُس زمانہ مین بھی گذرا ہوا زمانہ اور بالفعل کا موجود زمانہ اور آنے والا زمانہ ہوتا ہے اور اُنکے کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیون کا اگلا برس اور آئندہ کا برس ہے اور یہ بات انگل کے طور پر ہے نہ حد باندھنے کی راہ سے اور اسپر کوئی دلیل ہم نہین لاسکتے مگر جن لوگون کے دل کی آنکھین کھلی ہین انکو اسمین کچھہ شک نہین ہے تمام ہوا کلام فصل الخطاب کا یہ جو فرمایا کہ ہمارے زمانہ مین جو لنبا ہی وہ اُس زمانہ مین چھوٹا ہے یعنی ہم اُسکو لنبا سمجھین اس راہ سے کہ اُس مین بڑے بڑے کام ہوئے اگرچہ وہ زمانہ ظاہر مین چھوٹا ہے مگر کام کی راہ سے بڑا ہے اسی راہ سے فرمایا کہ

جو کام وہ لوگ تھوڑی دیر مین کرتے ہین ہم بہت مدت مین نہین کر سکتے تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے کہ جو ہمارے زمانہ مین تھوڑا سا زمانہ ہے وہ جنون کے ہان بہت بڑا زمانہ ہے جب اُنکے لڑکے ایکدن مین اُتنا بڑہ جاتے ہین کہ آدمیون کے لڑکے دس برس مین اُتنا نہ بڑہین تو ایک راہ سے یون کہنا چاہیے کہ ہمارے ہان ایکدن گذرتا ہے جنون کے ہان دس برس گذر جاتے ہین اُنکا بڑھنا اُس زمانہ مین ہے کہ جو اُسکا تھوڑا ہے وہ بہت ہی ابڑا ہے یون فرمایا کہ اُس زمانہ کا جو چھوٹا ہے وہ لنبا ہے یہ جو پہلے لکھا ہی کہ جو ہمارے یہان لنبا ہی وہ وہان چھوٹا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس بات کا یہ مطلب ہی کہ جو کام ہمارے یہان بہت لنبا ہی یعنے بڑے دیر مین ہوتا ہی وہ کام جنون کے زمانہ مین بہت چھوٹا ہے یعنے بہت آسان کام ہے اور یہ جو لکھا ہی کہ اُنکے کل کا دن جو گذرا اور جو کل کا دن آویگا وہ آدمیون کا اگلا برس اور آج کا برس ہے اسکا بہی یہی مطلب ہی کہ جو کام وہ دو دن مین کرتے ہین وہ کام آدمیون سے دو برس مین نہو سکے تو اُنکے دو دن اس راہ سے دو برس مین واللہ اعلم پہر لکھا ہی کہ فرشتون کا زمانہ جنون کے زمانہ سے زیادہ لطیف ہی وہان ہزار سال ایکدم ہے جو کوئی اُس زمانہ مین کام کرے ہزار سال کا کام ایکدن مین کرتا ہے پھر لکھا ہے کہ انسان کی رُوح جب قوی ہوتی ہے اور شریعت کی خوب طرح تابع ہوتی ہے اپنے تئین لطیف زمانہ مین لیجاتی ہی اور ایکدن مین اتنا کام کرتی ہی کہ دوسرا سال بھر مین نکر سکے اور قصہ خضر علیہ السلام کا نوادر الاصول مین موجود ہے اور اگر روح کی قوت کامل ہو جاتی ہے روحانیون کے زمانہ مین چلی جاتی ہے اور ایک ساعت مین لاکھ برس کا کام کرتی ہے جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا معراج اسی مقام مین تھا پھر لکھا ہے کہ روایت آئی ہے کہ حضرت جُنید کے ایک مرید دریاے دجلہ کے کنارہ پر گئے کہ غسل کرین کپڑے اُتارے اور غوطہ لگایا دم بھر مین ہندوستان مین پہنچے وہان نکاح کیا لڑکے پیدا ہوئے برسون وہان رہے پھر دوبارہ اپنی تئین پانی مین دریاے دجلہ مین دیکھا اور کپڑے جس جگہہ رکھے تھے وہین رکھے ہوئے پائے اور پہنے اور خانقاہ مین آئے اور لوگونکو دیکھا کہ اُسی نماز کا وضو کر رہے تھے اسی طرح کی ایک بات وہ ہی جو مولانا عبد الرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ نے نفحات الانس مین لکھی ہے کہ حضرت شیخ بہاء الدین عمر ورضہ کے سامنے سورج نکلتے وقت ایک درویش آئے آپ اللہ کی یاد مین سر جھکاے ہوئے بیٹھے تھے آپ نے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ بھلا ہو سکتا ہی کہ صبح کی نماز کے وقت سے اسوقت تک کسینے پچاس ہزار برس اللہ تعالیٰ کی بندگی کی ہو اس بات سے معلوم ہوتا ہی کہ اُسوقت اللہ تعالیٰ نے اُنکے واسطے اُس زمانہ کو پھیلا کر پچاس ہزار برس کر دیا تھا اُنہون نے اُسمین اللہ کی بندگی کی مولانا عبد الرحمن جامی

مرأة الاسرار مین لکہتے ہین کہ حضرت شیخ علاؤ الدولہ سمنانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ ہمنے غیب کے عالم مین
دیکہا ہی کہ کبہی ایسا ہوا ہے کہ ہزار برس ہمنے دریا مین سیر کی ہے اور ہم رات اور دن کو گنتے تہے یہانتک
کہ ہزار سال تمام ہوئے جب ہم غیب سے پہر آئے تو اُتنا ہی زمانہ گزرا تہا جو صبح کی نماز کے بعد سورج
نکلنے سے پہلے تک ہوتا ہی غیب کے عالم مین ایسی باتین بہت ہوتی ہین یہی سبب ہی کہ بعضے لوگ
جنکو تحقیق کی آنکہہ نہ تہی وہ یون سمجہے کہ ہماری روح اس سے پہلی دوسرے بدن مین تہی اور ہزار برس
کی عمر ہوئی تہی جو کچہہ اُسنے دیکہا تہا اُسنے جانا کہ دوسرے بدن مین تہا **مولانا عبد الرحمن**
چشتی لکہتے ہین کہ سوت اور سونگ نے لشست سی پوچہا کہ جو کچہہ مہادیو نے آدم علیہ السلام کے
پیدائش کے بیان مین فرمایا تہا اور تمکو معلوم تہا پہر آدم علیہ السلام کے اور اُنکے فرزندونکی پیدائش
بہی تمہارے سامنے ہوئی جسطرح مہادیو نے فرما دیا تہا اوسی طرح پیدا ہوئی یا فرق ہوا لشست نے
جوابدیا کہ ابتک تمکو پوری پہچان نہین ہوئی کیونکہ تم ہی لوگ یعنی اسی عالم مین تہے اور مین بہی تہا
اور وہ لوگ ہمارے اور تمہارے سامنے پیدا ہوئے تمنے کون فرق دیکہا جو دوبارہ پوچہتے ہو اور
مہادیو کی بات مین شک لاتے ہو اے عزیزو مہادیو نے اپنی طرف سے نہین کہا تہا جو کچہہ سرگ پر
یعنی آسمان پر لکہا ہوا دیکہا تہا وہ نقل کیا تہا فرق کسطرح ہوتا لیکن جب تمکو اور طرح کی باتین
سننے کا شوق ہے تو مین اور بہی کئی باتین کہتا ہون ہوشیاری سے میری طرف کان رکہو جب آدم
کو اُس بڑے قادر نے پیدا کیا اور کپڑے بہشت کے اُنکو پہنائے تمام خلقت نے جنون کو اور
فرشتون نے اُنکو اللہ کے حکم سے سجدہ کیا جیسا مہادیو نے فرمایا تہا اور تمام خلقت آس پاس
آدم کے کہڑے تہی کہ غیب کے عالم سے آواز پہنچی کہ مینے ساری زمین آدم کو دی تمکو زمین پر
کچہہ دخل نہین رہا تم پہاڑونمین اور جنگلون مین اور میدانونمین اور دریاؤن اور ٹاپوؤن کے بیچ مین
جاکر جگہہ پکڑو اور تمہاری جگہہ اوسی جگہہ ہے یہ سُنکر بعضے دیوتہ آسمان پر چلے گئی اور مہادیو پاربتی
کو ساتہہ لیکر کیلاس پہاڑ کیطرف چلی گئی چنانچہ اب تک کیلاس پہاڑ پر مشغول ہین پاربتی کے ساتہہ
عیش کر رہے ہین اور اکثر رکہیسر اور سمجہدار لوگ زمین کو چہوڑ کر پہاڑونمین چلے گئی جسقدر اولاد
آدم علیہ السلام کی زیادہ ہوئی قوم جنات کو برطرف کرکے خود آباد ہو لئے جب آدم علیہ السلام
کے فرزندون نے بہت بیجا کی شروع کی جنون کے بادشاہون نے اپنی قوم سے کہا کہ اُنکو
اپنے ملک مین دخل ندین جنجنکی قوم نے غلبہ کرکے اُنکو عاجز کرلیا اُسوقت بعضے فرزند آدم
علیہ السلام کی جنکو اللہ تعالی کی ذات پاک سے بہت نزدیکی حاصل تہی اُنہون نے جنون کے ظلم سے

نالش مین زبان کھولی اور اُس قادر ہمتیال نے اُنکی دُعا قبول کرکے نارد کو حکم کیا کہ زمین کے اوپر جا اور
جنون وغیرہ سے کہدے کہ ہمنے زمین آدم کے بیٹونکو دی اور وہ شریعت جو کہ مینون بید و نمین ہمنے تمکو
بتلائی تھی اُسکو موقوف کیا اب وہ عبادت اور وہ اللہ کی راہ پر چلنا تمہارا زمین کے اوپر کچھ فائدہ
نہ دیگا کسلئے اپنی اوقات ضائع کرتے ہو زمین اور بڑے بڑے پہاڑ اور دریا ہمنے اُنکو دیئے اور
اُنکے واسطے ہمنے دوسری شریعت بھیجی تمہاری شریعت مین گائے کی پوجا کرنا یعنی تعظیم کرنا اللہ
کی تابعداری تھی ہمنے اُنکو حکم کیا کہ گائے کو ماریں اور کھاوین گائے کا مارنا دیکھنے سے تمہارے بدن پر
لرزہ پڑے گا تمہارے خود تو جہان کی بہتری اسی مین ہی کہ اگر اپنی زندگی چاہتے ہو پہاڑونمین جاؤ
یا اس بدنکو چھوڑ دو اور آسمان پر آکر ارواحون کے عالم مین رہو اب تم زمین کی طمع اپنے دل سے باہر
کرو ست جگ اور ترتیا اور دواپر تین زمانون تک تمہارا عمل تھا اب زمانہ کل جگ کا آیا ہے تمہارا
رہنا زمین کے اوپر باعث خرابی اور ہلاکی کا ہی نارد نے عرض کیا کہ حکم کے موافق مین زمین کے اوپر جاتا ہون اور
اُس قوم کو پیغام پہنچاتا ہون لیکن وہ ملک گناہ کی جگہ ہے مین گناہ مین گرفتار نہو جاؤن اُسوقت
اُس بڑے قادر برحق نے حکم کیا کہ تو خاطر جمع رکھہ جسطرح نیلوفر کا پھول پانی کے بیچ مین رہتا
ہے اور پانی اُسکا کچھ نقصان نہین کرتا ہی اور اُسمین اثر نہین کرسکتا ہے اُسیطرح مین تجکو اُس
ملک مین بچائے رکھونگا کچھہ اثر اُس عالم کا تجکو نہین ہوویگا تب نارد نی زمین پر اُتر کر دیوتہ
اور جن وغیرہ کو جو کامل اُس قوم کے تھے اللہ کا پیغام پہنچایا اور فرمایا کہ اگر خودی اور غرور سے
سارے جہان کے مالک کا حکم نمانو گے تمہاری ہلاکی کا باعث ہوگا تمہارے بہتری اسی مین ہے کہ
اس ملک سے باہر جاؤ نہین تو ایک شخص جسکا نام کشن ہے اُسکو پروردگار اپنے خاص صنعتون
سے آراستہ کرکر زمین کے اوپر تمہاری قوم مین پیدا کریگا تا کہ تمکو ہلاک کرے اور تمہارا نام زمین پر
سے مٹا دے پھر بیس برس کی مدت تک نارد ہر ملک مین یہ نصیحت پکارتا رہا اس کلام کے سُننے سے
سب دیوتہ جو باقی رہے تھے زمین کو چھوڑ کر یہان آئے کہ آپ جس جگہہ فرمائیے ہم وہان ٹھیرین
اور اللہ کی بندگی مین مشغول ہون اُسوقت مہادیو نے فرمایا کہ کیلاس پہاڑ کی ایک شاخ پر
مین رہونگا اور دو شاخین خالی مین وہان تم جاکر عبادت کرو پھر سب دیوتون نے اُس
پہاڑ کی دو شاخون پر جگہہ پکڑی اللہ کی قدرت سے وہی جگہہ اُنکو آب حیات کے برابر ہوگئی
یہانتک کلام بشست کا تہا فائدہ اس بیان سے اُس بات کا مطلب خوب کھل گیا جو اوپر ہو چکی
کہ حضرت آدم علیہ السلام کے تیسرے صاحبزادے نے ہندؤونکی شریعت کو منسوخ کردیا اور جو جو

فعل اُس شریعت مین دیوونکی حق مین بُری تھے کیونکہ اللہ نے اُن فعلونکو منع کیا تھا جیسے گائی کا ذبح کرنا
وہی فعل اللہ نے حضرت آدم کی اولاد کو بتلائے اور فعل آدمیون کے حق مین اچھے ہوگئے لیکن معلوم
ہوتا ہی کہ وہ شریعت جنونکے حق مین اسوقت تک منسوخ نہین ہوئی تھی کیونکہ یہ حکم نہین ہوا کہ تم بھی گائی
ذبح کرو اور کھاؤ بلکہ یہ حکم ہوا کہ ان لوگونکو ہمنے گائے کی ذبح کرنے اور کھانیکا حکم کیا ہی تمسے یہہ دیکھا نجائیگا
تم پہاڑونمین جاؤ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جنونکو اسوقت تک یہی حکم رہا کہ تم اپنی شریعت کیموافق اللہ
کی عبادت کرو مگر پہاڑونمین اور جنگلونمین جاکر بیٹھہ رہو اسی باعث سے حضرت آدم علیہ السلام کے
تیسرے صاحبزادے نے دیوتون کی عبادت خانے توڑ ڈالے کیونکہ دیوتے جن وہان سے نکالدیئے گئے
اور آدمیونکو وہان رہنے کا حکم ہوا اور وہ عبادتخانے آدمیون کے شریعت کے موافق نتھے اسلیئے توڑے
گئے یہان سے وہ بات پکی ہوتی ہی کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے جتنے پیغمبر تھے انمین کوئی جنون
کیطرف نہین بھیجا گیا جن اپنی شریعت پر رہے آدمی اپنی شریعت پر رہے جب اللہ نے جناب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تب سارے جہان کے جنون اور انسانونکو محمدی شریعت پر چلنے کا حکم کیا اب
جو کوئی جن یا آدمی اس پچھلے حکم کو چھوڑکر پہلے حکم پر چلیگا اُسنے اللہ سے ضد باندھی وہ دوزخمین
ہمیشہ پڑا رہیگا **مولانا** عبدالرحمن چشتی لکھتے ہین کہ بھر بیاس فرماتے ہین کہ جب یہ بات کہیسرن
نے یعنی عبادت کرنیوالون نے اور قوم جن کے کاملون نے بشسٹ سے سنی کہ دیوتون نے اس
تمادرانا کے حکم سے زمین کو چھوڑا اور کیلاس پہاڑ پر چلے گئے وہ سب حیران ہوئے اور ہمارے رکھیسر جمع
ہوکر سوُت اور سونک کے پاس مقام نمکھارین آئے اور عرض کیا کہ ہماری قوم مین آپ ہی بڑے ہین
جو فرمایئے اُسپر عمل کرین سوُت اور سونک نے کہا کہ تھوڑے دن اور ٹھیرے رہو کہ دواپر کے زمانے
مین سے چند برس باقی ہین جسوقت زمانہ کل جگ کا آن پہنچیگا ہم اس بن کو چھوڑ دینگے تم بھی
چھوڑ دیجیو کیونکہ ہم اس جہان مین نہین رہ سکتے اور ظاہر ہے ملک کے چھوڑنے کے سوا کوئی علاج
نہین پھر چند مدت کے بعد وہ سب رکھیسر سوُت اور سونک کے ساتھ پردے مین ہوگئے اور بعضی
دیت یعنی جن جیسے کنس اور دنت اور بکتر اور سسپال اور جراسندہ اور کیسی اور جالنور اور بھرناڈھ
وغیرہ جو بڑے بڑے راجہ تھے انہون نے خود ہی اور جبر کے باعث سے ملک کو نچھوڑا اور دنیا
کے واسطے اللہ کا حکم نمانا اور طرح طرح کے فساد ملک مین کئے اور وہ مغرور لوگ اکثر ملک ہند مین
تھے اور آدم علیہ السلام کے فرزندون نے اَور ملکونمین دخل کرلیا تھا مگر ہند کے ملک مین ان
جنون کی زبردستی اور ظلم سے بالکل آدمیون کا دخل نتھا **فائدہ** حدیث شریف کی کتابونمین

بہت روایتون سے ثابت ہی کہ حضرت آدم علیہ السلام ہند کے ملک مین اُترے ہیں سراندیب کے ملک مین
اور وہ ملک دکہن کے ایکطرف کو ہی وہان ایک اونچی پہاڑ پر حضرت آدم کے قدم مبارک کا نشان ابھی
ہے حضرت آدم وہان رہا کرتے تھے مولانا غلام علی آزاد جو علم حدیث شریف کا بھی رکھتے تہے اُنہون نے
ہند کے حال مین ایک کتاب لکھی ہی اُس مین لکھتے ہین کہ ہند بعض وقت دلی اور سندہ اور دکن
وغیرہ سبکو کہتے ہین اور بعض وقت صرف دلی کے ملک کو کہتے ہین تمام ہوا کلام اُنکا سو یہان جو لکھا
ہے کہ آدم علیہ السلام کی اولاد جنون کے ظلم کے باعث سے ہند کے ملک مین نہین آئی تہی اسکا یہی
مطلب ہے کہ دلی کے ملک مین اور اُسکے آس پاس کے شہر و زمین نہین آئے تہے اور سراندیب کا ملک
یہان سے بہت دور ہے جہان حضرت آدم علیہ السلام رہتے تہے اور سید غلام علی صاحب نے یہہ بھی
لکہا ہی کہ روایت آئی ہے کہ اودہ کا شہر جو پورب مین ہی اُسکو حضرت شیث علیہ السلام نے بنایا ہے
جو حضرت آدم علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں اگر یہ روایت ٹہیک ہی تو پہلے پہل حضرت آدم علیہ السلام
کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین آئے پہر جنون کے ظلم سے عاجز ہو کر چلے گئے جیسا کہ اوپر ذکر ہو چکا
کہ جب آدم علیہ السلام کے فرزندون نے بیباکی اور چالاکی شروع کی جنون کے بادشاہون نے
اپنی قوم سے کہا کہ انکو اپنے ملک مین دخل ندو ایک شہر اودہ مین ایک احاطہ کے اندر ایک لنبی قبر ہے
وہان کے لوگ کہتے ہین کہ یہ قبر حضرت شیث علیہ السلام کی ہے واللہ اعلم **مولانا** عبد الرحمن چشتی
بیاس کی زبانی لکھتے ہین کہ نارد نے یہ حال دیکھکر اللہ تعالی کے حضور مین یہہ احوال عرض کیا اور
آسمان پر گئے اور بشست بھی نارد کے ساتھ آسمان پر چلے گئے اُسوقت اُس بڑے قادر برحق نے
کشن کو کنس دیت کی بہن کے پیٹ سے جنکا نام دیوکی تہا پیدا کیا اور کشن کا باپ باسدیو دیو نہ عنصر
تہا اور یہ کنس بادشاہ ظالم تہا متہرا کے مقام مین رہتا تہا اور لشکر کے زور سے اور بہادری سے ہند
کے سب راجاؤن کو اپنا تابعدار کیا تہا اور طرح طرح کے فساد اور ڈہیٹ پن کرتا تہا اُسوقت کی خلقت
کے لوگ اُسکے ظلم سے عاجز ہوئے اور اُس قوم کی عبادت کرنیوالون اور اچھے لوگون کی طرف رجوع ہوئے
اُن لوگون نے خبر دی کہ تم خاطر جمع رکہو نزدیک ہی کہ کشن دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوگا وہ کنس کو
مار ڈالیگا **فائدہ** ظفر مبین مین ہی کہ بہاگوت کے دسوین اسکند کے پہلی ادہیا مین ہے کہ
راجہ اگرسین جو بڑے گیانی تہے اُنکی بی بی پورن رکہا کے پاس ور ملک راچہس آیا اور راجہ
صاحب کی صورت بنکر زنا کیا جس سے کنس پیدا ہوا **مولانا** لکھتے ہین کہ بعض نجومیون نے
کنس کو بہی اس بات سے خبردار کر دیا جو لڑکا اُسوقت مین دیوکی کے پیٹ سے پیدا ہوتا تھا

کنس اُسکو مار ڈالتا تہا یہہ قصہ سُورج سے زیادہ مشہور ہے کشن کے مار ڈالنے کیلئے بہی کنس نے بہت ارادہ کیا
لیکن اُس بڑے قادر برحق نے اُنکو بچا رکھا چند روز کے بعد بہت سے دیت یعنی جنون کو اور ایراہت
ہاتہی کو جسمین اٹہارہ ہزار ہاتہی کا زور تہا اُسکو کنس سمیت مار ڈالا اور ہلاک کر دیا اور اُسکا ملک اپنے
قبضہ مین لے لیا ظفر مبین کے صفحہ ۲۷۹ مین ہے کہ جبتک کنس مارا نہ گیا تب تک متہرا کی رہنے والی راہ پر نہ آئے
اور اچہے لوگون نے امن نہ پایا اسی صفحہ مین لکہا ہے کہ دہرم پرب ۴۱ مہابہارت مین ہی کہ راجہ کسکی
ایک جن نے پکڑا راجہ نے سبب پوچہا اُسنے کہا اگرچہ تو اپنے ملک مین عدل کرتا ہی لیکن تیرے قریب سلطنت
دوسرے بادشاہ کی ہی اُسکے ملک مین زنا اور گناہ بہت ہوتا ہی تو اُسکو نہین روکتا اگر وہ باز نہ آوے
تو تو اُس سے لڑائی لڑ اور اُسکو قتل کر اور ملک اُس سے چہین لے تاکہ لوگون مین گمراہی نہ پہیلے مولانا
لکہتے ہین کہ بعد اسکے یہ ہوا کہ کنس دیت کی ایک بیٹی تہی اُسکو اور راجاؤن کے ساتہہ کرکے لشکر جمع
کرکے جراسندہ کشن جی سے لڑنیکو متہرا مین آیا کشن نے اُن سبکو قتل کر دیا پہر وہ لوگ کال جمن کو یعنے
جمشید کو کشن سے لڑنیکے لئی لائے کشن نے اُن لوگون سے لڑنا صلاح نہ دیکہا کشن جی تمام لوگون سمیت
متہرا کو چہوڑ کر دوارکا کیطرف چلے گئے تمام لوگون کو دوارکا مین چہوڑ کر خود اکیلے متہرا مین کال جمن
کے سامنے آئے اور اُسکو فریب دیکر ہلاک کیا اور اُسکا تمام اسباب و خزانہ اپنے قبضہ مین لائے۔
فائدہ سوط اللہ الجبار مین ہے کہ سری کشن جب کال جمن سے بہاگے اور کال جمن نے انکا
پیچہا کیا کرشن جی نے اپنی چادر ایک شخص پر ڈالدی تاکہ کال جمن سمجہے کہ وہ کرشن ہے وہ شخص
پہاڑ کی چوٹی پر سوتا تہا اور اُسنے اللہ سے دُعا کی تہی کہ جو کوئی مجکو جگا دے وہ جلجاوے کال جمن نے
اُسکو کرشن سمجہکر زور سے ہلایا اور کال جمن جل گیا سوط اللہ الجبار مین لکہا ہی کہ سسپال کرشن جی
کا پہوپہی زاد بہائی تہا بہاگوت کی دسوین اسکندہ ادہیاء ۷ مین ہے کہ اُسنے یعنی سسپال نے
کرشن جی کو بُرا بہلا کہا کرشن جی نے اُسکو قتل کیا۔ ظفر مبین مین لکہا ہی کہ ادہیا ۲ اسکند دہم بہاگوت
مین ہی کہ کرشن جی نے کہا کہ سسپال کے ڈر کے مارے ہم بہاگتے پہرتے تہے اور متہرا کو چہوڑ کر سمندر کے
کنارے آبسے ہین مولانا لکہتے ہین کہ پہر کرشن جی دوارکا مین جاکر ٹہیرے چند دنون کے بعد جراسندہ
اور بجر ناتہہ اور دیت بکبیشر اور سب بڑے بڑے راجہ جو جنون کی قوم مین تہے اُن سبکو ہلاک کیا اس
قادر دانا نے اپنی قدرت اُنمین ظاہر کی تہی کہ کوئی اُن سے جیت نہین سکتا تہا ایک بڑا راجا دو دالت
والا اور لشکر والا اور جادوگر کالنور دسکے ملک مین تہا سولہ ہزار لڑکیان مُلکون کے راجاؤن کے
ظلم سے چہین لایا تہا وہ سب اُسکے پاس جمع تہین کشن جی اللہ کے حکم سے گرد جانور پر سوار ہوکر

اُسکے سر پر جا پہنچے اور بڑی لڑائی ہوئی آخر اُسکو مار ڈالا اور وہ سولہ ہزار لڑکیاں بیشمار مال اور خزانہ
سمیت اپنے قبضہ مین لائے اور اُنکے ساتھ عیش کرتے تھے **فائدہ** بھاگوت کی دسوین اسکند - ادھیا
مین ہے کہ نارد جی نے کرشن جی کو ایک وقت مین سولہ ہزار آٹھ سو محلو مین دیکھا کہین کھڑے کہین
بیٹھے کہین نہاتے کہین تیل اوبٹن ملتے کہین پانسے کھیلتے کہین برہمنوں کے کھانیکا اہتمام کرتے
کہین عیش فرماتے کہین کھانا کھاتے جب نارد جی نے تعجب کیا تو انہون نے فرمایا کہ نارد تو اپنے دل مین
کچھ شک نکر میری مایا ات پربل ہے سب عالم مین پھیل رہی ہے یہ مجھی سے موہنی ہے دوسرے کی کیا طاقت
ہے **مولانا** لکھتے ہین کہ بعد اُسکے کنوروں اور پنڈوون کے بیچ مین مہابھارت کی لڑائی کی اور
کنوروں اور کبر کے ایکسو بھائے تھے کئی لاکھ شخص اپنے ساتھ لیکر کرشن سے لڑنیکو آئے کرشن نے اکیلے اُن
سبکو عاجز کردیا **فائدہ** ظفر مبین کے صفحہ ۷۰ مین ہے کہ مہابھارت اسمید پرب مین ہے کہ ایک دیو
کی عورت نے کہا کہ میری چھاتیاں جو چار کوس کی لنبی مین مین اُن سے ارجن کو مار ڈالونگی اس سے
یہی معلوم ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی ظفر مبین کے صفحہ ۷۵ مین لکھا ہے کہ مہابھارت کے
بن پرب مین لکھا ہے کہ ارجن نے اتنے تیر دریا مین پھینکے کہ دریا خشک ہوگیا اور دیوونکو پناہ نہ ملی اور
وہ خشکی مین آگئے یہاں سے بھی ثابت ہوا کہ یہ لڑائی دیوون سے تھی اسی صفحہ مین ہے کہ ہندوون کے
قول کیموافق اس معاملہ کو پانچہزار برس سے زیادہ نہین گزرے **مولانا** لکھتے ہین کہ پھر پنڈوون کو
نصیحت کی کہ تم جگ اسمید کرو پھر بہت سے لشکر جمع کرکے اُنکے ساتھ ساری زمین مین گردش کی سبب
بڑے بڑے راجہ گوشہ پکڑ کر رہ گئے اُنکو بھی ہلاک کرڈالا **فائدہ** ادھیا ۸۴ کاشی کھنڈ اسکند
پران مین ہے کہ اسّی لاکھ بیٹے پوتے صاحب اقبال سری کرشن جی کے اُنکی زندگی مین تھے اور بھاگوت
کی نوین اسکند مین ہے کہ راجہ سگر کے چھہ ہزار بیٹے قابل جنگ کے ایک بی بی سے اُسکی زندگی مین
موجود تھے کہ اسمید جگ کے گھوڑیکے ساتھ وہی تھے مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جگ کا گھوڑا
ایک سرزمین پر پہنچا جہاں عورتین ہی تھین اور مرد کوئی نتھا ایک ولایت ایسی تھی کہ درختون سے
جانور پیدا ہوتے تھے اور جوان ہوتے تھے اور آخر دن بوڑھے ہو کر سورج ڈوبتے وقت مرجاتے تھے
فائدہ لطائف اشرفی مین ہے کہ جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے جب دنیا کی سیر کی ہے
تو آپ بھی اس شہر مین پہنچے ہین جہاں فقط عورتین تھین وہان ایک پانی تھا کہ اُسمین نہانیسے
حمل رہتا تہا اور آپ نے وہ درخت بھی دیکھا ہی جس سے انسان پیدا ہوتے ہین ظفر مبین مین ہے کہ
مہابھارت کے اسمید پرب مین ہے کہ جب اسمید جگ کا ارادہ کیا جدہشتر نے کرشن جی سے مشورہ کیا

اُنہون نے فرمایا کہ جن لوگون مین یہ نشانیان ہون اُنکو اس مشورت مین شریک نکرو جسکی مان ناقص ہو
اور جو ہمیشہ پیٹ کے کام مین رہے اور جسکے پاس غیر جنس کی عورت ہو اور جو ہمیشہ عورتون کے عشق
مین رہے اور اُنکا تابع رہے اور جو شخص اپنے سُسر کے گہر مین رہے بھیم مین یہ سب باتین موجود ہین بھیم نے جب
یہ سب باتین سُنی کہا کہ آپ نے بہت خوب فرمایا مگر اپنی فکر کیجیے کہ کیسا پیٹ تمسے زیادہ بڑا ہے مین اور
اگر تیسے گہر مین دیوزادی ہے تو آپکے گہر مین جا موتی ریچھ کی بیٹی ہے آپ ہی انصاف کیجیے کہ دیو کی بیٹی بہتر ہے یا ریچھ کی بیٹی اور مین کسی دیو
کے گھر مین نہین رہتا ہون مگر تم دوارکا مین کہ دریا کے درمیان ہے رہتے ہو اور دریا کی بیٹی تمہاری گہر مین
ہے اور تم عورتون کے تابع ہو رکمنی نے تمپر زور کیا تمنے ایک پھول رکمنی کو دیا اُسنے تمپر زور کیا یہانتک کہ تم
اُسی پھول کے درخت کو اندر کے باغ سے لائے اور اُسکو دیا اسپر بھی میتنے تمسے صلح نکی یہ سب باتین تم مین
موجود ہین تم اورون پر کیا عیب رکہتے ہو کرشن جی نے فرمایا کہ اے بہیم تجہپر رحمت ہو تو نے اچھی باتین کہین
اور بہیم کو بغل مین لیلیا **فائدہ** اس قصہ سے بھی معلوم ہوا کہ اُس زمانہ مین دیوتونکو دیوون سے
رشتہ داری ہوتی تہی اور کرشن جی کو **مولانا** عبدالرحمن چشتی رح لکھتے ہین کہ اُنکا باپ بسدیو
دیوتا عنصری تھا اور اُنکی مان کنس دیت کی یعنی جن کی بہن تہی معلوم ہوا کہ جنون مین اور عنصری
دیوتون مین رشتہ داری ہوتی تہی اور دیوتونکی قوم اگرچہ جنون مین سے ہین مگر اُنکی قوم علیحدہ ہے
اسلئے دیوون کو غیر جنس کہا ظفر مبین مین ہے کہ بھاگوت سے ثابت ہے کہ رکمنی جی سیتاجی کی اوتار
ہین یعنی سیتاجی جو راجہ رامچندر کی بیوی تہین اُنکی روح کا ظہور رکمنی جی ہی مین ہوا تہا اس بیان سے
معلوم ہوتا ہے کہ رامچندر جی کا زمانہ پہلے تہا اور کرشن جی اُنکے بعد ہین اور صفحہ ۲۹۶ مین ہنود کے
کتابون سے نقل کیا ہے کہ جہاراجہ رامچندر جی نے دس ہزار برس سلطنت کی اس سے یہ بات پکی
ہوتی ہے کہ وہ حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے جنون کے تریتا مین تہے **مولانا** لکھتے ہین کہ جب
کوئی دیت اور مغرور باقی نہ رہا اُسوقت کشن نے چاہا کہ مین اس دنیا سے اُٹھ جاؤن اور پردے
مین ہو جاؤن اُسوقت ارجن اور اودہو اور انگد کو بلا کر نصیحت کی کہ زمانہ کلجگ کا آن پہنچا
مین چاہتا ہون کہ پردے مین ہو جاؤن اور سارے پنڈو برف پہاڑ مین جا کر اپنے بدن کو چھوڑ دیں
کیونکہ زمین کے اوپر ہماری اور تمہاری رہنے کا وقت نہین رہا اودہو سے کہا کہ بدری ناتھ گیدار پہاڑ
پر جا کر اللہ کی ذات پاک سے مشغول ہو اور انگد کو کہا یا سر کے کنارے پر جا کر اللہ کی عبادت مین
قائم ہو پہر کشن آپ پردے مین ہو گئے ایکسو پچیس ۱۲۵ برس اس دنیا مین رہے اور لڑائیون مین مشغول رہے
بعد اُسکے سب پنڈوون نے جا کر برف پہاڑ مین اپنی جان دی **فائدہ** ظفر مبین ۲۷۱ صفحہ

مین لکہا ہی کہ بہاگوت کے ١١ اسکند کے ٦ ادہیا مین لکہا ہی کہ ایکدن شیو اور برہما اور سب دیوتا عالم ہوا
سے کرشن کی زیارت کو آئے اور ہاتھہ جوڑکر خوشامد کرنے لگی کہ جتنی روحین اس عالم مین مین تمہاری زیارت
کے فیض سے نجات پائی جاتی ہین بہشت مین کچہہ بھی جگہہ نہین رہی اور سب دوزخ خالی پڑی رہگئی سو آپ
مہربانی فرماکر اس عالم سی غائب ہوجایئے کرشن نے فرمایا تم سچ کہتے ہو کل جگ کی عمر سے پانچ برس گزر چکے اب
تم خاطر جمع رکہو عنقریب اس عالم سے غائب ہوتا ہون پہر اسی اسکند کی بارہوین ادہیائین ہی کہ اودہو جی
نے سری کشن جی سے کہا کہ جتنی روحین جہانمین ہین سب کی نجات کیون نہین ہوتی کرشن جی نے کہا
اے اودہو سہین ایک بات ہی کہ جو سب ارواحونکی نجات ہوجاوے تو جو جو ارواحین بندہی ہوئی ہین وے کیا
سمجہین کہ ہم بندہی مین اور نجات کے قابل ہین وہ اسکے آرام کی قدر نہ جانتی مگر ایکدن سب ارواحون
کی نجات ہوگی اب جاننا چاہیئے کہ اوپر یہ بیان ہوچکا کہ دوآپر کے زمانے سے جب تین ہزار سال باقی رہے
تب حضرت آدم علیہ السّلام پیدا ہوئے اور پانچسو برس مین انکا قالب تیار ہوا معلوم ہوا کہ حضرت آدم
علیہ السّلام کے اڑہائی ہزار برس کے بعد زمانہ کل جگ کا شروع ہوا وہ زمانہ حضرت نوح علیہ السّلام کے عمر کی
اخیر ہونیکا ہی مولانا مجیر الدین حنبلی رحمۃ اللہ علیہ نے توریت شریف کیے یونانی ترجمہ کیموافق یون تحقیق کیا ہی
کہ حضرت آدم علیہ السّلام کے زمین مین اترنیکو ایکہزار چہ سو بیالیس ١٦٤٢ برس گزرے تہی جب حضرت نوح
علیہ السّلام پیدا ہوئے اور حضرت نوح کا پچاس کم ہزار برس دنیا مین رہنا قرآن شریف سی ثابت ہے
اور ابن جریر وغیرہ نے لکہا ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام جنت مین تینتالیس ٤٣ برس رہے ہے تو حضرت نوح
علیہ السّلام کی عمر مین اکیسو ننتیس برس باقی تہی کہ زمانہ کل جگ کا شروع ہوا اور کرشن جی نے دنیا سی انتقال
فرمایا اسی زمانے تک حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد کے لوگ ملک ہند مین نہین آئے تہے اور حضرت
نوح علیہ السّلام نے جن لوگونکو اللہ کا پیغام بہیجا پایا اور ان لوگون نے نمانا وہ لوگ اور ملکونمین تہے
جنپر طوفان آیا چنانچہ مولانا جلال الدین سیوطی نے ازرقی اور ابوالشیخ اور ابن عساکر کی کتاب سے ابن
عباس کی زبانی لکہا ہی کہ طوفان سند اور ہند کے قریب نہین آیا **مولانا** لکہتے ہین کہ بعد اس کے
ایکہزار چارسو برس کے قریب بعضی راجہ پنڈون کی نسل سے زمین سکا اوپر رہے اور حضرت آدم علیہ السلام
کے اکثر فرزند بہی آکر جابجا رہنے لگی دن بدن حضرت آدم علیہ السّلام کے فرزندون کی قوت زیادہ
ہوتی گئی حضرت آدم علیہ السلام کا وہ بیٹا جسنے اپنی بہائی کو مار ڈالا تہا اور وہ بہاگ گیا تہا جسکا
نام قابیل تہا اسکی نسل مین سی ایک شخص نے زور پکڑا اور وہ ہند کے ملک مین بادشاہ ہوا اور جنون
کی لڑکیان اپنی نکاح مین لایا اور قنوج کو اپنے باپ کے نام سے آباد کیا اور وین اور مذہب جنون کا

اختیار کیا اُن لوگون نے بید پڑھی اور حضرت آدم علیہ السّلام وغیرہ کی کتاب سے محروم ہی اور چند مدت
کے بعد کہ ظہور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قریب پہنچا جنون کی قوم کے لوگ جو زمین کے اوپر تہے اُن سے
اولاد کا ہونا موقوف ہونے لگا لاچار ہوکر اُنہون نے حضرت آدم علیہ السّلام کے فرزندون کو
لیکر اپنا لے پالک بنایا اور اپنی جگہہ پر بٹہایا اور خود پوشیدہ ہوگئے اور تمام زمین پر حضرت آدم کے
فرزندون کا قبضہ ہوگیا جو کچہ اُس بڑے قادر کا ارادہ تہا وہ ظاہر ہوا جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے
فرمایا ہے یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ۔ اللہ جو چاہتا ہی وہ کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰہَ
یَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اللہ حکم کرتا ہے جو چاہتا ہے غرض یہ ہی کہ ہندؤن کی وضع اور طور سے صاف
معلوم ہوتا ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی اولاد مین ہین اور اَب وہ اپنا نسب جنون کی قوم تک
پہنچاتے ہین اب اِس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ جہالت اور نادانی کے غلبہ سے اپنی باپ دادون کا
دین اور مذہب اور حسب ونسب بہول گئے ہین اور اپنے تئین نہین پہچانتے ہین کہ اللہ تعالےٰ
فرماتا ہی مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ یعنی جسکو اللہ
راہ سمجہاتا ہی اُسکا کوئی بہٹکانے والا نہین اور جسکو اللہ بہٹکاتا ہے اُسکا کوئی راہ سمجہانیوالا نہین
یہ کلام بایس کا تہا سو تمام ہوا **فائدہ** توریت شریف کی پہلی سورت جو پیدایش کی کتاب کہلاتی
ہے اُسکے چہٹے باب مین لکہا ہی کہ جب روے زمین پر آدمی بہت ہونے لگی اور اُن سے بیٹیان
پیدا ہوئین تو سردارون کے بیٹون نے آدمیون کی بیٹیون کو دیکہا کہ وہ خوبصورت ہین اور
ان سبہون مین سے جسکو جو پسند آئین اپنے لئے جورو ان کرلین پہر لکہا ہی کہ اُن دنون مین زمین
پر جبار یعنی زبردست لوگ تہی اور بعد اُسکے یہی کہ سردارون کے بیٹے آدمیون کی بیٹیون پاس
گئے تو اُن سے لڑکی پیدا ہوئی اور وہ زبردست تہی جو قدیم سے نامور شخص تہے دیکہو توریت
شریف سے یہان صاف یہ مطلب ثابت ہوتا ہے کہ جن اور دیو جو اپنی قوم کے سردارون کے بیٹے
تہے وہ آدمیون سے زیادہ زبردست تہی اور قدیم سے یعنی بہت مدتون سے نامور مشہور تہے انکا
صاف مطلب یہ ہی ہی کہ حضرت آدم علیہ السّلام سے بہت مدت پہلے سے وہ مشہور لوگ تہے اُنہون نے
آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اور اُن سے اولاد پیدا ہوئی توریت شریف عبرانی مین یہان
یہ لفظ ہی کہ بنوہا الوہیم سو الوہ جسکو عربی مین الٰہ کہتے ہین اُسکے معنی ہین حاکم اور ٹہاکر سو توریت
شریف مین بعضی جگہ یہ لفظ اللہ کے حق مین آیا ہی جو اصل حاکم سب بندون کا ہی اور بہت جگہ
یہ لفظ حاکمون اور سردارون کے حق مین آیا ہی توریت شریف مین جابجا اسکی مثالین موجود ہین

یہان بہی نفلس نے اپنے ترجمہ مین اُنہ ۱۸۱۱ عیسوی مین جو عربی ترجمہ پادریون نے چہاپا تہا اُسمین بہی سرداران
کے معنی لکہے ہین یہی معنے ٹہیک ہین مگر بعضے نادان پادریون نے یہان ترجمہ مین خدا کا لفظ لکہدیا
کہ خدا کے بیٹون نے پہر یہ مطلب سمجہا کہ اللہ کی بیٹو نکا مطلب ہی کہ اُسکے پاک بندے مگر یہ لفظ
جو ہی کہ اُنہون نے آدمیون کی بیٹیون سے نکاح کیا اس لفظ سے صاف نکلتا ہی کہ وہ لوگ آدمیون سے
باہر تہے تو بیشک وہ جن اور دیو تہے جن کا زمانہ حضرت آدم علیہ السلام سے بہت پہلے تہا مگر یہود اور
نصاری اس مطلب کو نہین سمجہے کوئی کہتا ہی کہ یہ ذکر فرشتون کا ہی کوئی کہتا ہی حضرت شیث
علیہ السلام کی اولاد کا ذکر ہے یہ مطلب کسیطرح نہین بنتا معلوم ہوا کہ بیشک جنون اور دیوون نے
اور اُن لوگون نے جو عنصری دیوتہ کہلاتے ہہی آدمیونکی بیٹیون سے نکاح کیا اور اسیطرح آدمیون نے
جنون کی بیٹیون سے نکاح کرلیا جیسا کہ مولانا عبد الرحمن چشتی رح نے لکہا ہی توریت شریف کی پہلی
سورت کے چوتہے باب مین لکہا ہی کہ قابیل اللہ تعالی کی حضور سے نکل گیا اور پورب کیطرف نود کی سرزمین
مین جا رہا اور اپنی بی بی سے ہم بستر ہوا اور وہ حاملہ ہوئی اور خنوک کو جنی اور اُسنے ایک شہر بنایا اور
اُس شہر کا نام اپنی بیٹے کے نام کے موافق خنوک رکہا اس کتاب کا لکہنی والا کہتا ہی کیا عجب ہے کہ
خنوک کا لفظ بدل کر قنوج ہو گیا ہو اگر یہ بات ہی تو یہ شہر خود قابیل نے اپنے بیٹے خنوک کے نام
سے بنایا یا پہر خنوک کے کسی بیٹے نے اپنی باپ کے نام سے اور زیادہ اس شہر کو آباد کیا جیسا کہ آگے
آتا ہی کہ یہ شہر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے حام کے وقت مین آباد ہوا نواب سید صدیق حسن
خانصاحب نے کتاب آثار قیامت مین لکہا ہی کہ ابو الفدا نے مختصر مین لکہا ہی کہ قنوج کا جو ملک
ہے اُسکے شہر دو تین پہاڑ مین اور وہان سمندر کی تمامی ہے اور جو اُسکا بادشاہ ہوتا ہی اُسکا نام
نودہ ہوتا ہی ہم کہتے ہین کہ اس سے معلوم ہوا کہ توریت شریف مین جو لکہا ہی کہ قابیل نود کی زمین
مین جا رہا تہا سو نود کی زمین اسی زمین کو کہا ہی جہان قنوج ہے اُس زمانہ مین اس زمین کا نام نود
تہا تب تو یہان کا بادشاہ نودہ کہلاتا تہا پہر کتاب آثار قیامت مین لکہا ہی کہ یہ شہر ہند کے راجاؤن
کا مقام تہا اور ہند مین پہاڑ ہین اور یہ شہر گنگا اور جمنا کے بیچ مین ہی کہ اسکو دوابہ کہتے ہین
بیان کرتے ہین کہ اُسکی آبادی پہلے قابیل کے وقت مین ہوئی پہر دوبارہ حضرت نوح کے بیٹے
حام کے وقت مین آباد ہوا اور کتاب خطیرۃ القدس مین لکہا ہی کہ شیخ سراج الدین ابو حفص
عمر ابن وردی نے کتاب خریدہ العجائب مین لکہا ہی کہ قنوج بڑا جوڑا ملک ہے اور وہان کے لوگون
کے پاس مورتین ہین کہ پہلے لوگ اگلون سے اُنکو لیتے چلے آتے ہین اور کہتے ہین کہ اُنکو دولاکہہ برس

ہوئی اور وہان کے بادشاہ کے پاس فوج اور ہاتھی بہت ہین مجدالدین فیروزآبادی صاحب قاموس اور سید مرتضی صاحب تاج العروس نے اس شہر کا ذکر کیا ہی اور لکھا ہی کہ قنوج ہند مین ایک شہر ہے بڑا جوڑا اسمین بہت بازار ہین عمدہ عمدہ مال اُسکی طرف لوگ لیجاتے ہین سلطان محمود نے اُسکو فتح کیا ہی **مولانا** عبدالرحمن چشتی نے مرأۃ الاسرار مین لکھا ہی کہ سلطان محمود نے جب قنوج کو فتح کیا دس ہزار بتخانے شہر قنوج کے ویران کئے اُن بت خانون کے بنائے جانے کی تاریخ چالیس ہزار اور بعضون کی پچاس ہزار سال لکھی تھی یہان سے معلوم ہوا کہ یہ شہر بہت بڑا تھا اور وہ بتخانے جون اور دیوون کے وقت کے تھی اگلے لوگون نے یادگاری کے لئے مورتین بنائین پچھلے لوگ اُنکو پوجنے لگے اللہ نے محمدی شریعت کا نور پھیلایا جو چیزین اللہ کے راہ سے روکتی تھین اُنکو مٹایا ابن اثیر رح نے اسد الغابہ مین لکھا ہی کہ روایت کیا مکی نے جو ابراہیم کے بیٹے بردع کے رہنے والے وہ روایت کرتے ہین اسحاق سے جو ابراہیم کے بیٹے طوس کے رہنے والے اُنہون نے مجھ سے فرمایا اور وہ ستانوین برس کے تھے اُنہون نے فرمایا کہ مین نے ہند کے بادشاہ سرباتک کو دیکھا اس شہر مین جسکا نام قنوج ہے مینے اُس سے کہا کہ تجھے کتنے برس گذرے کہا نوسو برس اور پچیس برس اور وہ مسلمان ہے اور اُس سے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے دس صحابیون کو میرے پاس بھیجا تھا اُنہین مین سے تھی حذیفہ جو یمان کے بیٹے اور عمرو جو عاص کے بیٹے اور اُسامہ جو زید کے بیٹے اور ابو موسیٰ اشعری اور صہیب اور سفینہ وغیرہ آپ نے اُس کو اسلام کی طرف بلایا اُسنے قبول کیا اور مسلمان ہوا اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے خط کو چوم لیا اسکو ابو موسیٰ نے روایت کیا ہی اور ابن سندہ وغیرہ نے خوب کیا جو اسکو چھوڑ دیا کیونکہ اسکے لکھنے سے اسکا لکھنا بہتر تھا **فائدہ** یعنی ابن اثیر رحمۃ اللہ نے اس بات کو معتبر نہین جانا **مولانا عبدالرحمن چشتی کے اور سب صوفیون کے مذہب کا بیان** — مولانا عبدالرحمن چشتی اللہ انسے راضی رہے انہون نے کتاب مرأۃ الاسرار جو اولیا انکی احوال مین لکھی ہے اُسمین جابجا قرآن اور حدیث پر عمل کرنیکی تاکید فرماتے ہین اور صوفیون کے احوال مین لکھتے ہین کہ اہل سنت اور جماعت کی سب علم والون کا اسپر اتفاق اور ایکا ہی کہ حق ان چارون مذہبون مین یعنی حنفی مالکی شافعی حنبلی مین گھومنے والا ہے اور یہ لوگ یعنی صوفی لوگ بھی حق بات کے طالب مین اس باعث سے یہ لوگ بغیر انکار کے چارون مذہب کی پیروی کرتے ہین اور ایک مذہب کے قید مین نہین ہین اور سب مذہبون کے قول جو موافق حدیث کے ہین اور قرآن شریف کے پاتے ہین اُسپر عمل کرتے ہین اس باعث سے

کہتے ہین کہ اَلصُّوْفِیُّ لَا مَذْهَبَ لَهٗ یعنی صوفی کا کچھہ مذہب نہین حضرت شیخ سعد الدین فرغانی رحمۃ اللہ
علیہ نے کتاب مناہج العباد چارون مذہبون کے بیان مین لکھی ہی نہایت عمدہ کتاب ہے صوفی کو اسکی
بڑی ضرورت ہی مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہین کہ صوفیون کا دارمدار صاف صاف آیتون
اور حدیثون پر ہی پیر امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے احوال مین لکھتے ہین کہ شیخ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہین کہ اُس شخص کی تعریف کون کرسکتا ہی جسکی تعریف سب کی زبان پر جاری ہے انکی
محنتین اور اللہ کے دہیان مین غرق رہنا بے نہایت ہے ظاہر شریعت مین اور باطن کی راہ مین
انکا بڑا درجہ ہے اُنہون نے بہت بزرگون کو دیکھا ہی امام جعفر صادق علیہ السّلام کی صحبت پائی ہی
اور اُنہون نے آپ فرمایا ہی لَوْ لَا السَّنَتَانِ لَهَلَكَ النُّعْمَانُ اگر دو برس نہوتے تو نعمان
ہلاک ہوجاتا یعنی اگر مَین دو برس امام جعفر صادق علیہ السّلام کی خدمت مین نرہتا تو مَین ہلاک ہوجاتا
مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ اسکے بعد لکھتے ہین کہ امام ابو حنیفہ رہ اپنی ذات سے تابع صاف
صاف آیتون اور حدیثون کے تھے کسواسطے کہ قول امام ابو حنیفہ رہ کا مشہور ہے کہ جسجگہ قول ہمارا
جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کے برخلاف پاؤ اُسکو چھوڑ دو اور حدیث پر عمل کرو
اور وہ کیونکر ایسا نفرماتے انکو تو جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین حکم کیا تھا کہ میری
طریق کو ظاہر کر **فائدہ** مولانا عبد الرحمن چشتی رہ نے جو یہ لفظ لکھا کہ اپنی ذات سے آیتون
اور حدیثون کے تابع تھے اسمین اشارہ یہ ہے کہ جو لوگ اُنکے نام لینے والے ہین وہ دو طرحکے ہین ایک
تو وہ ہین جو حقیقت مین اُنکی راہ پر ہین جیسے اُن کے شاگرد امام ابو یوسف رہ اور امام محمد رہ اور
امام زفر اور بڑے بڑے شاگرد اور اُنکے بعد بھی جو انصاف والے ہین جیسے امام طحاوی وغیرہ اُنکو
جہان حدیث ملجاتی ہے اور وہ حدیث امام کو نہین ملی تھی اس باعث سے اُنہون نے اپنے قیاس سے ایک
بات کہدی تھی جب یہ لوگ حدیث پاتے ہین امام کا قول چھوڑ دیتے ہین اور حدیث شریف پر عمل
کرتے ہین دوسری قسم کے نام کے حنفی وہ لوگ ہین جو کہتے ہین جو حدیث امام کو نملی اور اماموں کو ملی
اُنکی بات کا ہمکو اعتبار نہین اگر ہزار آدمی اُس حدیث کی گواہی دین تو بہی ہم اُنکی گواہی نہین مانتے
بعضے کہتے ہین کہ یہ حدیث اگر ہوگی تو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے فرمایا ہوگا
پہر آخر مین منع کردیا ہوگا بعضے کہتے ہین حدیث کا سمجھنا مشکل ہے سیدہی سیدہی صاف
صاف لوگون کو کہتے ہین کہ نہین معلوم اسکا کیا مطلب ہی ہمکو اتنی سمجہ نہین کہ اسکا مطلب
سمجہین اسطرح کے لوگون مین ملا کیدانی ہے اُسنے صاف لکھدیا ہی کہ التحیات مین انگلی سے

اشارہ کرنا معاذ اللہ حرام ہی جسطرح حدیث والی لوگ کرتے ہین اصل حنفیون مین مُلّا علی قاری ہین اُنہون نے
مُلّا کیدانی کا رد لکہا ہی اور لکہا ہے کہ امام ابوحنیفہ رہ سے بہی یہ اشارہ ثابت ہی اور اگر امام نے منع ہی کیا
ہوتا اور ہمکو اپنی رسول اللہ صلعم کی حدیث ملتی تو ہم حدیث ہی پر عمل کرتے پہر مولانا عبدالرحمن چشتی
نے امام شافعی رح اور امام احمد بن حنبل کی بڑی بڑی تعریفین لکہی ہین پہر حضرت شیخ الاسلام خواجہ
عبداللہ انصاری کے احوال مین لکہا ہی کہ وہ حضرت ابوایوب انصاری کی نسل مین ہین صاحب نفحات یعنے
مولانا عبدالرحمن جامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ شیخ الاسلام نے فرمایا ہی کہ مجکو حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی تین لاکہ حدیثین یاد ہین ہزار ہزار سند و نکے ساتہہ اور فرمایا ہی کہ مینے تین سو آدمیون سی حدیث
لکہی ہی وہ سب سُنی تہی اور حدیث والے بدعتی نہین تہے اور رای والے یعنی قیاس والے بہی نہین تہے اور کسیکو
یہ بات میسّر نہین ہوئی اور بہت سی سندین عالی مینے چہوڑ دین اور نہین لکہین کہ وہ مرد رای والا تہا
یا علم کلام والا تہا مولانا عبدالرحمن چشتی رح لکہتے ہین کہ وہ کیونکر ایسا نکرتے کہ صوفیون کا مذہب
حدیث والون سی بہت نزدیک ہوتا ہی **فائدہ** بدعتی وہ لوگ ہین جنہون نے حدیث والون پر یہ گمان
کیا کہ یہ لوگ جہوٹے ہین رافضیون نے گمان کیا کہ جو حدیثین حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہم کی تعریف مین حدیث والے لوگ بیان کرتے ہین وہ حدیثین حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین فرمائی ان لوگون نے آپ پر تہمت جوڑی ہی خارجیون نے یہ گمان کیا کہ
جو حدیثین حضرت علی ع کی تعریف مین ہین وہ حدیثین لوگون نے دل سے جوڑی ہین معتزلیون
نے گمان کیا کہ جو حدیثین اللہ کے دیدار کے مقدمہ مین اور گناہ گار مسلمانون کے دوزخ مین سے
نکلنے کے مقدمے مین ہین وہ لوگون نے دل سے جوڑی ہین سو حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے
ایسے لوگون کی زبانی حدیثین نہین سُنین اور انکو اپنا اُستاد نہین بنایا اگرچہ اُنکی سند عالی
تہی عالی سند اُسکو کہتے ہین کہ جسمین بیچ والے تہوڑے ہون جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کے بیچ مین اور اپنے بیچ مین جتنے تہوڑے آدمی ہون اُسیقدر وہ سند زیادہ اونچی ہے کیونکہ حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی نزدیکی بہت بڑی نعمت ہے اور قیاس والے وہ لوگ ہین جو بدعتی
تو نہین ہین مگر حدیثین دیکہنے مین کم مشغول رہتے ہین بلکہ جو مسئلے صاف صاف حدیثون
مین نہین پاتے ہین اُن مسئلون کو قیاس سے نکالا کرتے ہین ایک مسئلہ پر قیاس کرکے
اُس طرح کے سیکڑون مسئلے نکالتے ہین اس کام کے اگر نیت اچہی ہے تو یہ کام بہی اچہا ہی
مگر بہت سی حدیث والون نے اس سے بہی احتیاط کی ہے کہ جب آدمی اپنی عقل سے

بہت باتین نکالیگا بہت جگہ اُس سے غلطی ہوجائیگی اور حدیث کے دیکہنے مین کم مشغول رہیگا اُسکی باتین بہت حدیثون کے خلاف ہوجاوینگی اور اُسکو خبر نہوگی ایسے لوگون کو بہی حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے بہت اچہا نجانا اور اُن سے حدیثین نہ سنیئن اور علم کلام اُسکو کہتے ہین کہ بدعتی فرقون سے یعنی معتزلیون اور رافضیون اور خارجیون سے بحث کرنا اور اُنکے قائل کرنیکے لئے طرح طرحکی دلیلین اپنی عقل سے نکالنا یہ کام بہی اگر انصاف کے ساتہ ہو تو اچہا ہی مگر اسمین زیادہ مشغول رہنے مین بڑی خرابیان پڑتی ہین بہت لوگ معتزلیون سے لڑتے لڑتے خود آدہے معتزلی ہوگئے اور اُنکی بہت باتین اُنہون نے پسند کرلین اور بہت لوگ رافضیون سے لڑتے لڑتے اُنکی ضد مین آخر خارجی ہوگئے حضرت علیؓ سے بے ادبی کرنے لگے حضرت عبداللہ انصاری صوفی نے علم کلام والون سے بہی حدیثین نہین سُنین جو لوگ خالص حدیث والے تہے اُنہین سے حدیثین سُنین اور صوفیون کا مذہب خالص حدیث والون سے بہت ملتا ہی اتنا فرق ہے کہ حدیث والے لوگ حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمائی ہوئی باتون مین اور آپ کے کامون کے دہیان مین زیادہ مشغول رہتے ہین اور اللہ کا دہیان بہی رکہتے ہین اور صوفی قرآن اور حدیث کو بقدر ضرورت کے حاصل کرکے اللہ کے دہیان مین لگے رہنے کی زیادہ مشق کرتے ہین اور اپنے دل کے درست کرنے مین بہت مشغول رہتے ہین کہ ہمارے دلمین کوئی بات خلاف قرآن اور حدیث کے نہ آنے پائے اور جو حکم شریعت کے ظاہر مین ہاتہ پاؤن سے ادا ہوتے ہین اُنکو بہی ادا کرتے ہین اور اللہ اور رسول کی محبت ایمان کی جڑ ہے قرآن اور حدیث مین اسکی بڑی تاکید ہے اور محبت کی جگہ دل ہے اُس محبت کے بڑہانے کی مشق کرنے مین صوفی بہت مشغول رہتے ہین اور حدیث والے بہی ان باتون سے خالی نہین مگر زیادہ مشغولی اُنکو حدیثون کے یاد رکہنے مین اور لوگون کے سمجہانے مین رہتی ہے دونو طرح کے لوگ اُمت محمدی مین بہت ہوئے اللہ اُن سب سے راضی رہے اور ہمکو اللہ اُنہی کے راہ پر رکہی آمین

بشارت محمدی جو پوتہی راماسنگ نام مین ہے مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکہنوی رحمہ کے سلسلہ کے ایک مرید ہین اُنکا نام طالب حسین شاہ ہی اللہ ہمکو اور اُنکو اور سب محمدیون کو دین محمدی پہ قائم رکہے اور وہ فرخ آباد کے رہنے والے ہین اور پہلے ہندو تہے پہر اللہ نے اُنکو نور ایمان کا عنایت فرمایا اُنہون نے ایک کتاب مین اپنا حال لکہا ہے اور جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارت ایک پوتہی سے لکہی ہے چنانچہ اُس بشارت کی ہندی لفظین ہم نے اُن سے پڑہ کر صحیح کرلین وہ اُس کتاب مین فرماتے ہین کہ ہندو بید کے خبردار نہونیکے سبب بہٹک رہے ہین

کوئی آگ کوئی خاک کوئی پانی کوئی ہوا کوئی پتہر کوئی دہات کو پوجرہے ہین اور نہین جانتے کہ ہمارا پیدا کرنیوالا کون ہے اور اُسکی کیا پہچان ہے اگر یہ لوگ بید کے سمجہ بوجہ رکہتے ہوتے تو ہر ایک اپنا معبود جدا نہ بنالیتے اور کئی خداؤن کے قائل نہوتے سمجہو لے عزیزو بید گیان وہی جو نومس کہہ جی نے بہنڈ جی کو سمجہایا ہے اور راماین کے اخیر بالکنڈ مین گوشائین جی نے بیان فرمایا ہے **چوپائی** اُکُل اینہہ انام اروپا ابنہو کم اکہنڈ انوپا یعنے نہ اُسکا کوئی نسب ہی نہ وہ کسی سے پیدا ہوا ہے اور نہ کچہ اُسکا نام ہے اور نہ کچہ اُسکی صورت ہے اور ابنہو یعنی پوشیدہ حال کا گم ہے یعنی جاننے والا ہے اور ٹکڑے بہی نہین ہو سکتا اور بہت اچہا ہی **فائدہ** نام نہونے کے معنی یہ ہین کہ جب وہ ہے تہا اور کوئی نہین تہا تو اُسکا نام اُسکے سوا کون لیتا پہر آگے بہت لفظین لکہی ہین اُسمین یہ بہی ہے کہ وہ سنتا ہے اور سب کام کرتا ہے اور سب کچہہ دیکہتا ہے پہر لکہا ہے کہ ہندؤن مین جو اگلے لوگ تہے اُنمین کاک بہنڈ جی اور گرڑ جی اور بیاس جی سب ہندؤن مین اللہ کو اکیلا جاننے والے تہے اور معتبر بزرگون مین تہے سو یہ بیان بہنڈ جی کا ہے جو گرڑ جی سے فرمایا ہی اُسکو پوتہی راما سنگ رام کی بارہوین اسکند اور چہٹی کانڈی مین مہاراج بیاس جی لکہتے ہین اور یہ پوتہی اصل اٹہارہ پرانو مین ہے اور گوشائین جی نے یعنی تلسی داس نے ٹیکا یعنی ترجمہ اُسکا بہاکا کے زبان مین کیا ہی کہ حاشیہ پر اس پوتہی کے چہپا ہوا ہی اُسکے دیکہنے سے حال ان بزرگون کی بہلائی کا ظاہر ہوتا ہے اور وہ یہ ہی **چوپائی** یہان نہ کچہہ بات کچہہ راکہون دید پران سنت مت بہاکون یعنی بہنڈ جی گرڑ جی سے فرماتے ہین کہ اب مین کیسکی کچہہ یعنے طرفداری اور پاپت یعنی طرف داری یہان نکرونگا جو بید نے کہا ہی اور پران نے کہا ہے اور سنت یعنی بزرگون کا مت یعنی دین ہے وہ مین کہونگا **چوپائی** بر کہہ سہس دس سندرم ہوی نہ کی لعد نہ پاوی کوی ۔ یعنی اب سے دس ہزار برس تک سندرم یعنی ولایت عام ہین ہیگی اُسکے بعد پہر کوئی یہ مرتبہ نہین پاسکتا ہی **فائدہ** اس کلام سے معلوم ہوتا ہی کہ کاک بہنڈ جی نے حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے یہ بات فرمائی ہے اور وہ دیوتاؤن اور جنون مین سے ہین کیونکہ حضرت آدم علیہ السّلام کے چہہ ہزار برس بعد ہماری حضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور آپ اُسوقت سے تیرہ سو برس گذر رہے ہین اور کاک بہنڈ جی خبر دیتے ہین کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا دین پندرہ سو برس تک رہیگا تب امام مہدی علیہ السّلام ظاہر ہونگے پہر ولایت ختم ہو جائے گی اور یہان فرماتے ہین کہ اب سے دسہزار برس تک ولایت رہیگی معلوم ہوا کہ انکا زمانہ حضرت آدم علیہ السّلام سے پہلے ہے **چوپائی** دیس عرب بہرگ

تتہاہی سو تہل بہوم گت سنو کہنگرا ے یعنی عرب کے دیس مین بہرگ یعنی سکر کے یعنی جمعہ کے ستارہ کیطرف
سہاہی یعنی اچھی ہے اور اُس ستاری کا مقام مُلک پچھم کا ہی اور وہ تتاسہاہی یعنے خوش ہے اور بہوم سہل
ہے یعنی زمین اچھی شان کی ہی سنو کہنگرا ے کہنگ کہتے مین کوئی کو اور را ی کے معنے سردار کے ہین یعنی
سنوای کو آرای اور گرڑجی جنسے وہ کہہ رہے ہین اُنکی صورت کو تی کی سی تہی **چو پائی** سمبہو سمت تاکر
ہوی + سندرم رام اُدیس تہتہ سوے + سمبہو سمت یعنی انہونی بات کا ہونا معجزے تاکر یعنی اُس سے
ہو دینگے وہی اَللہ کا ولی اودیس تہتہ یعنی قائم کیا جائیگا سوی یعنی وہی **چو پائی** سمت بکرم کی دوہ
انگا + جہان کوک لِس جتر تپنگا + یعنی سمت بکرماجیت کے دوہ انگہ ہوینگے دوہ کہتے ہین سمندر کو
اور سمندر سات ہین یعنی سمندر کا بدن یعنی ساتوین صدی ہوگی چنانچہ ازروے حساب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ظہور نبوت کے دی روز ہوتے ہین اور جہان کے معنی ہین نہایت اور کوک کے معنی اندھیری
اور لِس کے معنے رات یعنی نہایت اندھیری رات مین جتر تپنگا یعنی جیسے چار سورج طلوع کرین یعنی جب اندھیرا
کفر کا زیادہ ہوگا تب ایکا نور پیغمبری کا جو آفتاب سے جوگنی روشنی ایمان کی رکہتا ہے اُس اندھیری کے
دفع کرنیکے لیے طلوع کریگا **چو پائی** راج سینت بہو بریت دکھاوے + آپن مت سب کا سمجہاوے
یعنی بادشاہی قاعدہ سے اور بہو سے یعنی خوف دلاکے دھمکا کے بریت یعنی خلق اور محبت دکہاویگا
اپنا دین سبکو سمجہاویگا **چو پای** جتر سندرم ست چارے + تن کر بنس ہوی بہو بھاری + جتر یعنی
عاقل سندرم یعنی اَللہ کے ولی ست یعنی سیوک یعنی خلیفہ چار ہوینگی اونسے بنس یعنے نسل یعنی سلسلہ
دین کا بہو یعنی بہت بہاری ہوگا **چو پای** نگم اگم سوی تیج اپارا + تبی ابااو نمت مجہارا + یعنی
نگم اگم سمندر کو کہتے مین یعنی سمندر کا جیسا پہیلاؤ ہی ویسا ہی تیج یعنی جلال بے انتہا اونکا ہوگا
اور اَپنی یعنی گرم ہوگا اَپا یعنی اَوا اونمت یعنی انمین مجہارا یعنی بیچ بین یعنی جسطرح کمہار کے آدمی
مین ایک جگہ آگ لگی اور سب طرف جلنے لگا اسیطرح وہ دین محمدی عرب سے سب ملکون مین
پہنچیگا اور گرما گرمی کے ساتھ جاری ہوگا **چو پای** تب لگ سندرم جپی کوئی + بنا محمد پار نہوئے +
یعنی اس دین جاری رہنے تک جو کوئی خدا تک پہنچا چاہے تو بے وسیلہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نہین
پہنچیگا **چو پای** تبشی مانس جنت بہکاری + شمرت نام ہووین برت دہاری + تبشی مانس یعنے
عابد آدمی جنت بہکاری یعنی بڑے بہیک مانگنے والے اور حرص والے شمرت نام یعنی اُس نام پاک کا وظیفہ
کرنے ہی ہوینگے برت دہاری یعنی مرتبے والے **چو پائی** بن آچار بچار دھنیشا + بچین جاے
نرسی کلیسا + یعنی لے دھنیش جو کوئی آچار بچار نتجگے یعنے جہوٹے پاک اور پوجا پاٹ جیسا کچہ ہنود مین ہے

اُسکو چھوڑ کے یعنی طریقۂ اسلام قبول کر کے جاوینگے اُسکو نر یعنی انسان وظیفہ کرینگے اُنکی جتنی فکرین
دین و دنیا کی ہین وہ سب دُور ہو جائینگی **سور ٹھا** دیپک سم اُس جوت جرت او رجارت ادہک +
نہین کرسان سجوت توکت سوکت مین پڑے دیپک یعنی چراغ کی مانند اس جوت یعنی ایسا نور کہ روشن
ہوتا ہی اور روشن کرتا ہے ادھک یعنی بہت یعنی وہ نور محمدی مثل چراغ کے روشن ہوگا کہ ایک چراغ
سے اور بہت سے چراغ روشن ہوتے جاوینگے کرسان یعنی پتھری اور سجوت یعنی چنگاری توکت یعنی
طرف سوکت یعنی سوختہ یعنی مانند پتھری کے آگ کے ہوگا کہ ایک چنگاری نکلے اور دھکے کسطرف
سے سوختہ مین لگی یا نہ ہی لگے **دوہا** اونگ شونک ورار کر توریا ادھکت دار + جاگرت سکھیت
سُشُن جم نام البستہا چار + اونگ مقام شُبدا ورا جیا کا ہی جسکو ارادۂ الٰہی کہتے ہین اور شونگ یعنی اللہ تعالیٰ
کا علم جسسے کوئی ذرہ پوشیدہ نہین اور رار کر اُسکی مثل رار اکار ہے یعنی اللہ کی ذات پاک جسکو کوئی نہین
کہہ سکتا کہ کیسا ہی توریا یعنی اللہ کی پہچان جاگرت یعنی خلقت انسانونکی او رسکہیت یعنی مقام ارواحونکا
سین یعنی خلقت فرشتونکی البستہا یعنی منزل یعنی یہ چار منزلین دین محمدی مین مقرر ہونگے **دوہا**
ایک سہس اور پنچ ست بدہ منگل ابریک + نام دہارن کرین نشچی من کرٹیک + یعنی ایکہزار اور پانچ
سو برس تک نہایت خوشی سے جو بے انتہا ہے لوگ اُسی نام کو وظیفہ کرینگے یقین دل سے مضبوط
ہوکر **چوپائی** سُو سَاچ مکُٹ نرپاوین ہرورس کردیہ بکہائی + یعنی اللہ کی محبت مین مٹ جانا
اور نجات وہی انسان پاوینگے ہرورس کر یعنی بار بار اچھی طرح سے ویدہی کہتا ہی **چوپائی**
تب ہوئی نہک لنک اوتارا + مہدی کہین شکل سنسارا + نہک لنک کے معنے معلوم نہین یعنے
تب ایک اوتار یعنی مرد کامل ہوگا جسکو سب امام مہدی کہینگے **چوپائی** ہر سندرم نمان نہین
ہوئی + تلسی بچن ست ست کوئی یعنی اُسوقت کے بعد پھر ولایت نہین ہوگی تلسی داس جی
سچ سچ کہتے ہین

اتھربن بید اور کلکی پران سے محمدی بشارتونکا بیان

ایک رسالہ اجمیر شریف مین چھاپا گیا ہی جناب خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ
پاک کا فیض اللہ تعالیٰ نے یون ظاہر کیا ہے کہ مولوی محمد حسین صاحب جو جناب خواجہ نجم الدین
صاحب چشتی کے مرید ہین اور خواجہ نجم الدین صاحب خاص مرید اور جانشین ہمارے دادا پیر صاحب
جناب مولانا محمد سلیمان چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ہین سو مولوی محمد حسن صاحب نے دو رسالے
اس مقدمہ مین لکھی ہین ایک کا نام تصدیق الہنود بجبیب الودود دوسرے کا نام کشف الاستار
رکہا ہی اُنہون نے بہت سے محمدی بشارتین ہندوؤن کی اگلی کتابون سے لکھی ہین ایک

عبارت اتہرین بید کے اُنہون نے سنسکرت حرفون مین لکہکر اُسکا ترجمہ اُردو مین کردیا ہی وہ ترجمہ یہ ہے
جو ہمارا پروردگار پرورش کرنیوالا اور دولت دینیوالا اور سب کام کا مالک جسکی مہربانی سے مہاراجہ
وِرن نے بڑا رتبہ پایا ہے اور وہ راجہ وِرن اپنے مریدون کو اَللّٰہ کا یہ منتر دیتا ہے اور اسنے یہ کہا ہی
کہ ہین جسکو اے دوست اس خدا کو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اس آواز سے پکارتا ہون اور یہ منتر اور
وِرن اُنہون نے اقبال کے ترقی کیواسطے شکر بہیجا اور ہوم کرنیوالی کو راجہ اندر کے موافق سب کچہ
دیتا ہی اور سب سے بڑا اللہ جسکو اندر کا مالک کہتے ہین اور سب سے بڑا عمدہ پربرہما سب جیو کے باطن کا جاننے
والا غریبون کے پرورش کرنیوالا اور سب کا پیدا کرنیوالا اور جسمین سبکی سمائی ہے اور سب جگیون
سے پوجا جاتا ہی اور آفتاب و سب ستارے اوسی اللہ کی قدرت سے ہین سب کہی لوگ اس کو پوجتے
ہین اور سب چیز و نمین وہی روشنی دیتا ہی جسنے راجہ اندر کو پوشیدہ ہوجانیکا علم سکہایا اور جو زمین اور
آسمان دنیا کو دہارن کرتا ہے وہی اللہ ہمارے دشمنونکو مارکر ہمکو سب بلا سے بچا وے اسیطرح
ایک اور عبارت اتہرین بید کی سنسکرت حرفون مین لکہی ہی پہر اُسکو ہماری حرفون مین زیر زبر کے
ساتہہ لکہا ہی پہر اُسکا ترجمہ اُردو مین کردیا ہے وہ کلمہ یہ ہین اَسْمَ الاَّمَ اِلَّی اِیْشْ بَرُونا دِیَّا نی دِہتی
اِلَّی بَرلُوزاجاپنہ ددُہیام متر دلیعنے یَن ہون اَللّٰہ پیدا کرنیوالا مالک پانی کا اچہی طرح سے
جہان کا بنانیوالا فنا کرنیوالا پانی کا مالک اِلَّا اَللّٰوَاتی اَلاّم برلو متر و تیج کامہ ہوتار مندر وہوتار مند
ر وہوتار مندر وہا سرندرا پیدا کرنیوالا فنا کرنیوالا بس اللہ پانی کا مالک او جالا کرنیوالا جہان کا ہستی
کا مالک ہستی کا مالک ندرون کا بڑا اندر الو جیشٹو سرشٹن برمن پورن برہمان الام الو رسول محمدؐ
رہ کم برشی پیدا کرنیوالا زور اور بڑا زور آور بڑا پورا موجود بڑا اللہ پیدا کرنیوالا رسول محمدؐ زور آور
کا کون ہی برابر کا الّو الاّم آد الاّم لوکن ایکن اللہ لوکن نکہا نکن الو جلکین ہت ہتوہ الاّم سورج
چندر سرب نکہت اپیدا کرنیوالا اللہ ہے بن حد کا اللہ فنا اُسکو نہین اللہ کا مارنیوالا کوئی نہین
پیدا کرنیوالا اچب کا یعنی ہوم کا مالک گردن گری اسکے نام اللہ سورج چاند ساری نچہتر دن کا
الورشی نام سرب دیبار اندر الورب مایا پرم انترکشا پیدا کرنیوالا رکہہ نام سارے جہان کا مالک
پورب مایا اتم سبسی پری الو پر تہیا انترکش لبشور وبن دہیانئ دہتی ارلّی برلو راجاپنر ددہ
پیدا کرنیوالا زمین کا سبکے قریب جہان کا روپ عمدہ بنانے والا فنا کرنے والا پانی کا مالک
پہر دوبارہ بنانیوالا الام کبر الام کبر الام الی اہتی اللی ادم اللہ اللی اناد سردو یا اللہ کو برابر اللہ
کو بن برابر اللہ فنا کرنیوالا بس فنا کرنیوالا اد اللہ فنا کرنیوالا بن حد کا سرد یب اتہر و نی شاہان

ہردم ہرین جنان لیشون سدہان جل جران اجوشٹن کردرپیٹ۔ امرسنہاری ہردم ہرین الور سوہر چھدہ کبری
اتہرین بید کا خلاصہ اگلا منتر آدمی جو پائی اچھے لوگ پایے جیو جو نظر نہ آدین کر کر انکو دور لیے ایمان کی
گردن کاٹی اگلی منتر سے اللہ کا رسول محمد زور آور کون ہی برابر کا الوالام الّی الّی الّی اتی اللہ سکتی
سمپور ہی بید اکرنیوالا اللہ فنا کرنیوالا ابس فنا کرنیوالا ابس اللہ سکتی سب پوری ہوئی یعنی اللہ کے
تعریف پوری ہوئی تصدیق الہنود مین ہی کہ چارون بید ونمین اوّل مین تہوڑی تہوڑی اللہ کے
قول مین جو کامل کے دلیر ارشاد فرمایا ہے باقی شرح ہے پنڈت کنہیا لال جو پونا ستارہ مین اتہرین بید
پڑہ کر یہان آئی ہین بیان کرتے ہین کہ آٹھ ہزار اشلوک اتہرن بید مین اسی اللہ سکتہ کے بیان مین ہین جو تمام
تعریف حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ہی اور اتہرن بید مسلمانون کو بھی سکہانا چاہیئے ہندو مذہب
مین اسکا اذن ہی لیکن تعجب کی بات ہی کہ جو پنڈت اس بید سے واقف ہین اور زیادہ ضد کرتی ہین
اور اتہرن بید کو میرے سامنے کہول کر پڑھنے لگی اسکا خلاصہ یہہ ہے کہ اللہ کی اصل ذات پاک جسکو نرگن
نرنکار کہتے ہین اُسکو اتہرن بید مین الام کہا ہی وہان دم مارنیکی جگہ ہنین نہ اُسکا کوئی نشان ہی نہ صورت
ہے نہ مورت پہر اُسکے تین صفتین مین ایک صفت پیدا کرنیکی دوسری صفت پالنی کی تیسرے صفت
مار ڈالنی کی اور اتہرون بید مین جو آٹھ ہزار اشلوک مین اُنمین تمام حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریفین اور
مسلمانون کے عقیدون کا پیش خبری کے طور پر بیان ہے اور قیامت کا برحق ہونا اُسمین صاف
ثابت ہی اس زمانے مین جب اتہرون بید کا یہ مقام یعنی اللہ سکتہ ہندوؤن کو دکہایا جاتا ہی تو اکثر سر لیف
کے جاہل پنڈت کہتے مین کہ اکبر بادشاہ نے یہ باتین اس بید مین داخل کردین ہین لیکن پنڈت کنہیا لال
کے پاس اتہرون بید چہہ سو برس پہلی کا لکہا ہوا موجود ہے اور لوسبر تاریخ کا ورق اُسی خط مین لکہا ہوا ہے
کہ اسوقت مین اکبر کا بلکہ تیموریون کا نام ونشان بہی نتہا کشف الاستار مین ہی کہ شاہ پور پرجہستان
مین پنڈت شو شرم داس کے پاس گیارہ سو برس کا لکہا ہوا اتہرن بید موجود ہی اور اسمین اللہ سکتہ
موجود ہے تصدیق الہنود مین ہے کہ ہندوؤن کے اگلی لوگون کی بولی مین اوتار بڑی کامل کو بولتے
تہے جو اللہ کی یاد مین ڈوب جاوے اور اپنے تئین بہول جاوے سو ہندوؤن کی کتابون مین دس
اوتار لکہی ہین اُن اوتارون مین کرشن کو بہت بڑا کامل لکہا ہی اور ہندوؤن کے اگلی بزرگون نے بدہ
اوتار کی اور کلکی کے اوتار کے خبر دی ہے سو بدہ اوتار کا زمانہ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت
پہلی ہے مگر برہمنون نے بدہ اوتار کو نہین مانا جسطرح یہودیون نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
نہین مانا مگر جین وغیرہ مین بدہ متی بکثرت ہین اور خدا کو ایک کہتے ہین اور کلکی اوتار کے

جو تہی ہندؤونکی اگلی کتابونمین لکہی ہین وہ سب تہی ہمارے پیغمبر حضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین موجود ہین خوب ثابت ہوا کہ کلکی اوتار خطاب
حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی مولوی محمد حسن صاحب نے ایک بہت بڑا کام کیا کہ ہندوؤنکے جتنے راجہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی گذرے ہین ان سبکا حال
ہندؤونکی معتبر کتابون سے لکہدیا ہی اسمین بہت بڑا مطلب ہے بڑے کام کی بات ہی وہ بات یہہ ہے
کہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلی کچہ بے ایمان لوگ ہندوستانمین پہیل گئے تہے اگلی بزرگون
نے اُنکی یہی خبر دی ہے اور اُنکے پتے بتلائے ہین پہر فرمایا ہے کہ بعد اُسکے کلکی اوتار کا ظہور ہوگا سو
ہندو لوگ ضد کے مارے کہدیتے ہین کہ وہ جو ہمارے بزرگون نے برُے اور بدکار لوگون کی خبر دی ہے
سو انہین مسلمانون کی خبر دی ہے اسلیئے اول سے آخر تک اُن کے سب راجاؤن کا حال بیان کردیا اور
آئینہ کی طرح صاف دکہادیا کہ جن بے ایمانون کی خبر اوتارون نے دی تہی وہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم سے پہلی ہو چکے اور کلکی اوتار کے جو جو پتے اور نشان تہے وہ سب ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
مین موجود ہین مولوی صاحب لکہتے ہین کہ وشنو پران جو ہندؤونکی معتبر کتاب ہی جس شخص نے وہ
کتاب لکہی ہے وہ چوتہے باب مین لکہتا ہی کہ برہجیت راجا میرے وقت مین ہے اور برہجیت بہیمن کا
بیٹا ہے اور وہ ارجن کا بیٹا اور ارجن پانڈو کا بیٹا اور پانڈو بیاس برہمن کا اور وشنو پران بیدبیاس
کے بیٹے اور پراسر بیاس کے اول کا ہی وہ چوتہے باب مین بائیسوین درجے مین لکہتا ہے کہ برہجیت
سے راجا اکشما تک پانڈؤون مین بائیس پشت ہوگی اور اُسی باب مین تیئیسوین درجے مین لکہتا ہے کہ
سورج بنسیون مین اکشوا جو وشنو پران کے لکہنی والے کے وقت مین تہا اُس سے شاکیا تک اٹہارہ
پشتین ہونگی اور وشنو پران کا ترجمہ جو انگریزی مین ہے اُسمین لکہا ہی کہ پرانی عمارتین جو انگریزون کو
ہندوستانمین ملی ہین اُن عمارتون کے پتہرون پر جو کچہ لکہا ہوا تہا اُس سے ہمکو معلوم ہوا کہ شاکیا
حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے سات سو برس پہلے پیدا ہوا تہا اور حضرت عیسیٰ سے پانچ سو تینتیس برس پہلے مرا
اور چین اور تبت وغیرہ اور قومون کے احوال کے کتابونسے بہی مطابق کرلیا اور اسی پران مین اسی
جگہہ پر لکہتا ہی کہ قوم پانڈو جنہنے قوم برہمن اور چہتریون کی بنیاد ڈالی ہے وہ کشما پانڈو پر تمام ہوا اور
اکشما کا باپ سدہود ہنا کاپی اور دوآبا کا راجا تہا جیسا ترجمۂ انگریزی مین لکہا ہی کشف الاستار مین
ہے کہ اُسکے بعد رہا سہا برہجیت سے تیئس پشت کے بعد سومترا پر تمام ہوا تصدیق الہنود اور کشف الاستار
مین ہی کہ سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چہہ سو برس پہلے تہا اور شاکیا وہ ہے جسنے بدہ مذہب
کی بہت مدد کی ہی اور اُسی پران مین مگدہ کے گہرانے کا سلسلہ لکہا ہے اور مگدہ پہلے پٹنہ کو کہتے تہے اور
یہ سلسلہ جراسندہ سی شروع ہوا جو کشن جی کے مقابلہ پر تہا اور اوسکا بیٹا سہادیو کشن کا تابع ہوکر مہابہارت

کی لڑائی مین پانڈوون کا شریک ہوا اور کہین پشت پیچھے رینچی پر تمام ہوا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے
پانچ سو برس پہلے تہا اس مقام مین بہت بڑا مطلب ہے وہ یہ ہے کہ اس رینچی کے مارے جانیکے بعد ہندو لوگ
گمراہ ہو گئے انہین بے ایمانون کی پہلے سی اوتارون نے خبر دی تہی اور یہہ رینچی حضرت عیسیٰ سے پانچسو
برس پہلے تہا تو ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے رینچی گیارہ سو برس پہلے تہا کتاب بہاگوت جو ہندوون
کی بڑی معتبر کتاب ہی اسمین لکہا ہی کہ جب رینچی لگدگی یعنی پٹنہ کا رہنے والا مارا جاویگا زمانہ بہت خراب ہوگا
اور بت پرستی اور بے ایمانی پہیلے گی اور عمدہ عبادت غسل ہی ٹہیریگا جو دور دراز پانیون پر جانا ہو
اور چوری کو ہنر اور زنا کو لوگ شجاعت اور خوبی سمجہین گے اور سب عیب ظاہر ہونگے اور سارے ملک ہند
مین جیسے آگرا اور قنوج اور بگدا ور پراگ اور متہرا اور کاشی مین ملیچہونکا راج ہوگا اسوقت کلکی اوتار
پیدا ہونگے بہاگوت کے اس بیان سے ثابت ہوا کہ بت پرستی ہندوؤنمین اسوقت تک نہتی مطلب
یہ ہی کہ وہ بت پرست جو بتون کو اللہ کا شریک سمجہنی لگے یہ بت پرست اسوقت سی پہلے نہتی اور بت پرستی کو
اگلی ہندو بہت برا جانتے تہی فقط اتنا کرتے تہی کہ اللہ کے خاص بندونکی تصویرین برکت کے واسطے اپنی پاس
رکہتے تہے تاکہ انکی محبت اور انکا دہیان ہر وقت جما رہے جب رینچی مارا گیا اسکے بعد ایسی بت پرستی پہیلی
جسمین ایمان جاتا رہا انہین بے ایمان بت پرستون کو اگلے ہندوون نے ملیچہ یعنے بے ایمان کہا ہی اور یہ خبر
دی ہی کہ جب بت پرستی اور بے ایمانی ہندوستان مین پہیل جایگی تب اس کفر کے مٹانے کیلئے اللہ تعالی
کلکی اوتار کو یعنی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو بہیجیگا کلکی پران جو ہندوؤنکی معتبر کتاب ہے اسمین لکہا
ہے کہ کلکی اوتار انکو اسلئے کہا ہی کہ وہ کلک کو دور کرینگے جو زمانہ کے دل پر چہا رہا ہوگا اور وہ آپ تو
پورن برہم ہونگے مطلب یہ ہے کہ کلک کہتی ہین زنگار کو یا میل کو سو آپکا خطاب کلکی اوتار اسلئے ہوا
کہ آپ ایسے وقت مین ظاہر ہوئے کہ سارے جہان کے دل پر اندہیرا کفر کا چہا گیا تہا اور آپ خود
پورن برہم تہے یعنی پورے تہی سب کمالونمین کامل تہے یہی پتا آپ کا توریت اور زبور مین اور حضرت اشعیا
علیہ السلام کے صحیفے مین ہی اللہ نے فرمادیا ہی کہ اندہیرا کفر کا سارے جہانمین پہیل جاویگا اور ظلم ظالمونکا
انتہا کو پہنچیگا تب آپکا ظہور ہوگا سو ایسا ہی ہوا اور ہندوستان کے ملک مین حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پانچسو برس پہلے سی ہند بگڑے اللہ کو بہول گئے اور بتون کو اللہ کا دوسرا سمجہے بعد اسکے پانچسو برس
بعد حضرت عیسیٰ کے وقت سی ملک شام اور روم کے بہت یہودی یون بگڑے کہ حضرت عیسیٰ کے
انکے دشمن ہو گئے کچہہ دنون کے بعد حضرت عیسیٰ کے ماننے والے یون بگڑے کہ حضرت عیسیٰ کو انہون نے
خدا کا دوسرا سمجہا حضرت عیسیٰ کے چہہ سو برس بعد اللہ نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو مکہ مین پیدا کیا

اور اُنہیر قرآن اُتارا کہ سب قومون کے دلون پر سے میل جھڑاوین اور پردے غفلت کے اُٹھاوین یہی
بتا حضرت اشیا علیہ السلام کے صحیفے مین دیا ہی کہ ساری قومون پر جو پردہ پڑا ہوا ہی اللہ تعالی اس پردیکو
اُٹھاویگا ایک رسالہ پادریون نے لکھا ہی اسمین وشنو پران سے نقل کیا ہی کہ دولت اور دین داری
دن بدن گھٹتی گھٹتی یہانتک کہ دنیا بالکل تباہ ہوجائے گی لوگ اُن بہاری بوجہون سے جنہین اُنکی بادشاہ
اُنپر ڈالینگے پریشان ہوکر جنگلون اور پہاڑونمین جا چھپینگے اور جنگلی ثمر ساگ پات جڑین میوے
پہول اور پتون پر خوشی سے بسر کرینگے آخر کو کلکی اوتار آویگا وہ سب ملیچھون اور چورون کو اور سب
جنگلی دلی بدی پر مائل ہین تباہ کریگا دیکھو یہہ بتا صاف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے آپکے تین سو برس پہلے
قسطنطین بادشاہ جو حضرت عیسیٰ سے تین سو برس بعد تھا بُت پرستی چھوڑکر جھوٹ موٹ کا عیسائی ہوا
اُسنے حضرت عیسیٰ کو اور روح القدس کو دو خدا ٹہیرا کر سب لوگونپر جبر کیا کہ تین خدا ٹہرا اقرار کرو
نہین تو تمہارے گہر تباہ کردئیے جاوینگے اُسوقت سے ایماندار لوگ جو اللہ کو اکیلا جانتے تہے اور سب پیغمبرونکو
اللہ کا بندہ جانکر مانتے تھے جنگلون اور پہاڑونمین چپ چپ کر بیٹھ رہے ساگ پات کھا کھا کر رہے
اور اپنا ایمان بچایا جب اللہ نے محمدی نور پہیلایا تب سب ایمان والون نے امن پایا تصدیق الہنود
مین ہی کہ نند کے خاندان کے بعد وشنو پران اور بھاگوت مین پراوتہ شنگ کے بیٹے پانچ پشت تک
کی سلطنت لکھی ہے اور کشف الاستار مین ہی کہ رنجی کے وزیر پراوتہ نے اُسکو مارڈالا اُسکے بیٹے شنگ
کی سلطنت پانچ پشت پر ہوئی اُنکے بعد دس شونا ک قوم کا تیرہ کے ایکسو ساٹھ برس کی سلطنت
لکہی ہی اُنمین اجیتا سترو باچھٹی پشت مین تھا اور حضرت عیسیٰ سے سی ساڑھے پانسو برس پہلے رنجی کے
اوّل زمانے مین تھا اُنکے بعد نند کے گھرانے کی سلطنت لکھی ہی اُسمین مہانند حضرت سکندر کیوقت مین تھا
اور وشنو پران سے جو تہے باب کے آخر کے موافق ارجن کے بہائی جدہشتر کی سلطنت چھوڑنے اور پرہیت
کے پیدا ہونے سے مہانند تک عرصہ ایکہزار پندرہ سو برس کا لکھا ہے اور نند کے گھرانے کے بعد موریا کی گھرانے
کی سلطنت ایکسو سینتیس برس کی لکھی ہی اُنکے بعد دس شنگ یعنی شاکی کے ایکسو بارہ برس کی سلطنت لکھی ہی اُنکے بعد چار کنڈونکی یعنی
بجار ذاتونکی سلطنت چار سو پانچ برس کی لکھی ہی اُنکے بعد اندرا کی گہرانے کی تیس راجاؤن کا بیان ہی جنکی سلطنت چارسو چھیالیس برس کی لکھی
تھی پر ستور ہوئی کہ حضرت عیسیٰ سے بیس برس پہلے شروع ہوئی اور حضرت عیسیٰ کے چارسو چھبیس برس
بعد تمام ہوئی یہ سلسلے بند ستور ہوئے اور سب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ہو چکی ان سلسلون کے
بعد آئندہ سلسلے لکھی ہین کہ سات شخص ابھیر اور دس گردہب اور سولہ شاکے اور دس گنگ اور آٹھ
یاونا اور چودہ بوشاری اور تیرہ منڈی اور دس گرنڈ ہونگے اور کل زمانہ ان سلسلون کا

ایکہزار ساتسو نوی برس مین لکھا ہی اُنکا بیان ترتیب سے یون ہی کہ آٹھہ یاونا اجیتامترو کے زمانے مین حضرت عیسیٰ
سے پانسو پندرہ برس پہلے تہی اور یہ یاونا یونان کے لوگ مین کیونکہ ہند کا وسط یونان سے قدیم ہی رہا ہے
کہ حضرت سکندر کے زمانے تک یونان والون کو یون کہا گیا ہی یعنی ہندوستان کے لوگ اُس زمانے
مین یونان کے لوگون کو یون کہتے تھے چنانچہ خود حضرت سکندر کو یون کا بادشاہ کہا ہی اب خوب ثابت
ہوگیا ہی کہ یاونا بھی انہون نے یونان کے لوگون کو کہا ہی پھر اُنکے زمانے کو دیکھو کہ آٹھہ یاونا کے بعد
چودہ نوشارے ہوئی اور نوشارے قوم پانڈو کے بعد تھی اور سومترا پانڈو حضرت عیسیٰ سے چھہ سو برس پہلے
تھا اور یہ سومترا پانڈو قوم کا آخری راجہ ہی اور اسکے بعد نوشارے ہوئی تو پہر آٹھہ یاونا حضرت عیسیٰ
سے پانسو برس پہلے تھی اور وشنو پران کا شرح کرنیوالا اور انگریزی ترجمہ کرنیوالا ایسا ہی یون سمجھا ہی کہ یہ
یاونا وہ مین جو باریخ کہلاتے ہین جو حضرت سکندر کے فوج مین سے باقی رہگئی تہی وہ بلخ مین بسے اور
انہون نے جمنا تک راج کیا اگر وہ مین تو بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے تین سو برس پہلے کے مین اور
مہابھارت کی لڑائی مین کرشن جی کے مقابل مین جو جراسندہ تہا اُس جراسندہ کو کال یون نے مدد کی
تہی جیسا کہ مہابھارت کی سبھاپرب مین لکھا ہی اسیلئے بھاگوت مین اُسکو یعنی کال یون کو اسُر کہا ہے
اور اسُر ناپاک اور بے ایمان کو کہتے ہین اُسکو اسلئے بے ایمان کہا کہ اُسنے کرشن جی سے سامنا کیا اور جراسندہ
ظالم کا شریک ہوا ایک شخص کے برے ہونے سے ساری قوم بری نہین ہوجاتی یونان والے اگلے وقتون مین
بہت سے بے ایمان تہے اور انمین بہت خداپرست بھی تہے حضرت سکندر بادشاہ کیسے خداپرست تھے
جنہون نے ہر ہر شہر مین آگ پوجنے والون کے آتشخانے توڑے اور خداپرستی ہر ہر شہر مین پھیلائی
اور حضرت ابراہیمؑ کی شریعت کو جاری کیا اور یہ جو کاتہون کی قوم ہے اُنکی اصل بھی یونان سے ہی
پادریون کی کتابون مین ہی کہ گاتہہ ایک وحشی قوم تہی جو ملک یونان کی آس پاس رہتی تہی انہون نے
حضرت عیسیٰ کے تین سو برس بعد ملک روم پر حملہ کیا کہ اُسکی ونش شاخین ہوگئین جتنی قومین کاتہون کی ہین
وہ سب قومین اُنکی ہی لکھی ہین معلوم ہوا کہ وہی لوگ ملک یونان سے ملک ہند مین آئی ہین اور جو لوگ
کہتے مین کہ یاونا بھاگوت مین مسلمانون کو کہا ہی محض غلط ہے اور بعضے ہندو اسپر دلیل لاتے ہین کہ یاونا
لوگ پچھم کیطرف سے آئی تھے اور عرب ہماری ملک سے پچھم کیطرف ہے اُسکا جواب یہ ہی کہ ہندوستان سے
اور بہت ملک پچھم کیطرف ہین یونان بھی پچھم طرف ہے یون انہین یونان والون کو کہا ہی پہر تعداد انہو
مین لکھا ہی کہ اُنکے بعد چودہ نوشاری ہوئے وہ گھرانا بسروا کا ہے جو پانڈو کے بعد ہی اُنکے بعد سولہ
شاکی پیرہ کے گھرانے کے مین پہر دس گنگ مین اور مین مہاگنگ تہا پہر سات شخص پہر ہین

اُنمین سکونت کو ہی تھا جیسا کہ آرایش محفل مین ہنود کی کتابون مین سے لکھا ہی بعد اُنکے گردھر کے گھرانے کا ذکر
ہے اُنکے بعد تیرہ[۱۳] منڈی وشنو پُران کے لکھنے کیموافق مین وہ تیرہ[۱۳] شخص شالباہن کے ہین جو شمالی یعنی اُتر
طرف تھا جیسا کہ اسی پُران کی شرح مین لکھا ہی الفنسٹن انگریز کی اُردو کتاب کا دوسو اکیسوان[۲۲۱] صفحہ دیکھنا چاہیے
اور بھاگوت مین اسجگہ پر دس گمنڈ لکھتا ہی وہ ایک قوم مہاراشٹر اور اڑیسا کی درمیانمین ہین جنکا راج اُس
کتاب کے چارسو دسوین[۴۱۰] صفحہ کیموافق منڈیون کے میدانمین تہا سو یہ سب سلسلے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
سے پہلے ہو چکے پہر ذکر مونون کے راج کا ہی جو تین سو سال کرین اور وشنو پران کی شرح کیموافق مون قوم
بہیم داوتر کی ہی اور سنسکرت مین مون جپ کو کہتے ہین اور سمندر پال فقیر بڑی مدت تک جپ ہا آخر کو
بکرم کے بادشاہت پر قبضہ کر کی اُسنے اپنی اولاد سمیت تین سو برس راج کیا اور سلطنت شالباہن کے
گھرانے کی ایک ملک مین اور سمندر پالی کی سلطنت دوسرے ملک مین ایک ہی وقت مین تہے پہر ذکر ہی
گیارہ[۱۱] شخص پاری کی سلطنت ہو گی سوا تبک کہن مین اُنکا پتہ موجود ہے وہ لوگ الفنسٹن انگریز کی
اُردو تاریخ کے چارسو ساتوین صفحہ کے موافق حضرت عیسیٰ کے زمانے مین تہے وہ بلوک چند کے گھرانی
کے گیارہ شخص مین جنکا راج سمندر پالیون کے بعد ہوا ہی پہر ذکر کیلا کا بادناکا ہے اُب کیلا کا گو کلنکا کو کہتے
ہین وہ جلو کیا تلنگانہ مین اڑیسی کے پاس ایک ضلع ہے اور اڑیسا کے احوال مین جو کتاب ہی اسمین
اُنکی سلطنت حضرت عیسیٰ سے چہ سو برس پہلے لکھی ہی پہر الفنسٹن جو اپنی اُردو تاریخ کی دوسو اکہترین[۲۷۱]
صفحہ مین لکھتا ہی کہ غالب یون ہی کہ ذکر مسلمانون کا ہے یہ بات الفنسٹن کی صاف غلط ہی ان سلسلونکے
بعد تیرہ بارلیخ کا ذکر ہے جنکا اوپر ذکر ہو چکا پہر وشنو پران مین سات شخص کشلا دوشواش قنک کو لکھا
ہے جو اس پُران کی شرح کیموافق حضرت عیسےٰ کی پانسو برس بعد ہتی پردوار کھہ اور منی دھن اور
کناک اور مشک اور گوہا کا حال ہی اور گوہا ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہی اور کلکی
پران مین لکھا ہی کہ دوسرے ملک کی ایک بڑے راجہ کے وقت مین جبکہ سورج بنسی بے شاخ و بوب
یعنے بے شاخ و نشان ہو جاوین تب کلکی اوتار تشریف لاوینگے یہ پتا ہی ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ
وآلہ وسلم کے وقت مین خوب ظاہر ہوا جیسا کہ شیو پرشاد ہندو بنارس کا معتبر اپنی کتاب آئینہ تاریخ
نما کے آٹھوین صفحہ مین لکھتا ہی کہ پرتاب چند کے وقتمین ایران کا بادشاہ نوشیروان لشکر کشی کر کی
جتنا محصول رہگیا تہا دام دام پرتاب چند سی لیگیا اور تاریخ تیموری جو کسی ہندو نے اُردو مین
لکھی ہی اُسمین لکھا ہی کہ نوشیروان پرتاب چند کی بیٹی بہی لیگیا اور نوشیروان بادشاہ حضرت
عیسے کے وقت سے پانسو تیس برس بعد تخت پر بیٹھا اور پرتاب چند کے مرنیکے بعد ہند کا راج ایسا

بگڑ گیا کہ اُسکی صوبہ دار اپنی اپنی صوبہ دَبا بیٹھے اُن بہت سی صوبہ دار حاکمون کو جو الگ الگ سب بادشاہ
بن بیٹھے تھی تاریخ کی کتابون کے لکھنے والون نے راجہ اندر کے خادمون کا سا راج لکھا ہی اُس زمانہ مین
قوم چہتری سے راج جاتا رہا تھا اور برہمن سے شدر تک ایسر اور کوہی اور جنگلی علاقہ مگدا اور آگرہ آباد اور
متہرا اور کاشی اور قنوج وغیرہ مین خود مختار راج کرتے تھی گویا ہارت کی کشتی مین ہر ایک راجہ اور ٹہاکر
ہو گیا تہا اور شہر بلبہی پور جو اودیپور کے راجاؤ نکا ہمیشہ سی گجرات مین بادشاہی شہر تہا اُسکو نوشیروان
کی فوج نے سرے سی مسمار کر دیا تہا یہانتک کہ راجہ کی قوم مین سی کسیکو زندہ نچھوڑا تھا دیکھو وہ جو بہاگوت
مین بتا دیا تھا کہ تمام ملک ہند مین آبوا در قنوج مین اور مگدا اور پراگ اور متہرا اور کاشی مین ملیچہون
کا راج ہوگا اُسوقت کلکی اوتار تشریف لائینگے یہ پتا جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے
کے زمانہمین کیسا ظاہر ہوا اسی نوشیروان کے زمانہمین ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے
اور سُورج بنسی بے نام و نشان ہو گئے لیس پتا پورا ہو گیا یہ ضرور نہین کہ انکا نشان پھر کہین سے
ظاہر نہو یہ جو اودیپور کے راجہ کہتے ہین کہ ہم لوکی اولاد مین ہین اور وہ رام چندر کے فرزند تہین تھا
اسکا سبب یہ ہے کہ ایک رانی جسکا نام پشپاوتی تہا زندہ رہگئی تہی وہ بھاگ کر ملیاگڈہ کے پہاڑ مین
چھپ گئی تہی لیکن چونکہ حمل سے تہی لڑکا جنی اور اُسکا نام گوہ رکھا اور وہ اپنے ملک کا راجا ہوا کلکی
پُران مین لکھا ہی کہ قوم کلکی اوتار کے گرگ یعنی رشی یعنی عبادت کرنیوالے ہونگے اور ہمارے حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ اَللہ کی عبادت کرنیوالے تہے کعبہ جو اللہ کا گھر ہے اُسکے خادم اور مجاور
تہے حضرت اسمٰعیل پیغمبر جو حضرت ابراہیم پیغمبر کے بیٹے تہے اُنکی نسل مین قریشی لوگ تہے مگر حضرت
اسمٰعیل کا زمانہ بہت گزر گیا تہا بہت سے عرب کے لوگ بُت پرستونکی صحبت مین بگڑ گئے تہے مگر
کچھ لوگ خدا پرست بہی باقی تہے ہمارے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ دادون سے کہین بُت
پرستی ثابت نہین بہت سی علم والون کی تحقیق یون ہی کہ آپ کے باپ دادا سب خدا پرست
تہے شرک سے پاک تہے کلکی پُران مین کلکی اوتار کے باپ کا نام وشنو یس لکھا ہی اور وشنو انکی بولی
مین اَللہ کو کہتے ہین اور یس کے معنی ہین بندہ تو وشنو یس کے معنے ہوئے بندہ اللہ کا اور عربی مین
عبداللہ کے بہی یہی معنے ہین بندہ اللہ کا اور عبداللہ ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے باپ کا نام
ہے اور کلکی تار کی مان کا نام سومتی ترجمہ کیا ہی اسکے معنے ہین معتمدہ یعنی بھروسا کی ہوئی یعنی ایسی
بھروسا ہی کہ وہ سچی ہے دغا اور فریب نکرینگے یہی معنے ہین آمنہ کے یعنی امن و امان والی۔
فائدہ مولانا عبدالرحمٰن چشتی کے رسالے مین آپ کے باپ کا نام کانت بھوجنہ لکھا ہی

سو ایک پنڈت نے یون بتایا کہ کانت کے معنے نور اور جلال کے ہے اور بہونجہ کے معنی مشغول رہنے والا
اب یہ معنی ہوئے کہ اللہ کے نور مین مشغول رہنے والا یہ معنی ہین عبداللہ کے معنے سے نزدیک ہین اللہ کا خاص
بندہ وہی ہی جو اللہ کی یاد مین مشغول رہی کلکی پران مین لکہا ہے کہ کلکی اوتار کے تین بہائی ہون گے ایک کا
نام کوی ہی معنے ہین عقیل کے دوسرے کا نام سمت اسکے معنے ہین بہت علم والا یہی معنے جعفر کے نام سے نکلتے
ہین تیسرے کا نام پراکیہ اسکے معنی ہین علیؑ سو عقیل اور جعفر اور علیؑ جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب
کے بیٹے تہے اور ابو طالب نے جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو نہایت محبت سے پالا تہا ابو طالب آپ کے باپ
عبداللہ کے بہائی تہے دونون کی ماں ایک ہی تہین ہند مین ایسے چچا کو باپ کہتے ہین کلکی اوتار کے
پیدا ہونیکا مقام شنبہل نگری لکہا ہی سو شنبہل نگری عرب کی بستی کو کہتے ہین اسکی تحقیق یہ ہی کہ ہندوؤن
نے زمین کے اور جنگل کے سات حصے اور سمندر کے بہی سات حصے کئے ہین جنگل کے حصون مین
جو بڑا جنگل ہے اسکو دیپ کہتے ہین اور چہوٹے جنگل کو اپدیپ کہتے تہے اور ہند کے لوگ جب ملکونکی سیر
کرتے تہے تو سوائے ہندوستان کے اور ملکون مین خشکی کی راہ سے جانا مشکل تہا سندہ سے
چین تک جو باقی چہہ دیپون کے برابر ہی تو اسمین درخت جامن کے بہت ہین اس راہ سے اسکو
جمبو دیپ کہتے تہے اور سمندر کو سمندر شور کہتے تہے اور جب ایران کو جاتے تہے جسکی بندرگاہ یعنی
ٹاپو سنگہ دیپ ہی اسی باعث سے ساکہہ دیپ کہتے تہے اور سمندر شور جو عرب کا سمندر ہے اسے سمندر
سے ایران کو جاتے تہے اسی باعث سے سمندر کو سمندر شور کہتے تہے تیسرا جنگل یمن اور ملک شام
اور عرب ہے اور اسمین روئی دو قسم کی ہوتی ہی ایک تو وہ جو ہند مین معمولی ہوتی ہے اور دوسرے
ایک بڑے درخت سے پیدا ہوتی ہے اور ہند مین جو بڑے درخت سے روئی پیدا ہوتی ہے اسکو
شیمبل اور سنبل اور شنبہل کہتے ہین ان باعث سے اس جنگل کا شنبہل نگری نام رکہا اور
ایران اور عرب کے درمیان کا سمندر چہوٹا ہے لیکن اسمین چلنا مشکل ہے اس باعث سے اسکو
چہاچہہ کا سمندر یعنی کہٹا نام رکہا چوتہا جنگل افریقیہ ہی ملک مصر وغیرہ جہان کوش کے بہی
ملک ہین وہ کوش جو حام کا بیٹا تہا اور حام حضرت نوحؑ کے بیٹے تہے تو اسکو کوش دیپ کہتے
تہے اور کش کا لفظ اصل مین کوش ہی جسمین سے واو کو گرا دیا اور چونکہ عرب اور مصر کے بیچ
مین حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے آمد و رفت جاری ہے اس راہ سے اسکو ہندوؤن
نے سمندر گہی کا کہا ہی پانچوان جنگل یونان ہی جب مصر سے یونان کو جاتے ہین تو سمندر راہ
مین ہی اگرچہ اسکا پانی میٹہا نہین لیکن آمد و رفت کثرت سے ہی ہند کے لوگون نے اسکو

شربت کا سمندر کہا ہی اور کرونچہ یعنی بگلہ اوسمین بکثرت ہی اس جہت اوسکو کرونچہ دیپ کہا ہی چھٹا جنگل روم ایلی ہی جسمین پہاڑونکی کثرت ہی جسکو کومید کہتے ہین اس باعث اوسکو میدک دیپ کہا ہے اور ایچ کا دریا جو بہت زور شور سے ہے اوسکو شراب کا دریا کہا ہی ساتوان جنگل ہسپانیہ ہے اور اٹلی ہے وہان جاتے ہوئے مصر کے سمندر کا حصہ پڑتا ہی اسلئے اوسکو شہد کا سمندر کہا اور اس ملک مین پانی کی کثرت ہی اور پانی کی کثرت کو پہکر کہتے ہین اس باعث سے اوسکو پہکر دیپ کہا ہی اب ثابت ہوا کہ شاملل اور شمبل اور شنبل اور شنگل دیپ خاص ملک عرب اور شام کو کہتے تہے اور بعضے شاعرون نے اگرچہ سراندیپ کو بہی شنگل دیپ کہا ہی مگر یہان یہ مطلب نہین کیونکہ یہان شنبل نگری بہی کہا ہی اور شنبہل نگری سراندیب کا نام نہین اور سنسکرت مین شنبل دریا کے کنارے کو بہی کہتے ہین اور مکہ شریف دریا کے کنارے پر ہی اور بعضے ہندو جو خیال کرتے ہین کہ کلکی اوتار شہر سنبل علاقہ کٹہیر مین پیدا ہونگے یہہ خیال اونکا صاف غلط ہی کیونکہ اس شہر کا نام سنبل چہوٹے سین سے ہی اور شنبل نگری مین بڑا شین ہے بیشک اوس سے مراد عرب کی بستی ہی اور کلکی پرانمین ایک پتہ یہ لکہا ہے کہ کلکی اوتار کہوہ مین تپسیا کرینگے یعنی ایک غار مین اللہ کی عبادت کرینگے سو یہ پتا جناب محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے جب آپکی عمر چالیس برس کی ہوئی اللہ تعالی نے آپ کے دلمین تنہائی کی محبت ڈالدی مکہ مین ایک پہاڑ ہے جسکا نام حرا ہی اوس پہاڑ مین ایک غار ہی اوس غار مین اکیلے بیٹہے رہتے تہے اور اللہ کی بندگی مین مشغول رہتے تہے کئی دن کا کہانا اکٹہا اپنے ساتہہ رکہہ لیتے تہے جب وہ کہانا ہو چکتا تہا تو اپنی بی بی حضرت خدیجہ رض کے پاس تشریف لیجاتے تہے اور اوتنے دنون کا کہانا پہر اوسی غار مین لیجاتے تہے چند مدت یون گذری کہ یکایک اللہ نے اوس غار مین جبرئیل فرشتے کو بہیجا حضرت جبرئیل نے آپکو اللہ کا کلام سنایا اور پیغام اللہ کا پہنچایا پانچ آیتین سورہ اقرا کی پڑہائین پہر تہوڑی تہوڑی آیتین قرآن کی اللہ تعالی حضرت جبرئیل کے زبانی بہیجتا تہا آپ اونسے سن لیتے تہے اور لکہنے والون سے لکہوا لیتے تہے اپنے ہاتہہ سے کبہی آپ نے لکہا تہا اور کوئی کتاب پڑہی تہی قرآن کے اترنے کے بعد بہی آپ نے اپنے ہاتہہ سے نہین لکہا اللہ نے یہ نشانی دکہائی کہ دیکہو انکو کسی آدمی نے نہین پڑہایا ہی سب کچہہ اللہ ہی نے بتایا ہے کلکی پران مین ایک پتا یہہ لکہا ہی کہ کلکی اوتار پہاڑ کے کہوہ مین پرش رام سے تعلیم پاوینگے سو پرش روح کو کہتے ہین اور رام اللہ کو کہتے ہین اور حضرت جبرئیل کا خطاب ہی روح القدس یعنے اللہ پاک کے بنائی ہوئے روح سو یہ پتا بہی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین خوب ظاہر ہے اوس پہاڑ کے غار مین اللہ نے روح القدس کو آسمان سے بہیجا اونہون نے اللہ کے حکم سے پہلے پہل اوس غار مین آپکو اللہ کا کلام سکہایا۔

اور کلکی پران مین ایک پتہ یہہ لکہا ہی کہ سنگل دیپ کے راجہ کی بیٹی اپنے وکیل کی معرفت آپکو قبول کریگی سو
حضرت خدیجہ جو مکہ مین بڑی رئیس تہین اونہون نے اپنی میسرہ کی معرفت جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کو پیغام نکاح کا دیا اور آپکی نکاح مین آئین یہ پتہ آپکا اللہ تعالی نے حضرت داود علیہ السلام کے زبور
مین بہی دیا ہی اور پہلے سی آپکو خطاب کر کے یون فرمایا ہی ملکہ اوفیر کے سونے سی آراستہ ہوکر تیری داہنے
ہاتھہ کہڑی ہے ملکہ کے یہ معنی نہین کہ بہت بڑے ملک کی رانی ہو حضرت یوشع علیہ السلام کی
کتاب مین سرشہر رئیس کو ملکہ کہا ہی کلکی پران مین ایک پتہ یہ دیا ہی کہ وطن سے اپنے اور طرف کے پہاڑون
مین ہجرت کرینگے سو جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنا وطن مکہ چہوڑکر اوتر طرف مدینہ مین تشریف لائے
کلکی پران مین تلوار کی بڑی تعریف لکہی ہی اور سواری کی بہی بڑی تعریف لکہی ہی سو حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم
کی وہ تلوار ہی جسنے کافرونکی سر کاٹ ڈالے تب ساری دنیا مین ایمان پہیلا اور جہاد کیلئے گہوڑے کی سواری
سیکہنا اور تیر اندازی سیکہنا ان دونون باتونکی حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی ہے
جہاد والے گہوڑون کی بڑی بڑی تعریفین کی ہین اللہ تعالی نے توراۃ اور زبور مین اور حضرت
اشعیا علیہ السلام کے صحیفہ مین تلوار کی عدالت کی خبرین دی ہین کلکی پران مین لکہا ہی کہ وہ تمام پاک
لوگون کی تعریفین کرینگے سو یہ پتا حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین بہت صاف ظاہر ہے قرآن جو اللہ
نے آپ پر اتارا ہی اوسمین حضرت عیسی ع اور حضرت موسی علیہ السلام اور حضرت داود ع اور حضرت سلیمان
اور حضرت ابراہیم کی اور سب پیغمبرون کی ایسی تعریفین کی ہین کہ ویسی تعریفین نہ توراۃ مین ہین نہ
زبور مین نہ انجیل مین اور فرشتونکی بہی بڑی بڑی تعریفین اللہ نے قرآن مین کی ہین اسیطرح آپکی
حدیثون مین فرشتون اور پیغمبرون کی اور سب اچہی لوگونکی بڑی بڑی تعریفین ہین یہی تہا کہ اللہ نے
حضرت اشعیا علیہ السلام [illegible] خبر دیا ہی اور فرمایا ہے کہ وہ پہلے نبیونکی سچائی ظاہر کریگا اور انجیل پاک
مین حضرت عیسی سے یون کہا ہی کہ وہ میری تعریف کریگا سو جناب محمد صلعم نے حضرت عیسی کی
وہ تعریفین کی ہین [illegible] اسی طرح سب نبیون کی تعریفین قرآن اور حدیث مین موجود ہین
اور اللہ نے قرآن مین [illegible] فرمایا ہے ہر قوم مین ایک پیغمبر بہیجا ہے جن پیغمبرون کا نام نہین لیا
اونکی بہی تعریفین کرین [illegible] ایک بہت بڑا پتا یہ دیا ہی کہ کلکی اوتار اپنا دین تلوار کے زور سے
جاری کرینگے یہی پتا [illegible] توراۃ اور زبور اور انجیل پاک مین اور صحیفون مین موجود ہی محمدی تلوار اللہ
کو بہت پیاری ہی کلکی پران مین ہے کہ آخر کلجگ مین یعنی آخری زمانے مین پہر کلکی اوتار کے
صفتین ظاہر ہونگی اسکا صاف مطلب یہ ہی کہ آخری زمانے مین امام مہدی ظاہر ہونگے

اگرچہ وہ پیغمبر نہونگی مگر جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑی نائب ہونگی اونکا نام محمد ہوگا اور اونکی باپ کا نام عبد اللہ
ہوگا تلوار سے نصاریٰ کو قتل کرینگے پھر حضرت عیسیٰ آسمان سے اوتر کر دجال کو اور یہود لونکو قتل کر کے
سارے جہان مین محمدی دین پہیلا دینگے کلکی پران مین جو زائچہ کلکی کے اوتار کا لکہا ہی وہ بہی حضرت صلعم
زائچہ سے موافق ہے جناب محمد پیر کے دن ربیع الاول کے بارہوین کو پیدا ہوئے آپکی پیدائش حضرت عیسیٰ علیہ السلام
کے پانسو ستر برس بعد ہوی اور جب آپنے مکہ سے مدینہ شریف کیطرف ہجرت فرمائی تو اول محرم سن
سنہ ہجری کا سولہوین جولائی ۶۲۲ء عیسوی مین تہا اور ہجرت سے گیارہوین برسکی محرم کی پہلی تاریخ
مارچ کی انتسوین ۶۳۲ء عیسوی کیمطابق ہے تو آپ کی پیدائش کے برس کے محرم کی پہلی تاریخ فروری
کی بارہوین ۵۷۱ء عیسوی مین ہے تو صفر کا مہینہ مارچ کی گیارہوین یا اپریل کی بارہوین مین ہوا اور ربیع الاول
کی پہلی تاریخ ماہ اپریل کے گیارہوین یا بارہوین مین ہوئے اور وہی سدی ماہ بیساکھ تہی اور مشہور یہ
ہے کہ آپکی پیدائش صبح صادق کیوقت ملک عرب مین ہوی کہ ملک ہند کے بیچون بیچ مین دو ہزار
کوس کا فاصلہ مکہ شریف سی ہے اور دو گہنٹہ کا فرق پڑتا ہے جسوقت عرب مین صبح صادق ہوتی ہے
ملک ہند کے بیچون بیچ مین اوسوقت دو گہڑی دن چڑہتا ہے اور بارہوین ربیع الاول کو آپکی پیدائش
کے برس مین ماہ اپریل کے بائیسوین کو آفتاب برج حمل مین تہا اور جو بارہوین تاریخ چاند کی تہی چاند
سرطان مین ہوا جیسا کہ ابو معشر نے آفتاب کو برج حمل مین اور ذنب کو قوس مین اور راس کو جوزا
مین لکہا ہی یہ ہو مطابق ہے اور حساب سے زہرہ برج حوت مین ہے اور عطارد اور مشتری برج ثور
مین اور مریخ برج جدی مین اور زحل برج میزان مین ہوتا ہی پس اس صورت مین زائچہ وہی نکلتا ہے
جو کلکی پران کے اشلوکون مین ہے اور وہ یہ ہی ٥ دوادشی شام شکل پکشنشی ماہن
مادہوم مست دہیا ہرشنی جو کی کرنی بالیا ہوی یعنی بارہوین چاند سدی ماہ بیساکہ ہست نام نچھتر
ہرشن جوگ کرن بالب مین سورج ہی جنور کرکی گرد گوستہی بدست تہا بہو مین نارکی جیودی سا
کو لاگر ہاست تہا سورج حمل مین چاند سرطان مین مشتری ثور مین اور عطارد بہی ثور مین
اور مریخ جدی مین یہ گرہ عمدہ اوقات مین رہے جگہین راہی سپتی کیتو دہنستی دہنوشی وہیجے سکر مین
کتی جیوی تلاس ہتی جی سنیچری یعنی راس جوزا مین ذنب قوس مین زہرہ حوت مین میزان
کا زحل سمت سری جی پر ہوش ادیا تہدی کہنکی بجے میگہا نکی جی لبدہی جنہی کلکی پیا ور ہوتی
وقت عمدہ نام پر ہوش مین دو گہڑی سورج نکلی حمل کے طالع مین جنم کلکی کا ہوگا بیساکہ
سدی دوادشی ہست نام نچھتر ہرشن نام جوگ بالب نام کرن بیساکہ سدی چاند کے

بارہوین بست نام نکہتر مین برشن نام جوگ بالب نام کرن مین چندر دن مان اکتیس گہڑی پل چونتیس
سورج ادسیات دو گہڑی پل اکتیس یعنی پیر کے دن جبکہ دن اکتیس گہڑی پل چونتیس کا ہو سورج کے
دو گہڑی لگنی پر بالا پل اکتیس ہونگی وشنو پیا برہمن گری سمتیان سکا ساتھ کلکی نام دہرم پرور تک
تت سمیتی پر داتہہ لو بتھہ عبداللہ رہت گو کے گہر سومتی آمنہ کی شکم سے کالکی نام دہرم کا بانی والا
ایسی وقت مین تشریف لاویگا جاننا چاہئے کہ اللہ تعالی نے آسمان مین برج بنائے مین قرآن
شریف مین فرمایا ہے کہ ہمنے آسمان مین برج بنائے اور اونکو رونق دی دیکہنے والون کیلیئے یعنی
ہر ہر برج کو تارون سے رونق دی اور سورج اور چاند کے حق مین فرمایا ہر ایک ایک گہیر مین پہرتے ہین
اور سورہ اذا الشمس مین فرمایا کہ مین قسم کہاتا ہون اونکی جو چہپ جانیوالی مین دوڑنیوالے پیچہے ہٹ جانیوالے
سینے تارے جو آسمان پر جاتے مین پہر چلتے چلتے پیچہی ہٹ جاتے ہین جو لوگ تارونکا علم جانتے ہین اونکی نزدیک
یہ بات ثابت ہی کہ زہرہ اور عطارد اور مشتری اور مریخ اور زحل ہی سورج چاند کیطرح آسمان مین سیر کرتے
پہرتے ہین باقی سب تارے اپنی اپنی جگہ پر جمی ہوئی ہین تو یہ ساتون جو سیر کرنیوالے ہین کسی برج
مین جاتے ہین یعنی کسی برج مین تو جسوقت کوئی پیدا ہوتا ہی اوسوقت وہ لوگ دیکہتے ہین کہ اسوقت
کون سا تارا کس برج مین ہے اللہ تعالی نے ہر چیز مین نئے نئے تاثیر رکہی ہے جو تارا جس برج مین
ہوتا ہی اسکی ویسی تاثیر اللہ تعالی ظاہر کرتا ہی ہر چیز کا اثر اوسی کی ہاتہ مین ہے بعضی بعضے برجون
مین ان تارونکا ہونا اسبات کی نشانی ہوتی ہے کہ اللہ چاہی تو یہ شخص بڑا صاحب اقبال ہو
مگر یہ تاثیر اللہ ہی کی اختیار مین ہی تارون کے اختیار مین نہین اگلے زمانے مین جو ایمان والے
لوگ تھے وہ جو اس علم کو جانتے تہے تو یہی سمجہتے تہے کہ یہ سب تاثیرین اللہ ہی کے ہاتہ مین ہین جب
یہ علم بہت پہیلا بہت سے بیوقوف لوگ اللہ کو بہول گئے اور یہ سمجہنے لگے کہ معاذ اللہ تارے خود
مختار ہین کیسیکو دولت دیتے ہین کیسیکو محتاج کر دیتے ہین معاذ اللہ انکو اختیار ہے جو چاہین سو
کرین اور بعضی ظالمون نے یہ شرارت نکالی کہ بعضے تارونکی بعضے تاثیرین دیکہہ دیکہہ کر لوہی تاثیر
کو کسی وقت سے اور کسی ترکیب سے کسی دوسری چیز پر لے لیا اور اوس تاثیر سے کسی آدمی کو مار ڈالا یا
ایسا اوسکو دیا کہ وہ بیمار پڑ گیا جادوگرون نے تارون کی تاثیر کو لیکر بے گناہون کا خون کرنے
کے لئے لوہے یا خنجر تیار کیا کہ جسکو چاہینگے جہٹکے سی مار ڈالینگے مگر اللہ نے جسکے مقدر مین جو لکہا ہی
وہی ہوتا ہی اللہ کو یہی منظور تہا کہ یہ شخص مارا جاوے اور ظالم اوسکے بدلے دوزخ مین جاوی
اب اللہ نے محمدی شریعت مین اس علم کا سیکہنا منع کر دیا سنن ابی داؤد مین ہی کہ جناب پیغمبر

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایکمقدمہ تارون کے علم کا سیکہا تو اوسنی ایکمقدمہ جادو کا سیکہا
یہ ہی کہ یہ علم جادوگرون کے کام مین آتا ہی جسنے اسکو سیکہا ایسا ہو آگے بڑہکر جادو ہی سیکہے
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اس فساد کا دروازہ بند کیا ہیا گوت مین ہی کلکی اوتار کی بشارت
موجود ہی ایک جگہ یون لکہا ہی کہ کلکے اوتار نئے سر سے دہرم ست جگ کا جاری کرینگے دوسری
جگہ لکہا ہی کہ کلکے اوتار ہزارون راجہ اور ادہرمی اور پاپیون کو تلوار سے مار ڈالینگے جبکہ اون کے
درشن ملنی سی بچے ہوئے آدمیون کو گیان ملجائیگا تو وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دہرم سے
چلینگے اور دوسری جگہ لکہا ہی کہ وہ ست جگ کا کرم دنیا مین ظاہر کرکے دہرم کو بڑہاوینگے
کشف الاستار مین لکہا ہی کہ اللہ کا لفظ اتہربن بیدمین اور شام بیدمین موجود ہی اور نام محمد اور احمد
صلے اللہ علیہ وسلم کا اتہربن بیدمین موجود ہی خاصکر رکھ بید کے منتر مین نام احمد موجود ہی وہ منتر
یہ ہی ہیری تو اَم ما ہی ہیر سمودائی دسنامی کا مائی احمد نارو بائی بجتام رسنمائی
باَنْ جانتوائی لمموّرائی گما بنوا نتائی با جسمانی سائیلائی ررسائی مانی میتو نا احمد
کائی سوُر وبائی مدنسانی بابائی اور جحر بیدمین الانک اور محمد کا لفظ موجود ہی اوسکا
منتر یہ ہی ادم نمو سسر مانو جبان تندمانی سرگو کودمان جلسان باجما تو جہی یما
مند نمو نمند الینک الانک تج الوجبان محمد الانک کرمان جسان نیجان تندمانی
جاجسان نماہی جیوُسان تجان اور لکہا ہی کہ کتاب دبستان مذاہب مین لکہا ہی کہ اکبر بادشاہ
کے زمانے مین ایک شیخ بہاون اتہربن بیدی برہمن مسلمان ہو گیا تہا اوسکی پاس یہ عبارت بید کے
تہی اوسنے بہت سے برہمنون کو قائل کیا اور یہ کہا کہ جبتک اس عبارت کو نہ پڑہے تو موافق بید کے
نجات نہوگی اوسکو ہندو لوگ اَنْ کہی کہتے ہین وہ یہ ہی لا الہا ہرنی پاپن الا الہا پرم پدم
جنم بیکنہٹہ پراپ نیوتی تو جپی نام محمدم یعنے لا الہ کہنے سی مٹتی ہین پاپ اور الا اللہ کہنی سی
پرم پدوی ملتی ہی جنم بیکنہٹی اگر چاہیو تو نام محمد کا وظیفہ کرو اب جواب ان لوگونکا ہے
جنکے دلمین یہ جم گیا ہی کہ جنون کے قصے بے اصل ہین اے ایمان والو خوب سمجہو کہ ہمارے
حضرت صلعم کی بہت بڑی شان اسبات سی خوب ظاہر ہوتی ہے کہ حضرت آدم کے پیدا ہونی سی
پہلے جنون اور دیوون کے زمانے مین اللہ کے اچہی بندون نے آپ کی تعریفین کین اسلیے ہمکو
اون لوگون کا جواب دینا بہت ضرور ہے جو ان قصون کو بے اصل جانتے ہین اور انگریزون کے
انکو بہت مانتی ہین رسالہ کشف الاستار مین ہندوون کی کتابون سے اپنی سمجھ مین پر

ثابت کر دیا ہی کہ بید بہت مدت سی نہین ہین اور یہہ چار بید جواب ہندؤن کے یہان موجود ہین جنمین ایمان
کی باتین اور کفر کے باتین گڈبڈ کرکے لکہی ہین انکی ہوا اور کوئی بید پہلے نہین تہا اور یہہ ہی لکہدیا ہے کہ
مہادیو اور پاربتی اور کرشن اور رامچندر اور بیاس یہہ سب لوگ حضرت عیسیٰؑ سے چار یا پانچ سو برس
پہلے تہی اور بیدونکی بنیاد پہلے بیاس نے ڈالی پہر رامچندر نے نئے سر سے بیدونکی بنیاد ڈالی مگر کشف
الاستار کے اخیر مین جوگ نشست سے ایک قصہ ایسا ہی لکہدیا ہی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ
رامچندر کئی ہین پہر لکہا ہے کہ اگر ہم ایسا انکو مان ہی لین تو بہی پچہلے رامچندر جنہون نے بیدون کو
جمع کیا اونکو تہوڑا زمانہ گذرا پہر لکہا کہ ہمارے حضرت صلعم کی تعریفین جو بیدونمین ہین وہ اسرائیلی
پیغمبرون سے یعنی حضرت موسیٰؑ اور حضرت داؤدؑ اور حضرت اشعیاؑ سے پہونچی ہین انکو بیدمین لکہدیا ہے
اس گمان کا نہین معلوم کیا سبب ہے اے ایمان والو مولانا عبد الرحمن چشتی رح نے معتبر کتاب سی لکہا ہے
اور وہ کتاب اب تک ہندؤنمین موجود ہی کہ حضرت آدمؑ سے پہلے جنون کے وقت سی نام محمد صلعم کا
اور انکی تعریفین مشہور تہین اسمین کونسی بات عقل کے برخلاف ہی اسمین تو جناب محمد صلعم کی شان
وشوکت بہت زیادہ ظاہر ہوتی ہے اور جنون کا حضرت آدمؑ سے پہلی پیدا ہونا قرآن شریف سے
ثابت ہی تو بیدون کا حضرت آدم سے پہلی اُترنا ہرگز عقل کے برخلاف نہین ہے کشف الاستار
مین لکہا ہی کہ مہادیو جنکا ذکر بیدونمین ہے وہ رامچندر کے وقت مین تہے کیونکہ دونونکی ملاقات
بالمیک مین موجود ہی پہر جین دہرم کی کتابون سے ایک قصہ مہادیو اور پاربتی کا بری طرح پر
لکہا ہی گویا مہادیو کا حضرت عیسیٰؑ سے چار سو برس پہلے ہونا اور اونکا آدمیون مین سے ہونا
اور بدفعل اور بدکار ہونا ثابت کر دیا اس جگہ پر یہ بات بہت کہلی ہوئی ہے کہ یہ مہادیو اور پاربتی
وہ ہرگز نہین ہین جنکا قصہ مولانا عبد الرحمن چشتی رح نے معتبر کتاب سے لکہا ہی جنہون نے حضرت
آدم اور حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی پہلے سی خبر دی ہے اور جین دہرم
والی لوگ ہندؤنکا ایک فرقہ ہی کہ جو سب کے برخلاف ہے انہون نے یہ قصہ جوڑ دیا ہو تو بہی کچہ تعجب
نہین ظفر ہبین مین ہی کہ جین شاستر اور بودہ شاستر اور ناسک شاستر خدا کے قائل نہین اور سانکہ
شاستر والے خدا کو پیدا کرنیوالا نہین جانتی ہین ان فرقونکو اکثر ہندو ہی برا جانتے ہین ان لوگون نے
یہ قصہ عداوت سی جوڑ دیا ہو تو کیا عجب ہے اور اگر یہ قصہ ٹہیک بہی ہو تو اتنی یہ دلیل ہرگز
نہین ہو سکتی کہ اس نام کا کوئی شخص اُس سے پہلی کسی زمانے مین نہین ہوا ایک نام کی سیکڑون
آدمی ہوتے ہین کشف الاستار کے اخیر مین ایک ہندو نے یہی مولویصاحب کے موافق

لکھدیا کہ ہندو لوگ جو کہتے ہین کہ آٹھہ مہادیو اور بشست اور رامچندر گذرے ہین یہ بات بے اصل ہے
ہم کہتے ہین یہ بات ہرگز بے اصل نہین ہی ایک نام کے بہت لوگ ہوا کرتے ہین باقی رہے کرشن جی جنکا
احوال مولانا عبدالرحمن چشتی نے معتبر کتابون سے لکھا ہی کہ انہون نے اللہ کے حکم سے ظالم دیوون اور جنون پر
بڑے بڑے جہاد کئے تاکہ حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد کے لوگ امن و امان سے زمین مین بسین
اور وہ خود جنون مین سے تہے انکا زمانہ حضرت آدمؑ سے اڑہائی ہزار برس بعد حضرت نوحؑ کے وقت مین تہا
سو اونکا زمانہ جن لوگون نے کہینچکر حضرت عیسیٰؑ کے زمانے تک پہونچایا ہی انکو بڑی مشکل پڑی ہے
کشف الاستار مین لکھا ہی کہ جراسندہ جو کرشن جی سے لڑنیکو آیا تہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے
تہا تو کرشن جی کا بہی وہی زمانہ ہے پہر لکھا ہی کہ جراسندہ کا بیٹا سہادیو اکشن جی کا تابع ہو گیا اور
بڑی لڑائی مہابہارت مین پانڈونکا شریک ہو گیا اوسکی اولاد کا سلسلہ اکیس پیڑہی بعد رپنجی پر تمام ہوا
اور رپنجی کو تصدیق الہنود مین لکھا ہی کہ حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تہا اب مشکل پڑ گئی کہ
جراسندہ اور رپنجی دونون حضرت عیسیٰؑ سے پانسو برس پہلے تہے دونون کے بیچ مین اکیس پیڑہی
کا فرق کیونکر پڑ گیا یہ سوچ کر کشف الاستار مین لکھدیا کہ ہندوون کے یہان لے پالک بنا کر اولاد
مین اکیس پیڑہی ہو سکتی ہے مطلب یہ ہے کہ جراسندہ اور رپنجی ایک ہی وقت مین تہے اور اکیس
پیڑہی یون ہو گئی کہ ایک نے ایک کو لے لیا ایک بنا لیا ایک دن مین اکیس پیڑہیان ہو گئین یہ فقط اونکا
وہم اور خیال ہے ٹہیک بات بیشک یہی ہی کہ جراسندہ سے رپنجی تک سچ مچ اکیس پیڑہیان گذرین
زمانہ کرشن جی کا رپنجی سے اڑہائی ہزار برس پہلے تہا اوسی زمانہ مین بیاس جی نے بیدونکو جمع کر چار حصے
بنائے کشف الاستار اور ظفر مبین مین لکھا ہی کہ مجوسیون کی کتاب ساتیر مین لکھا ہی کہ ایک شخص جسکا
نام بیاس تہا وہ ہندوستان سے بلخ مین گیا اور زرتشت سے تعلیم پائی یہان سے سمجھ لیا کہ یہ وہ بیاس ہی
جسنے بیدونکو نئے سر سے لکھا ہی پہر یہ خیال کیا کہ حضرت صلعم کی تعریفین اور جتنی ایمان کی باتین بیدون
مین ہین وہ بیاس نے زرتشت سے سیکھین اور زرتشت نے اسرائیلی پیغمبرون سے سیکھین اور کشف
الاستار مین یہ بہی لکھا ہی کہ بید بیاس کے بعد کتنے ہے دوسری بیاس گذری ہین جنہون نے پران کینے
کتابین جمع کین جب یہ بات ثابت ہوئی تو پہر کیا ضرور ہے کہ یہ بیاس جو بلخ مین گیا یہ وہی پہلا بیاس ہو
جسنے بیدونکو جمع کیا ہی ظفر مبین مین یہہ بہی لکھا ہی کہ ٹلی انگریز نے بہت دلیلون سے ثابت کیا ہی
کہ پراسر جی جو بید بیاس کے باپ ہین اونکا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے پندرہ سو چہتر برس پہلے تہا
اس صورت مین زرتشت کی پیدائش بیاس کے سیکڑون برس بعد ہی ٹہیک بات وہی ہے جو

ظفر مبین مین ہی کہ بید ست جگ کے زمانہ مین ایک ہی جگہ لکھا تہا پہر بہاگوت کے پہلی اسکندہ مین لکھا ہی کہ بید
بیاس نے بیدون کی عبارت سے چار حصے چن چن کر لکھے پر دیکہا کہ کل جگ کے آدمی بہت کم عمر ہونگے وہ اسکو
بہی نہ پڑہ سکینگے تب انکی شاخین بنائین دوسرے اسکندہ مین لکھا ہی کہ بائیسوین اوتار بیاس جی مین
جب کل جگ کی نشانیان ظاہر ہوئین اونہون نے چار بیدونمین سے چن چن کر لکھا اسی سکندہ مین لکھا
ہے کہ بیاس جی نے اول جدا جدا بیدونکو اکٹہا کیا پہر جو جو باتین چارون بیدونمین جدا جدا تہین ان کو
جمع کرکے اونکا نام اینکہدر رکہا اور بارہوین اسکندہ چہٹی ادہیا مین لکھا ہی کہ بیاس جی نے رگہ بید اور
اتہرو بید اور یجر بید اور سام بید اور پُران سے چار حصہ جگر بنائی اور چار شاگردون کو پڑہائی اور
اونکی شاگردون نے اور شاگردون کے شاگردون نے اوسمین بہی دخل تصرف کرکے بہت شاخین
بنائین اور اونکی جدا جدا نام رکھے ظفر مبین کے دو سو اکیسوین صفحہ مین مہابہارت بن پرب سے لکھا ہے
کہ دواپر کے زمانہ مین بیدون کے معنی بدل گئے اور جو کچہ بیدون مین تہا اوسکا چوتہا حصہ لکھا گیا
اسی طرح جوگ ابشست مین بیدونکی بدل جانیکا حال چہٹے پربان پرکرن مین لکھا ہی اور بہاگوت کی
گیارہوین اسکندہ مین تیئسوین ادہیا مین لکھا ہی کہ سری کرشن جی نے یون فرمایا کہ اگلے اودہوا ان دیوتون
نے بید اپنی عقل کے موافق طرح طرح کی عقل خرچ کرکے بیان کئے ہین جیسے ایک درخت ہو اوسکو کوئی شاخ
اور کوئی پہول اور کوئی پتا بتاتا ہی ایسے ہی بے دینون نے اپنی عقل کے موافق ہمیشہ بیدون کو بیان کیا ہی
اور غرور اور نفسانیت اور نادانی کے باعث سے اپنی ضد سے باز نہین رہتے ظفر مبین مین لکھا ہی کہ مہابہارت
مین سبہا پرب بارہ فصل راجہ دہرم مین لکھا ہی کہ ست جگ مین پادشاہ نہ تہا خلق کی زندگانی سچائی سے
تہی کوئی کسی پر ظلم نہین کرتا تہا لوگ وہی کام کرتے تہے جسمین اللہ راضی ہو اٹہارہ لاکھہ تک زندگانی
خلق کی اسیطرح خیر سے تہی جب ترتیا کا زمانہ آیا خلق نے ظلم شروع کیا رکہشر من سنے اور دیوتاؤن نے
برہما سے کہا کہ جہان مین ایسی نئی نئی باتین نکلی مین ہوا آگے نہتین لوگ چارون بید پر عمل نہین
کرتے اور اوسکے معنے کو بدلتے ہین ان سب باتون سے ثابت ہوا کہ مولانا عبدالرحمن چشتی کا بیان
بیشک ٹہیک ہی چارون بید حضرت آدم سے پہلی جنون کے زمانے ست جگ مین اوترے پہر بیاس جی
نے انکو مختصر کیا مہابہارت کی لڑائی کشن جی اور بیاس جی کے وقت مین ہوئی سوطع الہدالجبار
مین لکھا ہی کہ اس لڑائی مین ابہمن جو ارجن کا بیٹا تہا سولہ برس کی عمر مین مارا گیا اوسکی بی بی
حمل سے تہی اوسے راجہ پریکہت پیدا ہوا اوسکے زمانے مین دوسرے راجہ مہندر پیدا ہوئی اس عرصہ
مین بید ناپیدا ہو گئی تہی اونہون نے نئے سر سے بیدونکی بنیاد ڈالی اوسمین گوتم کا اور

راجہ جنک کا اور بسوامتر اور بششت اور ویہاس دیو اور رام کرشن کا نام ڈالا اس عرصے مین ان چارون بیدونکی شرح
راون نے لکہی کشف الاستار مین صاف لکہا ہی کہ بیاس کی بیٹی سکہہ دیو کا زمانہ اور رامچندر کے خسر راجہ جنک کا
اور راجہ پریچہت کا زمانہ ایک ہی مگر اسنے مانیکو کہینچکر حضرت عیسےٰ کے زمانہ کے قریب پہنچا دیا اور یہ دلیل
پکڑی کہ گوتم حضرت عیسےٰ کے زمانہ سے چارسو تیس برس پہلے تہا یہ بات تاریخ تاتار سے ثابت ہی
اور بسوامتر جو رامچندر کے اوستاد ہین وہ حضرت عیسیٰ سے ساڑہے تین سو برس پہلے تہے یہ گوتم
اور بسوامتر کوئی اور ہونگے ایک نام کے بہت لوگ ہوتے ہین پہر یہ بہی بشنو پران سے نقل کیا ہی
کہ راجہ پریچہت سے سومتر تک تیئیس پشتین ہین اور سومترا حضرت عیسیٰ سے چہہ سو برس پہلے تہا
اب تو راجہ پریچہت کا زمانہ حضرت عیسیٰ سے بہت دور ہو گیا مولوی محمد علی صاحب نے لکہا ہے کہ
جس زمانہ مین بسوامتر پیدا ہوا تہا اسوقت مین عمر انسان کی چارسو برس کی ہوتی تہی اور
معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ بسوامتر راجہ پریچہت کے زمانہ تک موجود رہا اب ثابت ہوا کہ
بسوامتر حضرت نوحؑ کے بعد ہی اس زمانہ مین چارسو برس کی عمر ہوتی تہی جیسا کہ توریت شریف
سے ثابت ہے جب بیدونکی بنیاد پہر رامچندر نے ڈالی اوسکے بعد پہر اور لوگ اپنی عقل اور ذہن
سے باتین ملاتے گئے کتاب آرائش محفل جو سید شیر علی صاحب نے سنہ بارہ سو بیس ہجری مین لکہی ہے
اوسمین راجہ پریچہت سے بکرماجیت تک ستیسٹہہ بادشاہ نام بنام لکہے ہین اور سب کی بادشاہی
کی مدت بہی ہر جگہہ لکہی ہی اور راجہ پریچہت سے اٹہائیسوان راجہ کہیمن لکہا ہی پہر لکہا ہے کہ
پانڈونکی سلطنت اوسی تک تہی اٹہارہ سو چونسٹہہ برس تک اونکی گہرانے مین بادشاہت رہی
پہر سینتیس بادشاہ بکرم تک لکہی ہین اور ایک جگہ لکہا ہی کہ راجہ جنمی جی کو یعنی پریچہت کی بیٹی کو
چار ہزار آٹہہ سو برس ہوئے ہین معلوم ہوا کہ راجہ پریچہت کا زمانہ حضرت عیسیٰؑ سے تین ہزار
برس پہلے ہی اوسکے بعد ہر زمانہ مین بیدونمین نئی نئی باتین ملتی گئین سوط اللہ الجبار مین لکہا
ہے کہ اٹہروک انیکہہ اتہربن بید مین ہی کہ شنکر اچارج کی تفسیر مین یون لکہا ہی اور زمانہ شنکر اچارج
کا بکرماجیت کے بعد ہی اور جو لوگ بکرماجیت کے بعد ہوئے ہین اونکے کلام بہی اوسمین لکہے ہین
اور رکہو نتہا یعنی درویشونکا آپس کا خلاف اور انکی گمراہیون کا بیان اوسمین لکہا ہی ظفر مبین
اور سوط اللہ الجبار مین پچہلے زمانہ کی باتین بیدون مین دیکہکر سمجہہ لیا کہ بید پچہلے زمانہ مین
لکہی گئی ہین اور جنون کا لنباز زمانہ جو حضرت آدم سے پہلے تہا اوسکو بالکل غائب کر دیا
بلکہ ست جگ کا زمانہ آدمیونمین ثابت کر دیا اور یہ دلیل پکڑی کہ مہابہارت مین

طوفان کے ذکر مین لکھا ہی کہ وہ زمانہ مچھ اوتار کے ظہور کا ہے اور اسبر سب ہنود کا اتفاق ہو کہ مچھ اوتار کا ظہور
ست جگ کے زمانہ مین ہوا تھا پس معلوم ہوا کہ ست جگ کا زمانہ حضرت نوح ع کے زمانہ کا نام ہے اسکا جواب
یہ ہی کہ اگر کسی نے حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے زمانہ کو اور کسی نے حضرت ابراہیمؑ کے زمانہ کو ست جگ کہا
تو اوسکا مطلب یہ ہی کہ آدمیون مین وہ پہلا زمانہ تھا اس سے یہہ ثابت نہین ہو سکتا کہ حضرت آدم سے پہلے
جنون کا زمانہ نہتھا اور اونکی اول زمانہ کا نام ست جگ نہ تھا اللہ تعالی نے قرآن مین ہمارے رسول جناب
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو سورہ حجر مین خبر دی ہے کہ جنکو ہمنے آدم سے پہلے لون کی آگ سے پیدا کیا ہے
مولوی صاحب لکہتے ہین کہ ہند کے جاہل جو ست جگ کا زمانہ لاکھون برس کا بیان کرتے ہین یہ بتقاضائے عقل
اور نادانی ہی چنانچہ بہاگوت کے پہلے اسکندہ مین لکھا ہی کہ ست جگ مین آیو یعنی عمر منکہہ کی یعنی
آدمی کی لاکہہ برکہہ کی یعنی برس کی ہوتی تہی اور تریتا مین دس ہزار برس کی اور دواپر مین سہسر برکہہ
یعنی ہزار برس کی اور کل جگ مین سو برس کی عمر کا بیان ہی اسکا جواب یہ ہے کہ مولانا عبد الرحمن چشتی نے
اپنے رسالہ مین لکھا ہی کہ اوس زمانہ مین منکہہ اون دیوتون کو کہتے تہے جو لوز اور آگ سی بنائی ہوئی
ہین اور انکو دیوتا بہی کہتے تہے اور وہ ایک قسم کے جن تہے اونکی عمرون کا لنبا ہونا قرآن اور حدیث کے
برخلاف نہین ہے کیونکہ حضرت آدمؑ کے وقت سے حضرت نوح کے وقت تک آدمیون کی عمر ہزار
ہزار برس کی ہوتی تہی حدیث شریف مین موجود ہے کہ حضرت آدمؑ کی عمر ہزار برس کی لکہی گئی تہی
اور حضرت نوحؑ کے ذکر مین اللہ تعالی سورہ عنکبوت مین فرماتا ہے کہ حضرت نوحؑ اون لوگون مین
پچاس کم ہزار برس رہے اور حضرت آدمؑ اور حضرت نوحؑ کے بیچ مین جتنے بزرگ ہین اون سبکی عمرین توریت
شریف مین ہزار برس کے قریب قریب لکہی ہین اور حضرت نوح کے بعد کسی کی عمر چارسو برس کی کسی کی دوسو
برس کی توریت شریف مین لکہی ہے اب عمرین گھٹتے گھٹتے سو برس سے بہی کم رہگئین اسی طرح جنون کا جب اول
زمانہ تہا اوس وقت مین لاکہہ برس کے عمر کا ہونا تعجب کی بات نہین اب آخری زمانہ مین جنون کی عمرین ہزار برس
کی یا پانسو برس کی ہوتی ہین حدیث شریف کی کتابون مین یہ حدیث بہت سندون سے آئی ہے اور مولانا
جلال الدین سیوطی نے لقط المرجان مین لکھا ہی کہ اسکی سند اچھی ہے کہ ہامہ جن جو ابلیس کے پروتے ہین وہ جناب
پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی حضور مین حاضر ہوئے اور آپ پر ایمان لائے آپنے کئی سورتین قرآن کی انکو
سکہلائین اونہون نے بیان کیا کہ جن دنون مین قابیل نے ہابیل کو قتل کیا ان دنون مین لڑکا تہا پہر مین حضرت
نوحؑ اور حضرت ہودؑ اور حضرت صالحؑ اور حضرت ابراہیمؑ اور حضرت یعقوبؑ اور حضرت یوسفؑ کے
ساتہ رہا ہون اور حضرت موسیٰؑ سے ملا ہون اونہون نے مجکو توریت مین سے کچھ سکہلایا اور

فرمایا کہ اگر تو عیسیٰ سے ملے تو اونکو میری طرف سے سلام کہنا اور مین حضرت عیسیٰ سے ملا اور حضرت موسیٰ کا
سلام انکو پہنچایا اونہون نے مجھسے فرمایا کہ اگر تو محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ملے تو اونکو میری طرف سے سلام کہنا
تب جناب پیغمبر صلعم نے اپنی آنکھون سے آنسو بہائے اور روئے پہر فرمایا کہ عیسیٰ پر سلام ہو جبتک دنیا رہے
اور تجھپر سلام ہے اے ہامہ تیری امانت ادا کرنے پر آپ نے اُس سے فرمایا کہ ہمارے پاس اپنی حاجت لایا کیجیو
کہ ہامہ نے کہا اور ہماری ملاقات مت چھوڑیو دیکھو آدمیون کی زمانہ مین جنون کا آخری زمانہ تہا اسوقت
مین ہی ہامہ کی عمر چھ ہزار برس کی ہوئی اب ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو برس ہوئے آپکے
دیکہنی والی جنون کو کسی نے دوسرے صدی مین کسی نے ساتوین صدیمین کسی نے دسوین صدیمین کسی نے
ہمارے زمانہمین تیرہوین صدیمین دیکہا ہی حدیث والونکی کتابون مین اور اولیاؤنکی کتابونمین معتبر
لوگون کی زبانی ایسی روایتین بہت لکہی ہین اس کتاب کا لکہنی والا عبد العزیز کہتا ہے کہ مولوی محمد احسن جو
بہار کے رہنی والے تہی اونہون نے مجھسے بیان فرمایا کہ مجھسے کہا مولانا سید عالم علی صاحب نے انہون نے کہا کہ مجھسے
بیان فرمایا محمد اسحاق نے کہا کہ ہمسے بیان فرمایا عبد العزیز نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا ولی اللہ
نے اونہون نے کہا کہ مجھسے فرمایا عزیز اللہ نے اونہون نے کہا کہ مجھسے بیان فرمایا مراد علی نے اونہون نے
کہا کہ ہمسے فرمایا عبد الوہاب نے اور وہ جنون مین سے تہی اونہون نے کہا کہ جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مَنْ تَزَیَّا بِزِیِّ غَیْرِہٖ فَقُتِلَ قَدْ مُہْدَرٌ اور ایکبار یون کہا کہ مَنْ زَیَّا یعنے جو کوئی اپنی
بہیس کے سوا اور بہیس کریگا پہر وہ مارڈالا جائیگا تو اوسکا خون بے دعوی ہے **فائدہ** یہ آپنے اسلیئے
فرمایا کہ جنون کی عادت ہی سانپ بچہو وغیرہ جانورون کی شکل مین ظاہر ہوتے ہین اس حالت مین
اگر کوئی انسان انکو مارڈالے تو خون کا دعوی نکرین اور حدیثون مین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
انسانونکو منع فرمایا ہی کہ اگر گہر مین سانپ نکلے تو تین بار خبردار کردو پہر اگر ظاہر ہو تو اوسکو مارڈالو خبردار
کرنیکا طریقہ سنن ابو داؤد مین یون ہی کہ آپ نے فرمایا جب سانپ ظاہر ہو تو اوسی کہو کہ ہم تجھسے
سوال کرتے ہین نوحؑ کی اقرار اور سلیمانؑ کے اقرار کے وسیلہ سے کہ تو ہمکو مت ستا پہر اگر وہ پہر آوے تو
اوسکو مارڈالو شاہ ولی اللہ صاحب نے اپنے رسالہ نوادر مین اسی سند سے دو حدیثین اور لکہین ہین مگر
یون لکہا ہے کہ ہم کو خبر دی مولوی عزیز اللہ نے جو مولوی مراد اللہ حدیث جاننی والے کے بیٹے تہے
اونہون نے فرمایا کہ مجھکو خبر دی میرے باپ مولوی مراد اللہ نے اونہون نے فرمایا کہ مجھسے بیان فرمایا
شیخ محمود مغربی نے جو مکہ شریف کے رہنی والے تہے اونہون نے فرمایا کہ مجھسے فرمایا شیخ عبد الوہاب نے
جو جزیرہ کی رہنے والے تہی وہ روایت کرتے ہین جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا

مَنْ بَلَغَہٗ عَنِّیْ حَدِیْثٌ فَرَدَّہٗ فَاَنَا خَصْمُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یعنی جس شخص کو میرے کوئی حدیث پہونچے
پہر وہ اوسکو نمانے تو مین اوسکا دشمن ہون قیامت کیدن پہر فرماتے ہین کہ ہمکو خبر دی مولوی عزیز اللہ
نے کہا کہ مجہسے فرمایا میرے باپ نے کہا کہ مجہسی فرمایا شیخ عبد الوہاب جنّ نے جو جزیرہ کے رہنے والے ہین وہ روایت
کرتے ہین حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ ھَوَاہُ
تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِہٖ یعنی ایمان والا نہ ہوگا تم مین کا کوئی یہانتک کہ اوسکی جی کی چاہت اوس چیز کے تابع
ہو جائے جو مین لایا ہون شاہ ولی اللہ صاحب لکہتے ہین کہ مین نے مولوی مراد اللہ کو دیکہا تہا اور مین
اونکے پاس بیٹہا اور مینے اون سے بحث کی تہی اور مجکو معلوم تہا کہ اونکی پاس یہ دونو حدیثین ہین تو
دیکہنے کی راہ سے میری بیچ مین اور جناب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے بیچ مین دو ہی شخص ہین ایک ان
اور ایک جن اور پہلی حدیث کی راہ سے میرے اور آپ کے بیچ مین چار شخص ہین اور دوسری حدیث
کی راہ سے تین شخص ہین اور اللہ صاحب ہی کیواسطے سارا شکر ہے جو سارے جہان کا مالک ہی تمام ہوا کلام
شاہ صاحب کا اور لکہنؤ مین مولوی عبد الرزاق صاحب نے مجہسے بیان فرمایا کہ وہ مدراس سے پلٹی ہوئے
آتے تہی راہ مین اونہون نے ایک جن سے ملاقات کی کہ وہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکہنے
والون مین سے ہے انہون نے کچہ حدیثین بہی انسے بیان فرمائین مولوی صاحب فرماتے تہے کہ ایسا نورانی شخص مینے کبہی نہین دیکہا مولوی عبد المجید
صاحب جو دہلی کے رہنے والی ہین اور جناب مولوی سید نذیر حسین صاحب محدث کے شاگرد ہین اونہون نے لکہنؤ مین
مجہسے بیان فرمایا کہ سہارنپور مین ایک صاحب علم کی معرفت مینے ایک جن سے ملاقات کی اونکا نام عبد الحق
ہے اونہون نے فرمایا کہ مینے جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی آنکہون سے دیکہا ہے اور یہ حدیثین
آپ سے سنی ہین مولوی عبد المجید صاحب فرماتے تہی کہ آٹہ حدیثین اونہون نے مجہہ سے بیان
فرمائین یہ مولوی صاحب آسیب زدون کے علاج مین بڑا دخل رکہتے ہین اونہون نے مجہہ سے یہ بہی فرمایا
کہ دہلی مین ایک عورت پر آسیب تہا اوسپر لال پری اور سبز پری آئین اور اوس آسیب کا چند روز علاج
کیا مگر وہ اچہی نہین ہوئی تب اونہون نے فرمایا کہ یہ ہمارے بس کا نہین ہے تم سوئی والون کے محلہ
مین جاؤ وہان ایک مولوی صاحب رہتی ہین اونکا نام عبد المجید ہے اور وہ اکثر قرآن کے ماہرین ملتے
ہین اونکو تم بلالاؤ اگر وہ اوسکے دفع کرنے مین کوشش کرین گے تو ہم ہی ساتہ رہین گے اور اونکی
وہ لوگ مجہکو بلا لیگئے جب مین گیا وہ دونون پریان اوسکے قالب مین ظاہر ہوئین اور میری
بہت تعظیم وتکریم کی اور کہا کہ اوسکو فلان فلان شخص ستاتی ہین اور وہ ہمارے قابو کی نہین
ہین تم اسکا علاج کرو اور یہ بہی بتلایا کہ فلان قبیلہ اوسکے لئے جا دین گے علاج کیا اللہ اون بلا کو

دفع کیا اور حج کے دنون مین اونہون نے مجکو بُلا کے فرمایا کہ اب ہمارا ارادہ بیت اللہ کا ہی حج کے دنون تک ہمارا
آنا ہوگا تم اسکی خبر رکہنا کہ شیاطین اسکے دشمن ہو رہے ہین اور مینے بعضی سلوئین اون سے گفتگو کی
اور اونکو بڑا مسلمان اور نہایت دیندار پایا چنانچہ مینے کہا کہ تم جو اپنا طبق دریا مین چہوڑواتی ہو یہ
نادرست ہی اونہون نے کہا کہ اوسکو دریائی جانور کہاتے ہین یعنی یہہ بہی باعث ثواب کا ہی مینے کہا کہ اگر یہ نیت
ہے تو شرک تو نہین ہے مگر شرک والون کے کامون کے مشابہ ہی تب اونہون نے اسپر ہٹ نہین کی
اور کہا اچہا دریا مین نہ چہوڑواؤ مساکین کو للہ کہلا دو مولویصاحب نے فرمایا کہ وہ مجہسی بہت خوش ہین
اور بہت محبت رکہتی ہین اور کہتی تہین کہ تم یہ بات بہت اچہی کرتے ہو کہ للہ لوگونکا علاج کرتے ہو
اور اون سے کچہہ لیتے نہین ہو اس کتاب کا لکہنے والا کہتا ہی کہ جیسا مولویصاحب نے بیان فرمایا ایسی معاملے
ایماندار جنون کے مینے بہی بہت دیکہی ہین وہ لوگ ہمیشہ مظلومون کی مدد کرتے ہین اور کافرون اور
ظالمون کے دفع کرنے مین مشغول رہتے ہین جتنے انسان امت محمدی مین داخل ہین اونکا بہت لحاظ
رکہتے ہین کیونکہ انسان رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم کے لوگ ہین اگر انسان اونپر ظلم بہی کرے تو
حتی المقدور درگذر کرتے ہین جب کسی انسان کو کافرون کے یا ظالمون کے ہاتھ مین گرفتار دیکہتے ہین
اوسکے بچانے مین جہانتک ہو سکتا ہی بڑی بڑی محنتین کرتے ہین اونکے سایہ سے انسان کی روح اور
دل اور بدن کو ہر طرحکی راحت پہنچتی ہے کلمہ اور درود اور اللہ کا کلام جب پڑہتے ہین اللہ اپنے نام کے
اور اپنی کلام کی عجب عجب تاثیرین ظاہر کرتا ہے طرح طرح کے مریضونکو شفا دیتا ہی عورتین جو بہت بدخصلت
اور بدزبان ہوتی ہین اونکی سایہ کی برکت سے نیک خصلت اور رحم دل اور شوہر کی تابعدار ہو جاتی
ہین یا اونکی بدخصلتون کا زور گہٹ جاتا ہی مگر افسوس کٹھ ملاؤن نے یہ قاعدہ جابجا پہیلا رکہا ہی
کہ کسیکے اوپر آنا مسلمان جنون کا کام نہین یہہ کام تو پلید لوگ کرتے ہین نیک لوگ ایسا کام کیون کرنے
لگے اس قاعدہ کا نشہ ایسا چڑہا ہی کہ اللہ کی پناہ معتبر کتابون سے ثابت ہی کہ اگلے زمانہ مین فرشتون کا
اور پاک ارواحون کا ظہور انسانون کے بدن مین ہوا ہی مگر اس زمانہ مین ایسی غلط قاعدے کے موافق ایماندار
جنون کو بے تحاشہ گالیان دیتے ہین اور بعضی جگہ ماردہاڑ پر بہی مستعد ہو جاتے ہین اگر وہ لوگ صبر
کرتے ہین تو یہ لوگ اور زیادہ شیر ہوتے جاتے ہین اور اس ظلم کو اور گناہ کبیرہ کو بہت بڑا ثواب سمجہتے
ہین اور یہ قاعدہ شریعت محمدی کا اسجگہ پر بالکل بہول گئے ہین کہ جو شخص کسی پر ظلم کرے گا اوسکا
نماز روزہ قیامت کے دن اوس مظلوم کو دیدیا جائیگا اگر اس مین بدلہ پورا نہوا تو اوس مظلوم کی
کچہہ گناہ اوسپر ڈالدیئے جاوینگے اور وہ آگ مین ڈالدیا جاویگا اور جسنے کسی بندہ کا گناہ کیا

جبتک وہ بندہ معاف نکرے گا اللہ بہی معاف نکریگا جسنے کسی پر ظلم کیا ہو اوسکو ضرور چاہیے کہ دنیا مین اوس سے
معاف کروالیوے یہ قاعدے جو حدیثون مین آئی ہین ایسمین انسان اور جن دونو داخل ہین جن انسان پر ظلم کرے تو سزا
ہی اور انسان جن پر ظلم کرے تو بہی یہ سب سزائین ظالمون کے لیئے تیار ہین اس زمانہ مین جنون کا ظلم
بہی انتہا کو پہنچا ہے کہین ظالم انسان اون سے آشنائی کرکے اون کو لوگون کے قتل کے لیئے بہیجتے ہین
کہین وہ خود انسانون کے قتل کے لیئے آتے ہین جو جن کافر ہین جب کسی کے بدن مین گہستے ہین زبان
کو بند کردیتے ہین کلمے سے اور قرآن اور نماز سے روکتے ہین اور کلمے کفر کے بکتے ہین اور جو جن مسلمان ہین
وہ کلمہ بہی پڑہتے ہین اور مسلمانون کا خون بہی جابجا کرتے پہرتے ہین اور اس ظلم کو ایک کہیل اور تماشا سمجہتے
ہین ایسے کافرون اور ظالمون کے دفع کیواسطے جو ایماندار جن محنت کرتے ہین یا اللہ اونکو اچہا بدلا دے
اور دشمنون سے اونکو بچالے اور مسلمانون کو اونکی پہچان دے یا اللہ اب زمین ظلم اور ستم سے بہر گئی
اب امام مہدی علیہ السلام کو اور حضرت عیسی علیہ السلام کو جلد امت محمدی کی مدد کیواسطے بہیجدے آمین

قصہ مہابہارت کا آرایش محفل مین لکہا ہے کہ ہندؤن کی کتابون سے خصوصًا مہابہارت سے
جو بڑی معتبر کتاب ہے یون ثابت ہوتا ہے کہ پانڈؤن اور کورؤن کے باپ دادون مین راجہ برمیرج
بڑا عادل تہا اوسکی اولاد دہرتراشت ۲ پانڈو ۲ بیدرمین پانڈ بادشاہ ہوا اوسکی اولاد جدہشترا اور
بہیم سین اور ارجن اور نکل اور سہدیو مین یہ پانچون بہائی حسن اور بہادری مین بے نظیر تہے اور
بہیکم پتامہ اون کے باپ کا چچا تہا اوسنے ان پانچون بہائیون کو راجہ پانڈ کے بعد پرورش کیا دہرتراشٹ
بڑا بہائی تہا سلطنت ہستناپور کی کرتا تہا اوسکے سو بیٹے ہوئے سب مین بڑا جرجودہن تہا وہ ان
پانچون بہائیون کے قتل کی تدبیر مین لگا دہرتراشٹ نے جدہشتر کو جانشین کیا جرجودہن اونکا
دشمن ہوگیا آخرش پانچون بہائی فقیر ہوگئے پہر راجہ دہرتراشٹ نے آدہا ملک جرجودہن کو دیا اور
آدہا ملک راجہ پانڈ کی بیٹون کو حوالہ کیا اور انکو حکم کیا کہ شہر اندرپرست مین جمنا کے کنارے جا
رہین وہ دلی کرکے مشہور ہوا جرجودہن ہستناپور مین تہا اوسنے جدہشتر کو ایسا تنگ کیا کہ وہ
بہائیون سمیت جنگل مین جا رہا بارہ برس سب جنگلون مین رہے آخر کو اودہر جرجودہن کے ساتہ
اودہر راجہ جدہشتر کے ساتہ کروڑون پیادے لاکہون سوار جمع ہوئے کورکہیت کا میدان
جو اب تہانیسر کرکے مشہور ہے وہان بڑے لڑائی ہوئی جرجودہن بہیم سین کے ہاتہ سے
مارا گیا پہر راجہ جدہشتر اس لڑائی پر بہت شرمندہ ہوا اور ہستناپور مین جرجودہن کا پرسا دیا
پہر وہ سات ولایت کا حاکم ہوا پہر بیاس دیو کے بتلانے سے جگ اسمید کیا جگ اسمید اسکو کہتے ہین

کہ تمام زمانے کے عمل کرنیکی ارادے پر ایسا گھوڑا جسمین کتنی صفتین ہون اوسکو اوسکا اختیار پر چھوڑ دیتی ہین اور ایک بڑا لشکر اوسکے پیچھے مقرر کرتے مین گھوڑا جدہر جاتا ہے بڑا پہرے ہر شہر کا حاکم جو اوس سے خبردار ہو اوسکو چاہیئے کہ بیشواے آئے کو نکلے اور کچہ پیشکش دے اگر کہین کا حاکم ایسا نکرے اور پھر جاوے تو سردار فوجکو لازم ہے کہ گھوڑا وہین باندہ کر اوسکو تنبیہ قرار واقعی کرے حاصل یہ ہے کہ روے زمین کے حاکمون سے نعلبندی لیتا ہوا اپنی مکان مین پہونچے لیکن یہ جگ اوس سے ادا ہو جو سات ولایت کا حاکم ہو سو راجہ جدہشتر نے جگ اسمید کی گھوڑے پر ارجن کو بڑی فوج کے ساتہ بہیجا جس ملک مین پہونچا وہان کا حاکم تابعدار ہوا ایک برس کے بعد ارجن فوج سمیت تمام بادشاہون کو تابعدار کرکے حاضر ہوا راجہ نے تمام جہان کو عدل و انصاف سے روشن کیا اور اپنی باپ دہرترشٹ کی ایسی تابعداری کی کہ اوسکے بیٹون نے بہی نہ کی تہی پہر سولہ برسکے بعد راجہ دہرترشٹ اپنی بی بی اور پانڈون کی مان کنتی کو ساتہ لیکر بجا سمیت جنگل کو چلا گیا اور عبادت اور ریاضت مین مشغول ہوا بیاس جی نے یہ سارا حال بہت پھیلاؤ کے ساتہ لکھا ہے اس کتاب کا نام مہابہارت رکھا ہے اور پانڈو اور کورو راجہ بہرت کے اولاد مین بیاس جی نے بیدون کو ترتیب دیا ہے کہتے ہین کہ پانڈون کا راج دواپر کے اخیر وقت مین ہوا تہا راجہ جدہشتر نے جب دیکہا کہ آثار کل جگ کے ظاہر ہوئے اور سری کشن جی اور بہل بہدر کے مرنیکی خبر سنے سلطنت چھوڑ بیٹھا اور پرچہت بن ابہمن بن ارجن کو جو پانچون بھائیون کی اولاد مین تہا ملک دیدیا —

محمدی بشارت بعضی اور کتابونمی

مولوی سیف اللہ صاحب نے گورکہپور مین ١٣٠٢ مین مجہسے بیان فرمایا کہ ایک پنڈت مسلمان ہو گئے تہے اونہون نے مجکو یہ لفظین بتائین اونکی زبانی لکہی گئین مولوی صاحب نے دو ورق مجکو دیئے مینے اسکی نقل کرلی اور لفظون کو اون سے تحقیق کرلیا وہ لفظین یہ ہین کہیل پرگرن جو کندا کا لکہنے والا ہے اوسکی گرنت کے یعنی کتاب کے پال کانڈ مین یعنی شروع حصہ مین دوادسی یعنی بارہوین ادہیا کی چہٹی درشٹ کونٹ مین لکہتا ہے اور یہ کتاب اٹہارہ پرانون مین سے ہے کلکش اوتار بنا یعنی نجات کا دینی والا اوتار جو ہے اوتت بن نتم مہی ندہم یعنے پیدا ہون کے اندہیری دور کرنیوالے زمین کے بیچون بیچ مین ارن سیکبا رتم یعنے دشمن کے مارنیوالے بلونت شوریم یعنے زور والے بڑے بہادر پرتہوی مدہتی یعنی زمین کی ناف سرب اوتما یعنی تعریف کیا گیا اون کے نام سرب کے معنے عربی مین محمد ہین سن گرام یعنے بذریعہ لڑائی کے دین پہیلانے

پُرسن پُرپُر سُوتَم یعنی آپس مین آدمی پاک دینون سے دیوتا دہنکر آہت جہاک یعنی مال زیادہ پانے
والیکو گورودم دسن گرامَم تہ یعنی کوڑا کرنے والی تازیانہ مارنیوالی لڑائی کے ساتھ تیجد سہ کولین
یعنی بجہیم کیطرت ملینگے می تربہادم یعنی ساتھ تین شرطون کے گورو دہ تب بیہم یعنی لیو جہیم
پرتہوی مدہکیم یعنی پیداوار زمین کی دیاکردیٹ کاگرش گرتب ہم لوال ہمارے قبول کرلیو یعنی عقیدہ ہمارا
قبول کرلیو دیت نری بہوکہم یعنی وہ عزت دار آدمی راجہ بڑے راجہ اَتیارم پرتہوی مدہی یعنی
بڑے لوہے کے چلانیوالی زمین کے بیجون بیچ مین پال پرہارم یعنی بیوقوفی کے مٹانیوالے گرگ گرہ
یعنی ہاتھ کے بجانے والی اُدت پن نتم پرتہوی تدہی یعنی پیدا ہونگے زمین کے بیچون بیچ مین
سُرنستین سری پری پتر گہرانا اچہا دیوتا اونکا گہرانہ بے عیب پیارا بیٹا جزناکم تارائین وکش دپال
رُدونگ قدم پاک مین خدا کے رہی روح بہت مدت تک آوتار وہا تم یدتپا نری جرن کرتے ہیتم
اوس آنے والی کی صفت یعنی نشانی جب وہ روح یا آدمی قدم چہوڑیگا خدا کا پرم پراکت پرایتم
آجاویگا سرحد مین پرانے گہر کے یعنی کعبہ کے **فایدہ** اس بات کا مطلب یہ ہے کہ آپ کی روح
پاک بہت مدت تک اللہ کی قدم مین یعنی حضوری مین رہیگی دنیا مین ظہور بہت مدت کے بعد
ہوگا اور جب اللہ کے قدم چہوڑینگے یعنی اللہ کی حضوری سے دنیا مین آوینگے اوسکی نشانی یہ ہے
کہ پرانے گہر کے یعنی کعبہ کی سرحد مین پیدا ہونگے کعبہ حضرت آدم کے وقت سے ہی اسلیئے اسکو پرانا
گہر کہا اور کتاب بہادر سمرت، سما اسکنت جو ۳ سمرتیو مین شامل ہے اور یہ کتاب کسی شخص کے بنائی
ہوئی نہین آکاس بانی یعنی الہامی کتاب اونکے نزدیک ہی اوسمین لکہا ہے اَوتی بدہی رُوی رُودر
تیاہی لشن تنک ہری چندن زمین کے بیچون بیچ سُور جکی طرح بڑے خاندان مین خدا کی
طرف سے اوتار ہوگا گرلو کم بنکہ یوتنگ سرمول منی دولی اور اوس ملک مین تیا یہ ہی
کہتی دستہ لانے والی ہونگے اوس ملک کے لوگ بوسیلہ اونکی پاک ہونگے **فایدہ** یہ وہ بتی
ہے جسکو سنا کہتے ہین جو مکہ مین ہوتی ہے سُبدہ گرن بکہ پاپم حاصل کرینگی نجات گناہ کی جہاہوی
برنہ ہرنک نہری پوترین سائیتی جرنہ سرسری گیم بترم نبی وہ بڑا دریا دنیا کا دامن اونکا
پکڑ کے جسکی پار اوترینگے اور اوس سرزمین کے جسمین پیارا بیٹا خدا کے قدمون کو چہوڑ کر گریگا
اون پہاڑون پر گہاس نہ ہوگی پرتہی وم اِتیت سارم برتازم کچہہ دیا کرو اور نہین تو لڑو ہم سے
نہین تو ہماری بات مانو سُودیہ پری گور اَنم اوتارنہ خدا کا نام ہی اونکی پاس جائیگا ایکدفعہ
اوتریگا کاٹنے والا گناہ ہونگا مولوی سیف اللہ صاحب نے یہ بھی بیان فرمایا کہ وہ پنڈت جو مسلمان

ہوئے تھے اونہون نے یہ بہی بیان کیا کہ اور کتابون مین یہ بہی ہی کہ اس دسوین اوتار کی پیدایش کے
مقام کو جو کوئی جاوے تو سمندر اوسکو اوترنا نہ پڑیگا صرف چھوٹے دریا پڑین گے اور کچھ
شک نہین کہ خشکی کی راہ ایران کی جانب سے جو کوئی جاوے تو کعبہ سمندر سے اس پار پڑتا ہی اوس
پار نہین پڑتا اور یہ بہی کہا کہ کسی کتاب مین یہ بہی ہے کہ اوس جلتے کی پیٹھ پر گنگا پڑے گی سو
کچھ شک نہین کہ ایران کی راہ جو کوئی جاوے تو گنگا پیٹھ پر پڑیگی پنڈت لوگ کہتے ہین کہ وہ
دسوان اوتار سنبھل مرادآباد مین پیدا ہوگا گنگا بشن پنڈت کے گہر سے اور سنبھل مرادآباد کو جو
کوئی جاوے تو اوسکی پیٹھ پر بہی گنگوتری پڑتی ہے اور گنگا سے مراد یہان گنگوتری ہے
سو جواب اوسکا یہ ہی کہ اگرچہ دریا ایک ہی مگر جہان سے نام اوس گنگوتری کا گنگا پڑا ہی وہ سنبھل
مرادآباد کو جاتی ہوئی پیٹھ پر نہین پڑتا اور کعبہ شریف کو جاتے ہوئے گنگوتری اور گنگا
پیٹھ پر پڑتی ہے اور سنبھل مرادآباد مین کوئی پتی دست آور اور گوڑی رگڑ کا چشمہ نہین ہے
جسکا ذکر دوسرے پرانون مین ہی اور مکہ مین سناء مکی ہی اور گوڑی رگڑ کا چشمہ زمزم ہی کہ حضرت
جبرئیل نے جہان پاؤن رگڑا تھا وہان چشمہ زمزم کا نکلا اور مہابہارت کے اوپرب دوم مین
بسوامتر کا اور راجہ بہوج کا زمانہ ایک لکھا ہی اس سے معلوم ہوا کہ یہہ بسوامتر وہ ہی جو ہمارے پیغمبر
صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تھا کیونکہ راجہ بہوج نے چاند کا دو ٹکڑے ہونا اپنی آنکہہ سے
دیکھا اور ایمان لایا معلوم ہوا کہ مہابہارت مین موجھہ دہرم مین جہان لکھا ہی کہ بسوامتر کی دعا سے
چاند کا ایک حصہ گر پڑا اور پہر مل گیا یہ معجزہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی جسکو بسوامتر کے نام
سے لکھدیا ہی مولوی صاحب کا بیان ہی کہ شیخ امید علی جو موضع کولدوا ماری ضلع اعظم گڈہ
کے رہنے والے تھے اونہون نے کہا کہ مین فتح خان تحصیلدار ضلع اعظم گڈہ کے یہان طالب علمی
کرتا رہا اونہون نے اپنی کتبخانہ کی نگہبانی میرے حوالہ کی تہی مینے ایک روز اونکی کتابون کو
دیکھا تو اوسمین سے راجہ بہوج کے روزنامچہ کا ترجمہ جو فیضی نے لکھا تہا وہ بہی نکل آیا اوسکو
مینے جب پڑہا تو اوسمین ایک روز کے ذکر مین چاند کے دو ٹکڑے ہونے کا احوال بہی لکھا تہا
وہ اصل پوتہی کا ترجمہ تہا اور مولوی حسن رضا خان جو موضع سہسی ضلع بستی کے رہنے والے
ہین وہ مجہسے کہتے تہے کہ راجہ بہوج دو ہین ایک راجہ بہوج اول ایک دوسرے ہین وہ دوسرے
راجہ بہوج کی اولاد مین ہون وہ شہر دہار کا رہنے والا ہی اور وہان کا راجہ تہا ایک روز
اپنے کوٹھے پر بیٹھا ہوا تھا رات کو اوسنے اپنی آنکہون سے دیکھا کہ چاند دو ٹکڑے ہو گیا

اوسنی برہمنون کو جمع کیا برہمنون نے خبردی کہ کوئی شخص ملک عرب مین پیدا ہوئے ہین اونکا یہ معجزہ ہے
راجہ نے ایک شخص کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بہیجا کہ کوئی شخص ہمارے پاس بہیجدیجے کہ آپکے
دین کی باتین ہمین سکہلاوے آپنے کسی صحابی کو بہیجدیا اونہون نے اوسکو مسلمان کیا اور نام اوس راجہ
کا عبداللہ رکہا اور جب وہ مسلمان ہوا سب لوگون نے اوسکو راج سے اوٹہادیا اور اوسکے بھائی کو
راجہ بنایا اور وہ صحابی جو آئے تہے وہ بہی اوسی شہر مین مرگئے جہان راجہ کی قبر ہے وہان اونکی
بہی قبر ہے تمام ہوا بیان مولوی صیف اللہ صاحب کا اب **ہنود کی کتابون سے یہ بیان ہی**
کہ ایک اللہ رو حونکا اور بدنکا اور زمانیکا اور ہر چیز کا اکیلا بنانیوالا ہی تیتری اونکہد
مین ہی کہ آفتاب کی پیدائش کے پہلی زمانہ نتہا آفتاب کی پیدائش کے بعد زمانہ ہی تیتری او پنکہد ججربید
مین ہی کہ بید کی سرتی ہی یعنے بید کا قول ہے کہ بعضے بیوقوف آفتاب کو برہم سمجہتے ہین یعنی خدا سمجہتے ہین
اسلیئے سمجہاتا ہون کہ سب سی پہلے فقط برہم یعنے اللہ تہا اوسوقت نہ پورب تہا نہ پچہم نہ اونچائی
تہی نہ نیچائی جو کچہہ تہا فقط اللہ ہی تہا اسی طرح جب قیامت ہوگی اور سب فنا ہوجاوینگے وہ
اپنی اصلی حالت پر رہیگا جب وہ اکیلا رہتا ہی کچہہ اوسکے پاس نہین رہتا اتہربن بید مین ہی کہ وہ آتما
سب سی اور ہر قدیم سے بڑہ کر قدیم ہے اوس قدیم نے سب چیزین ظاہر ہوتی ہین اتہربن بید کے
صفحہ ۲۷۹ مین ہی کہ سب سے پہلے جو تہا نہ اندہیرا تہا نہ نور تہا اور جو کچہہ تہا وہی تہا اوسکی خواہش
سے تمام آسمان سے زمین تک اور برہما سے چیونٹی تک مخلوق ہوئے **فائدہ** یہان نارائن
اللہ کا نام ہے اور بعضی جگہ نارائن ایک دیوتا کا نام ہے اور یہ جو ججر بید سی نقل کیا ہی کہ پرم آتما
یعنی اللہ تعالیٰ اور جیو آتما یعنی روح دونون قدیم ہین اسکے یہ معنی ہین کہ روح اگرچہ پہلے نہ تہی
اللہ نے بنائی لیکن اور چیزون کی نسبت قدیم ہے پہر اسکے بعد لکہا ہی کہ پرم آتما یعنی اللہ تعالیٰ
کل کا جاننے والا ہے اور جیو آتما جز کا جاننے والا ہی پرم آتما صاحب اختیار ہے اور جیو آتما صاحب اختیار
نہین ہی اور جابجا ہنود کی کتابون سے ثابت ہی کہ فرشتہ اور انسان اور جن اور جانورون کے
پیدا ہونیسے پہلے برہما کے چار منہہ سے چار بید نکلے پروردگار فرماتا ہی کہ میرے مہربانی سے چار منہہ
والا پیدا ہوا اور مہا بہارت فصل راج دہرم پرب بارہوین مین ہی کہ اعتقاد بید کا یہ ہی کہ ذات
بہگوان کی تین صفتین ہین اول اوسنے اس صفت سی ظہور کیا کہ جہان کو نیست سی ہست کردیا
دوسری صفت قیوم کی ہی کہ اپنی بنائی ہوئی چیزون کو تہامے ہوئے ہی تیسری صفت قہاری
کی ہی کہ جو کچہہ پیدا ہوتا ہی پہر فنا ہوجاتا ہے ان سب باتون سے معلوم ہوا کہ ہندو جو کہتے ہین

کہ پیدائیش کا اوّل اور آخر نہین ہی یہ بات اپنی کتابون کے برخلاف کہتی ہین اور سانکہ شاستری لوگ جو کہتی ہین
کہ معاذ اللہ عالم خود بخود پیدا ہوا ہی وہ لوگ بہی بیدون کے برخلاف ہین بید بیاس جی سنت انسرانکہید
ججر بید مین فرماتے ہین کہ بعضی نادان دانائی کا دعویٰ کر کے کہتی ہین کہ عالم خود بخود پیدا ہوتا ہی
بعضے کہتی ہین کہ اتفاق سے یعنی اچانک پیدا ہوا ہی یہ دونو غلط سمجھتی ہین **بیان تقدیر کا**
سوط اللہ الجبار مین ہی کہ بیدانتی لوگ تقدیر کے قائل ہین کین اُپنکہد اتہربن بید مین ہی کہ اوس نور
پاک نے آگ سے پوچھا کہ تو کون ہی آگ نے کہا کہ مین سب کو جلاتی ہون اوسنے کہا کہ اس گھاس کے
انبار کو جلا کہ تیری قوّت پر علم ہو آگ نے تا بمقدور بہتیرے دہوان بھی نہ نکلا پہر ہوا کے موکل سے
کہا کہ اس گھاس کو اوڑا ہوا نے مقدور بہر سعی کی آخر عاجز ہوئی آخر کار اندر کو یہ ظاہر ہوا کہ وہ نور
برہم تھا یعنی اللہ تعالیٰ تھا اور دیوتا جو اس غرور مین تھے کہ ہمنے فتح اسرون پر پائی اونکو بتانے آیا تھا
کہ کرنیوالا ہر کام کا مین ہون دوسرا کوئی نہین تم کس بات پر غرور کرتے ہو اور اپنی طرف نسبت
دیتے ہو تیسرے اُپنکہد ججر بید کا قول ہے کہ جو سب کا پیدا کرنیوالا ہے وہ بہوت آتما سے یعنی رُوح
حیوانی سے کام کراتا ہے کرشن گیتا ادہیا پنجم مین ہی کہ برہم کا یعنی اللہ تعالیٰ کا جاننے والا دیکھتا
اور سنتا ہی اور چہوتا ہے اور چکہتا ہے اور کہڑا ہوتا ہی اور سانس لیتا ہے مگر سمجھتا ہی کہ مین کرنیوالا
کسی کام کا نہین ہون اور بششٹ جی کی تقریر کیا خوب ہی جو تیسرے ست پرکرن مین ہی **سوال**
راجہ رام چندر جی مہاراج جب اللہ تعالیٰ ظاہر ہے تو عقلمند لوگ اسکے ثابت کرنے مین دلیل
کے کیون محتاج ہوتے ہین **جواب** پرکرت اور اودیا ایک درخت ہی اور اوسکی جڑ دل ہے اور
اُسکے پتے حواس اور وہ ہوا جو اس درخت کو ہلاتی ہے وہ اللہ ہی دل صاحب دل کا جواہرات
کا ڈبہ ہی ڈبے مین جواہرات کا بہرنیوالا اللہ ہی اور وہ شخص سب باتون مین کامل ہے جو جواہر کے
بہرنیوالے کو اور پتے کے ہلانیوالے کو دیکھتا ہے اور اپنے کامون کو اپنے سے نسبت نہین کرتا اور
ہلانے والے ہی جانتا ہے آورن پرب مہابھارت مین لکہا ہی کہ سب عبادتون کی اصل یہ ہی کہ اللہ
کی رضا پر راضی رہے اور اسی پرب مین ہی کہ دروپدی راجہ جدہشٹر سے کہنے لگے کہ جو کوئی کہے کہ
مینے کیا یا یہ مین کرتا ہون یہ بات غلط ہے بلکہ سب کچھہ اللہ ہی کرتا ہے جدہشٹر نے کہا کہ اے
دروپدی تو سچ کہتی ہے اور جو کوئی بید پڑہ کر بات کہیگا تیرے باتین ویسی ہی ہین —
مہابھارت فصل ۳ پرب ۱۲ سانت پرب مین ہی کوئی شخص آپ سے کوئی کام نہین کر سکتا
جو کچھہ تقدیر مین ہی بدل نہین سکتا اور بل اور اندر کے قصہ مین ہے کہ تو کامون کو اپنی

طرف نسبت دیتا ہی اور کہتا ہی کہ فلانہ کام مینے کیا یہ غلط ہی جسنے آدمی کو پیدا کیا ہی اُسنے اُس کے
کامون کو بھی پیدا کیا ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کوئی کام نہین آتا سب کامون کا کرنیوالا اللہ
ہے جہا بھارت فصل موجہہ دہرم مین ہی کہ اسجگہ نہ عقل کا دخل ہے نہ سعی کا جو کچھ مقدر ہے وہی
پیش آتا ہی اور بن پرب مین ہی کہ بندہ اللہ کیطرف سے تقدیر سے رہتی ہی نیکی اور بدی جو کچھ
ہے اوسی کی طرف سے جانے اور ہجر بید کے انکہت برہ داران مین ہی کہ وہی پیدا کرنیوالا خیر اور شر کا
ہے اور خیر اور شر سے اُسکا کیا نقصان ہی اور ادوم پرب مین ہے کہ بیاس نے کہا کہ جو کچھ اللہ تعالی
نے مقدر کیا ہے ہم اور کوئی دوسرا اُسکو بدل نہین سکتا اوشنی پرب مین ہی کہ مرد نیکی اور بدی کے کام
اپنے ہاتھ سے اختیار نہین رکہتا لکڑی کی تصویر کے طرح پر ہی کہ دوسرا اوسکو نچاتا ہی اور سانت
پرب فصل ہوجہہ دہرم مین ہی کہ نارد نے سکہدیو سے کہا کہ ایک شخص بڑہاپے تک پہنچتا ہے اور
ہمیشہ خوش رہتا ہی اور دوسرا کم آزاری اور محنت مین عمر کاٹتا ہی ایک شخص ایک جگہ رہا اور
دل کی مراد پائی دوسرا تمام جہانمین پہرا اور نہ پایا اور یہ سب تقدیر سے ہی بعضے پیدا ہوتے
ہی مرجاتے مین اور ایک ان سے بہت سے گر کے پیدا ہوتے ہین بعضونکی عمر لنبی ہوتی ہے
بعضے جلد مرجاتے مین یہ کیون ہوتا ہی اگر کہین کہ ساعت کے باعث سے ہے تو اسی ساعت مین
کتنے ہزار پیدا ہوتے ہین بعضے دولت والے ہوجاتے ہین بعضے محتاج رہتے ہین اگر کہوگے کہ جو کچھ
ہے تدبیر سے ہے پہر آدمی کیون بیمار ہوتا ہی اور طبیب کیون مرجاتے ہین اور جنگلی جانور ہرگز محتاج
طبیب کے نہین ہوتے ہین آدمی سب ایک طرح پر پیدا ہوئے ہین بعضے پالکی پر سوار ہوتے ہین
بعضے پالکی کو کندھی پر اُٹھاتے ہین بعضے گہوڑون پر سوار ہوتے ہین بعضے جلو مین چلتے ہین
ایک کو کتنی خوبصورت عورتین ملتی ہین ایک کو بدصورت لونڈی بھی نہین ملتی اے سکہدیو یہ سب
کارخانہ اللہ کی حکمت کا ہی یہان تدبیر کا کچھ دخل نہین جو کچھ مقدر نہین ہی پیدا نہین ہوتا اگر
تدبیر سے کام چلتا کوئی شخص محنت نہ اوٹھاتا مہابھارت فصل ... سانت پرب مین ہے
کہ بہر ہانے اندر کو نصیحت کی کہ اگر تو بل سے ملاقات کرے تو اوسکے ... بلکہ اوسکی
باتین جو سچی ہین سنیو اور اوس سے پوچھیو اندر اوس سے ملا اور ... باتین
اوس سے پوچھین بل نے کہا کہ جسنے آدم کو پیدا کیا ہی اوسنے اوسکے کام بھی پیدا کیے ہین مجکو
اور تجکو کچھ اختیار نہین ہی میرے اور تیرے ہاتھ سے کچھ کام نہین آتا کرنیوالا سب کا ...
اللہ ہی ہی دہرم پرب مین لکہا ہی کہ بہیکم پتامہ نے جدہشٹر سے کہا کہ سب کام اللہ تعالی کرتا ہے

اور تو فقط بہانہ ہی ورکین انبکہد اتہربن بید مین لکہا ہی کہ پیدا کرنیوالے کی صفت اوسکی بڑائی ہونے کو علوم
ہو سکے یہ محال ہے ارکہی انبکہد اتہربن بید مین ہی کہ پرم آتما کی یعنی اللہ کی تعریف نہین ہو سکتی ہو ٹ
جاوے آپ معلوم کرے وہ دیکہا ہوا نہین ہے جو دیکہی ہوئی چیزون سے بیان کیا جاوے
اندیشہ وہان تک نہین پہونچ سکتا گرشن گیتا ادہیا نوین مین بشسٹ کا قول لکہا ہی کہ آدمی اپنے
خالق کی صفتون کو نہین کہہ سکتا جیسے تصویر اپنے بنانے والی کی ارادے کو نہین پا سکتی آتما نبکہد
اتہربن بید مین ہی کہ اوسکی قدرت بیحد اور بیکنار ہی ارالش محفل مین ہی کہ راجہ جنمی جی جو راجہ
پریچھت کا بیٹا تہا اوسنے بیاس دیو سے پوچہا کہ میرے بزرگ اسقدر دانا اور بینا تہے کہ غیب کے
بہید اونپر کہلے تہے اور یہ ایک لڑکا بہی جانتا ہی کہ دنیا مین ہمیشہ جینا نہین پہر ایسی لڑائیان
کیون لڑے کہ ہزارون بہائی بند قتل ہوئے بیاس دیو نے کہا کہ اللہ کا ارادہ یونہین تہا کہ یہ
کام انکے ہاتہون سے ہووین پہر راجہ نے کہا پہر تدارک اوسکا کیون نکیا بیاس دیو بولا کہ کسکی
قدرت ہی کہ اللہ کی لکہی ہوئی تقدیر کو پہیرے اور کسکی مجال ہے کہ اوسے بچے **ذکر فرشتونکا**
اور عنصری دیوتاؤنکا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا قول اوپر ہو چکا کہ اوس
زمانے مین فرشتونکو بہی دیوتا بولتے تہے اور جو لوگ آگ اور لوہے سے اگر اللہ نے اونکو بنایا تہا وہ بہی
دیوتا کہلاتے تہے اور ان کی اولاد بہی ہوتی تہی تو وہ ایک قسم کے جن ہین اب سمجہنا چاہیے کہ جہان
ہندوؤن کی کتاب مین دیوتاؤن کے بُری فعل لکہے ہین وہان فرشتون کا ذکر نہین ہے وہان
انہین دیوتاؤن کا ذکر ہے جو جنون کے قسم مین سے ہی اور جہان دیوتاؤن مین فرشتون کے سے
خواص لکہے ہین وہان فرشتون کا ذکر ہے ظاہر بیتن مین ہی کہ ادہیای ۸۸ بہاگوت اسکند دوم
مین لکہا ہی کہ تین پور برہما اور بشن تینون دیوتا پار برہم کا یعنی اللہ تعالی کا انس مین برہما
رجوگن روپ مین بشن ستوگن شیو تموگن سروپ مین اور پار برہم نرنکار ان سے پرے ہے
فائدہ یعنی یہ تین فرشتے اللہ تعالی کی تین صفتون کا نمونہ ہین اللہ کی صفت ہے
خلق کا پیدا کرنا اسکا نمونہ برہما ہین کہ اللہ کے حکم سے چیزون کو بناتے ہین اللہ کی صفت
ہے کہ وہ سبکو تہامے ہوئے ہے اس صفت کا نمونہ بشن مین ہے تیسری صفت ہی فنا کرنا
اسکا نمونہ شیو مین ہی اور پار برہم نرنکار یعنی اللہ تعالی انسے پرے ہی یعنی ان فرشتون کو کوئی
اللہ نہ سمجہے یہ اوسکے صفتون کے نمونے ہین اوسکے حکم سے کام کرتے ہین بعضی کتابون مین شیو
کی جگہ مہیش کا نام ہی شاید اس سے مراد ملک الموت علیہ السلام ہین شاید انکو شیو بہی کہتے ہین

اور یہی نام بعضے دیوتاؤن کے بہی ہین جو ایک قسم کے جن ہین ہنود کی معتبر کتابوں مین سرستی اور کشب
اور بشست کو بیٹی بیٹا برہما کا لکہا ہی یہ برہما اودہے اور برہما فرشتہ اودہے اور برب مہابہارت مین
ہے کہ راجہ ججاٹ نے اپنے بیٹے لشن سے کہا کہ تو نے میرا کہنا نہ مانا مین خدا سے چاہتا ہون کہ تیری
نسل عالم مین نرہے یہ لشن فرشتہ نہین ہے یہ راجہ ججاٹ کا بیٹا ہے پدم پران مین ایک قصہ لکہا
ہے کہ لشن سے ایک بڑا فعل ہوا اوس عورت کی بد دعا سے لشن پتہر بن گیا جسکو سالک رام کہتے
مین عقل سے خوب ظاہر ہی کہ یہان لشن کسی دیو کا نام ہی گو لنگ ابنکہد رکہہ بید مین اوس شخص کا
بیان ہی جو بدن سے جدا ہوتا ہی اسکو برہما رہبر ہوکر الہٰی راہ سے لیجاتا ہی پہلے آگ کے دیوتا کی
گہر مین دوسرے ہوا کے دیوتا کے گہر مین تیسرے پانی کے دیوتا کے گہر مین چوتہے سورج
کے عالم مین پانچوین اندر کے عالم مین چہٹے برجایت کے گہر مین ساتوین برہما کے عالم مین
پہنچتا ہے درمیان مین ان ساتون مقام کے ایک گہاٹی ہے اوسمین خواہش اور غصہ اور حرص
اور ڈاہ اور بیر اور غرور اور شہوت بہرا رہتا ہی اوسکے کنارون پر ریاضت کے دو دیوتا رہنے
کو مقرر ہین کہ کوئی پار نہونے پاوے جو کوئی ریاضت کرے وہ پار ہوجاتا ہی اسکے آگے ایک
ندی ہی اوسمین جو نہاوے جوان ہوجاتا ہی پہر ایک درخت ہی تمام قسم کے میوے اسکی پہل مین
پہر ایک شہر ہے نہایت کشادہ اوسکے درمیان مین ایک مکان ہی اسکا نام ہی اپراجیت یعنی
اوسپر کوئی فتح نہین پا سکتا اسکے دو دربان ہین ایک اندر جو سب دیوتاؤن کا بادشاہ ہی
دوسرا پرجابت تمام مخلوق کا بادشاہ اوس مکان مین ایک چبوترہ ہے اوسپر ایک تخت بچہا ہی اسکا
نام انتت جوت یعنی بہت روشنی اوس تخت پر ایک عورت بیٹہی ہی اوسکا نام باستی ہے یعنے
خواہش پیدا کرنیوالی اور وہ نہایت خوبصورت اور شرمیلی ہے اوس عورت کے گرد کثرت
سے اپچہرا یعنی حورین ہین اس مقام مین وہ پہنچتا ہی جسکا دل پاک ہوتا ہی اور برہم سے
یعنے اللہ سے مشغول رہتا ہی اس مقام مین دیوتا فرشتون کو کہا ہی آگ کے اور ہوا کے اور
جگہ جگہ کے فرشتون کا ذکر کیا ہی اندر یہان بہشت کے دربانون کو کہا ہی اور بہاگوت کی ہیولہ
ادہیا سے اور یہی ہنود کی کتابون سے ظاہر ہے کہ اندر مینہ کے برسانے پر اور اوگنی چیزون کے
اوگانے پر مقرر ہین اسجگہ اندر کسی فرشتے کا نام ہی جو اللہ کے حکم سے مینہ وغیرہ کی تیاری
کرتے ہین ظاہرا یہ خطاب میکائیل علیہ السلام کا ہی اور بہت جگہ اندر دیوؤن کا نام ہوتا ہی
مہابہارت مین ہی کہ ارجن اندر کا بیٹا ہے یہ اندر ارجن کا باپ ہی فرشتہ نہین ۔

جوگ بشسٹ کے تیسرے پراس مین لکہا ہی کہ راجہ اندر گوتم کی بی بی پر ایسا عاشق ہوا کہ بادشاہی کا مون
کے بندوبست سے بہی غافل ہوگیا ایک دن گوتم باہر گیا تہا وہ گوتم کی شکل بن کے گہر مین گہُس گیا
جب گوتم آیا تو اندر بلّی کی صورت بنگیا یہ اندر کوئی بادشاہ جنون کا تہا فصل موجہ دہرم دہابہارت
مین لکہا ہی کہ جب اندر نے دو برہمنون کو مارا تو اوسکا لشکر اوس سے جُدا ہوگیا اور اندر ایک تالاب
مین چہپ رہا پہر ایک اَور اندر کو تخت پر بٹہایا وہ پہلے اندر کی بیوی پر عاشق ہوا تو وہ بہی معزول
ہوا پہر دیوتا اور رکہیشر لشن کے پاس گئے کہ اندر اول کا قصور معاف ہو جاوے اونہون نے فرمایا
اسمید جگ کرو آخر اُسنے جگ کیا اور پہر تخت پر بٹہایا گیا دیکہو یہان دو بادشاہون کا نام اندر
تہا اُنکے نام کے بہت لوگ ہوتے ہین اینکہد یجر بید مین ہی کہ برہسپت دیوتاؤن کا گرو ہی اُسنے اپنی
صورت بازہرہ کی بنائی اور اسرونکو علم اودیا کی یعنی جہل کی تربیت کی اور اسرونکو سچ کو جہوٹ اور
جہوٹ کو سچ سمجہایا غرض کہ اس ترکیب سے اسر گمراہ ہوئے یہ برہسپت گمراہ کرنیوالے دیوتاؤن مین
مین سے ہے فرشتہ نہین ہی برہدارن اینکہد یجر بید مین لکہا ہے کہ جو صورت انسانون کی
دیوتاؤنکی خدمت کیا کرتی ہین اور ان سے ڈرتے رہا کرتے ہین اور طرح طرح سے تمام جانورونکی وضع
سے دیوتاؤنکی خدمت کرتے ہین جسطرح سے آدمی جانورون کیخدمت سے کبہی شکر گزار نہین
ہوتا اور کبہی اونکی خدمت سے خوش ہو کر اونکی جان اور جسم پر رحم نہین کرتا بلکہ اونکی اور اونکی
اولاد کے گوشت پوست پر دل لگائے رہتا ہی اور اونکی ہڈی اور ناخن اور بال اور چربی
اور چہلی سب چیز پر تصرف کرتا ہی دیوتا ہی کبہی آدمیونکی خدمتگزاری سے خوش نہین ہوتے
اور جسطرح سے آدمی جانورون کو ناقص العقل سمجہتے ہین اوسیطرح دیوتا پوجاریونکو بیوقوف
اور اُلّو سمجہتے ہین دیوتا کبہی ایسی آدمیونکو راہ نیک نہ بتاوینگے کیونکہ جب راہ حقیقت کو
پاوینگے اونکی خدمت نادانون کیطرح کیونکر کرینگے اپنی رنج اور تکلیف کو کوئی روا نہین رکہتا
اور جال مین پہنسے ہوئی شکار کو صیاد اپنی خوشی سے کب چہوڑیگا پس دیوتا ایسی خدمتگارون
کو جو غلامون سے زیادہ ہون وہ راہ کیونکر بتاوینگے جس سے یہ آزاد ہو جاوین اور اللہ
کے پہچاننے والی اور اللہ کے پوجنے والے ہو جاوین اور اون سے اپنی تئین اشرف خیال کرین
بلکہ ہمیشہ اس فکر مین رہتے ہین کہ اون جانور کی خصلت والونکو کوئی اللہ کے پہچاننے کی
راہ نہ بتاوے اور ہماری خدمت گاریسی نہ ہٹاوے اور بیداوشاستر سے واقف نہ کردے
اسجگہ دیوتا فرشتونکو ہرگز نہین کہا ہی او نہین جن اور دیوون کو کہا ہی جو خلق کو گمراہ

کرتے ہین اللہ کی معرفت سے غافل کر کے اپنے تئین ڈبواتے ہین **بیان معنی اوتار کا** ہندؤن کی معتبر کتابون
سے ثابت ہی کہ اوتار کا لفظ اوس جگہ بولا جاتا تھا کہ ایک شخص دوسرے شخص کا نمونہ ہو جدہشتر
کو لکھا ہی کہ اوتار دہرم کا ہی یعنے بڑا دیندار ہے درجودہن کو لکھا ہی کہ کلجگ کا اوتار ہے یعنی
فسادی ہی رکمنی کو سیتا کا اوتار لکھا ہی یعنے بہت خوبصورت اور پاکدامن اور شوہر کے ساتھ موافقت
مین جانکی سے بہت مشابہ ہی بہاگوت کی ادہیای اول مین لکھا ہے کہ جنکو لوگ اوتار کہتے ہین
یہ اوتار اوس شخص کے ہین جو چہیر سمند مین سو رہے تہی اور وہ دیوتاؤن مین سی ایک دیوتا ہین
جنکا نام بشن ہی سانت پرب مہابہارت مین لکھا ہی کہ دانو لوگ دیوتاؤن پر ظلم بہت کرتے
تہے بشن نے باراہ کی شکل بنکر دانوون اور دیتون کو ہلاک کیا مہابہارت کی بن پرب تیسری
فصل مین ہے کہ اندر نے کہا کہ ارجن میرا بیٹا ہے اور نر نارائن کہ بدری بہار مین تہے اور بہت برس
وہان اللہ کی بندگی کرتے تہے سو نر ارجن ہی اور نارائن کشن مین مہابہارت فصل موکچہ دہرم
مین ہی کہ ست جگ مین دہرم کے چار بیٹے پیدا ہوئے نر اور نارائن اور ہر اور کشن سو
نر اور نارائن پراگ مین عبادت مین مشغول ہوئے اور محنت سے ایسی دبلے ہوئے کہ رگین دکہائی
دینے لگین مہابہارت کی آدپرب مین ہی کہ کرشن اوتار نرائن کا ہی کہ اوسکو بشن بہی کہتے ہین
وہ ایسی ہی لئو سے پیدا ہوا جوگ بشست چہٹا نربان پرکرن مین لکھا ہی کہ اللہ تعالی کی حکمت مین
ظاہر ہوتا ایک اوتار کا ضرور ہوا سو دو صورتین بشن کی ظاہر ہوئین ایک پانڈو کے گہر مین
اوسکا نام ارجن ہوا اور دوسرا بشن دیو کے گہر مین اوسکا نام کرشن ہوا یہان سے معلوم ہوا کہ
ارجن بہی اوتار ہے فصل موکچہ دہرم سانت پرب مہابہارت مین ہی کہ جدہشتر نے کرشن کی طرف
اشارہ کر کے بہیکم پتامہ سے کہا کہ کرشن شاید یہی شخص ہے اوسنے کہا کہ آٹہوان حصہ اوسکے اوتار
کا یہی شخص ہے اور سات حصے اوسکے تمام جہان کے عقلمند لوگ ہین ان سب باتون سی معلوم
ہوا کہ بشن اللہ کے بندون مین سی ہین اور اوتار کے یہ معنی ہین کہ جن لوگون مین بشن کا نمونہ
ہے اونکو اونکا اوتار کہا ہی اور کرشن جی مین بشن کے کمال کا آٹہوان حصہ ہی سبہا پرب بارہوین
فصل راج دہرم مہابہارت مین ہی کہ نارد نے راجہ جدہشتر سے کہا کہ کرن عقل مین اور رحم
مین تیرے مانند تہا اور لشکر کی نگہبانی مین کرشن کے مانند تہا جو کچہ ان دونون بہائیون
اور کرشن مین تہا وہ اوس اکیلے مین تہا اس سے معلوم ہوا کہ نارد جی نے کرشن جی کو ہرگز خدا
نہین سمجہا اسی فصل مین ہی کہ جمدگن کے بیٹے پرس رام سے کرن نے کہا کہ مین برہمن ہون

پرس رام نے اوسکو علم تیر کا سکہایا ایک مدت کے بعد معلوم ہوا کہ کرن برہمن نہین تھا معلوم ہوا کہ پرس رام
ہرگز خدا نہین ہے اسی فصل مین ہے کہ رکہیشرون نے سری کشن کو دعا دے کہ تمہاری قوت بادہ زیادہ
ہوے سبہا پرب مہابھارت مین ہے کہ کرشن نے کہا کہ جب جراسندہ نے ہمپر لشکر کہینچا مین متہرا کو چہوڑ
کر دوارکا مین گیا جدہشتر نے کہا جب تم ایسا شخص اوس سے ڈرتا ہے تو ہم کیا ہین اسی پرب مین ہے کہ
کرشن جی نے کہا کہ لڑائی کے وقت ایک شخص اوگرسین کا بہیجا ہوا تہا اوسنے مجہسے کہا کہ سالنے
دوارکا مین جاکر آپکے باپ بسدیو کو قتل کیا مین نہایت پریشان ہوا اور لشکر کو لڑائی پر چہوڑ کر
دوارکا کی طرف چلا راہ مین سوچا کہ میرا باپ میرے جانیسے زندہ نہین ہو جائیگا مین پہر لوٹا
اور سال سے لڑنا شروع کیا اوسنے جادو سے میرے باپ کی لاش کو زمین پر پہینکدیا جب مینے اوسکو
دیکہا کمان میرے ہاتہ سے گر پڑی اور مین بیہوش ہوگیا **فائدہ** جسکو اورون کی دعا سے
فائدہ ہو اور وہ اپنی دشمنون سے ڈرے اور جسکو دوسرے کی خبر دینے سے خبر پہونچی اور جو بہلے
چلے اور پہر سوچے کہ میرا جانا بیکار ہے اور جسکی ہاتہ سے کمان چہوٹ پڑے اور بیہوش ہو جاوے
اوسکو خدا سمجہنا عقل والون کا کام نہین ورونہ پرب مین ہے کہ کرشن نے کہا کہ جان میری اور
جان ارجن کی ایک ہے وہ میرے بغیر کچہہ نہین اور میرا اوسکے بغیر یہی حال ہے دوسرے پرب مہابہارت
مین ہے کہ بہیکم پتامہ نے پرس رام کو نہایت زخمی کیا اور اوس کے ہاتہ سے کمان پکڑ لی اور وہ
بیہوش ہوگیا پرس رام کے بزرگون نے کہا کہ بہیکم کی لڑائی سے تو شرمندہ ہوگا اوس سے مت لڑ
پرس رام کو ہندو لوگ اللہ کا اوتار سمجہتے ہین سو وہ ہرگز نہین تہا بلکہ ایک بندہ عاجز تہا کرن
پرب مہابہارت مین ہے کہ پرس رام جو جمدگن کا بیٹا بہرگ رکہیشر کا پوتا تہا اوسنے بڑے
ریاضت کی اور مہادیو کو راضی کیا مہادیو نے کہا اے پرس رام اپنے تئین پاک کر اور ایسے لیاقت
پیدا کر کہ ہتیارون کا منتر مین تجکو دون پرس رام نے نہایت ریاضت کی **فائدہ** معلوم
ہوا کہ پرس رام ہرگز خدا نہین تہا بہارت مین ہے کہ بعد فتح کے راجہ جدہشتر نے کہا کہ فتح خدا اور
کرشن کی عنایت سے ہوئے تو ارجن جو بڑے دوست اور رفیق کرشن کے تہے اونکو یہ بات
بہت ناگوار ہوئے کہ لڑین مرین تو ہم اور فتح مین نام کرشن کا ہو معلوم ہوا کہ ارجن نے کرشن
کو خدا نہین سمجہا کرن پرب مہابہارت مین ہے کہ راجہ پانڈے کہ پانڈون کے لشکر مین تہا
اپنے تئین بہیکم اور ارجن اور کرشن سے کم نہین جانتا تہا معلوم ہوا کہ وہ بہی کرشن کو خدا
نہین جانتا تہا استری پرب مہابہارت مین ہے کہ راجہ جدہشتر نے کرشن سے کہا کہ ہم آپکا

شکر ادا نہین کر سکتی کرشن جی نے کہا کہ میرے ہاتھہ سے کچھہ نہین ہوا تم اللہ تعالی کا شکر بجالاؤ کہ یہ سب اوسکا فضل ہے مین کیا ہون کہ تم میرا احسان مانتی ہو پہر سب لوگ اللہ تعالی کا شکر بجالائے بہاگوت مین لکہا ہی کہ برہمنون کی عورتین جو کرشن جی کو پوجنے کا ارادہ رکہتی تہین اون سے فرمایا کہ تم مجکو مت کرو برا نام مین ہون نند مہر کا ست سیام یعنی مجکو مت پوجو مین فقط نند کا بیٹا ہون اور نام میرا سیام ہے جو لوگ برہمنون کی عورتون سے اپنی تئین پجواتے ہین بھلائی نہین پاتے ہین مہابہارت کی بارہوین پرب سی ثابت ہی کہ سری کرشن جی کو لڑائی مین تلوے مین تیر لگا اس صدمی سی انکی روح قالب سے جدا ہوئی ہندو لوگ جن لوگون کو اللہ کا اوتار نہین جانتے ہین انکی حق مین بھی لفظ اوتار کا لکہا ہی مفصل موجود ہر ہم مہابہارت مین لکہا ہی کہ کپل ایک اوتار ہے درون پرب مین لکہا ہے کہ راجہ پرست جو راجہ بین کا بیٹا ہے ایک اوتار ہے بہاگوت کے دوسرے اسکند مین جو بیس اوتارون کا حال لکہا ہی وہان صاف لکہا ہے کہ برہما نے فرمایا کہ جس شخص کو گیان یعنی پہچان اللہ کی نہین ہے وہ ان چوبیس اوتارون کا قصہ بیان کیا کرے اور دہیان اونکی صورت کا کیا کرے اور یہہ چوبیس اوتار مین نے اپنی سمجھہ کے موافق بیان کئے ہین نہین تو جو کچھہ مخلوق دیکہائی دیتا ہے یہہ سب سروپ یعنی قدرت کا ظہور نارائن کا ہی نارد بشن اور برہما اور مہادیو بہی اوتار نارائن کے ہین کیونکہ نارائن نے اونہین اپنے قوت دی ہی دیکہو صاف فرمادیا کہ اللہ کے قدرت کا ظہور ہر شے مین ہے اس راہ سی سب اوسکا اوتار ہین اور جو خاص بندے ہین انکا تصور جمانا نوسکہون کیواسطی ہے جو اللہ کو اچہے طرح نہین پہچانتے ہین اور جو خوب پہچانتے ہین وہ اوسی ذات پاک مین غرق ہین

بیان آواگون کا مولانا عبد الرحمن چشتی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنے رسالے مین جہان قول مہادیو کا لکہا ہے کہ زمانہ کل جگ کا تمام ہو جائیگا وہان لکہتے ہین کہ مہادیو کے اس قول سے تناسخ یعنے آواگون والون کا قول رد ہو گیا کیونکہ آواگون کی کہین تمامی نہین ہے اور یہان زمانہ تمام ہوگیا بعضے اس قوم کے بحث کرنیوالے کم عقلی سے آواگون کے قائل ہین اور بیاس جو اس قوم کے امام اور پیشوا ہین انہون نے اواگون کو دلیلون سے رد کیا ہی اور رکہیسر بھی اون کے موافق ہین چنانچہ ترجمہ تینون اشلوک کا مین لکہتا ہون پہلا اشلوک یہہ ہی کہ جو کتاب بہشت سمنا مین اوتار یعنی آواگون ثابت کرتا ہے وہ یہ دلیل لاتا ہی کہ جہان مین ایک بادشاہ ہوتا ہی ایک غریب ایک اندہا ہوتا ہے ایک لنگڑا ایک عاجز ہوتا ہے ایک طاقت والا پس ان باتون سے معلوم ہوتا ہی کہ جو کوئی دنیا مین جیسا کام کرتا ہے اوسکے موافق دوسری بار اوتار پاتا ہے تاکہ لوگ اپنا بدلہ پاوین اور

اور اگر یہہ نہو تو اللہ تعالیٰ پر ظلم ثابت ہو جاوے کہ بیگناہ بے تقصیر ایک کو بادشاہ کرتا ہی ایک کو غریب عاجز
کرتا ہی شنکراچارج بیاس کے کلام کو دلیل لاتا ہے اور کہتا ہے کہ اوتار نہین ہے اور جواب دیتا ہے کہ اللہ
تعالیٰ قدرت والا حکمت والا ہے جو چاہتا ہے سو کرتا ہے تو نہین دیکھتا کہ بڑہئی ایک درخت کی ایک لکڑی
سے بادشاہ کا تخت اور تابوت کا تختہ اور دروازہ کا تختہ بناتا ہے اور کمہار ایک مٹی سے بادشاہ کا
پیالہ اور فقیر کا پیالہ بناتا ہے پھر اُس لکڑی نے اور اُس مٹی نے کیا نیکی اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا
کہ وہ بادشاہ کا تخت ہوا اور اِس لکڑی نے کیا بدی کی تھی کہ تابوت کا تختہ اور دروازے کا تختہ ہوا
اور اُس مٹی نے کیا نیکی کی تھی کہ کوزہ بادشاہ کا ہوا اور اِس مٹی نے کیا بدی کی تھی کہ پیالہ فقیر کا ہوا
اور اُس تختہ نے کیا نیکی اور بدی کی تھی جسکا بدلہ پایا اور یہ بھی کہتا ہے کہ اول پیدائش مین جب کوئی
موجود نتھا لوگون نے کیا نیکیان بدیان کی تہین کہ ایک انسان ہوا اور ایک فرشتہ ایک جانور اس سے
معلوم ہوتا ہی کہ آواگون اپنی عقل سے کہتے ہین انکو کچھہ خبر نہین ہے دوسرا اشلوک کتاب کمانجال مین
اوتنان چارج جمن کی بات کو رد کرتا ہے جمن کہتا ہے کہ ہم پیدا ہونا نہین مانتے روح ہمیشہ سے ہی
اسکو کسینے پیدا نہین کیا ہے خود بخود آتی ہے اور جاتی ہے اوتنان چارج اس بات کو رد کرتا ہی اور
کہتا ہی کہ تو بولتا ہے مخلوق آتما اور پرم آتما سو مراد آتما سے روح ہی اور پرم آتما سے مراد خدای
قدیم ہے اور تو کہتا ہی کہ جہان مین جو چیز ہے ظاہر مین ایک چیز سے پیدا ہوتی ہے اور ہمکو اور تمکو یہہ
قدرت نہین ہی کہ تمام جہان کو یا اپنے تئین پیدا کرین اور اگر تو کہے کہ ہر چیز خود بخود پیدا ہوتی ہے
یہہ بھی غلط ہی کیونکہ اگر خود بخود پیدا ہوتی کسی چیز کا حال بدل نجاتا ہر چیز اپنے تئین قائم رکھتی
اور فنا نہوتی اور جب اوسکا حال بدلتا ہی اور فنا ہوتی ہے تو معلوم ہوا کہ ایک پیدا کرنیوالا ہی کہ جو سبکو
پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اگر تو کہے کہ ہر چیز کا بدلنا زمانے کی تاثیر سے ہی ہم کہتے ہین کہ جو شخص کہ
پیدا کرتا ہے اور فنا کرتا ہے اُسکو علم اور قدرت چاہیئے اگر زمانہ مین یہ بات نہین ہے تو وہ پیدا
کرنیوالا کیون ہوگا اور اگر ہے تو تونے نام مین غلطی کی ہے ہم اوسی کو پیدا کرنیوالا کہتے ہین جسکو
تو زمانہ کہتا ہے پس اس سے ثابت ہوا کہ اوتار نہین ہے اشلوک تیسرا قول جایپال کہیسر اور بیاس کا
بیدانت مین تیسرے چرن مین پایا جاتا ہے اور جمن اور گوتم کا رد کرتا ہے یہہ لوگ آواگون والے
مین اوتار ثابت کرتے ہین اور کہتے ہین کہ بدلا نیکی اور بدی کا دنیا مین ہوتا ہی اس وہم سے انہون نے
مذہب آواگون کا اختیار کیا ہی اور جیپال اور بیاس کہتے ہین کہ انہون نے غلط سمجہا ہے بدلا
نیکی اور بدی کا سرگ اور نرگ ہی یعنی بہشت اور دوزخ جب بدلا نیکی اور بدی کا وہان پاوے گا

تو اس جہان مین اُس روح کو دوسرے قالب مین آنا کسو سطح ہوگا یقین ہے کہ نیکی اور بدی کا بدلا پانا بہشت
اور دوزخ مین ہی جب یہان بدلا پایا تو پہر موقوف ہوگیا اور یہ تخم کوئی چیز نہین اوگتی ان باتون مین
آواگون کو خوب رد کیا ہی اور اونکی قوم مین بیاس اور جیپال مجتہد بھی تھے اور اللہ کی راہ کے چلنے والے
بھی تھے تمام ہوا کلام مولانا عبدالرحمن چشتی کا **فائدہ** جو کوئی آواگون والا یون کہے کہ بدلا نیکی
اور بدی کا فقط دنیا ہی مین ہے بہشت اور دوزخ کچہہ نہین ہے وہ بیشک کافر ہی اور جو کوئی کہے کہ آواگون بہی ہے
ہے اور پہر قیامت مین بہی بدلا ملیگا تو یہ بات ہوسکتی ہے مرزا مظہر صاحب نے اپنے مکتوب مین لکہا ہی
کہ آواگون کے عقیدے لینے کفر نہین لازم آتا ہے جناب سید اشرف جہانگیر رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مکتوب
مین لکہا ہی کہ تناسخ کے یعنی آواگون کے ثابت کرنیکی دلیلین کچی ہین اور اُسکے انکار کرنیکی دلیلین
بہی کچی ہین **فائدہ** قرآن اور حدیث مین آواگون کا کہین بیان نہین ہے اور صاف صاف
انکار بہی نہین ہے اسکی حقیقت اللہ ہی جانے **بیان جہاد کا** جا بال اُنکہد اتہربن بید مین ہے
کہ چہتری کیا کام ہے سلیشر باندہنا اُسکو واجب ہے کہ جو دشمن گیان کا ہوا اوس سے سنمکہہ ہوکر جد کرے
اور رہتی اور حق کو کسی حال مین ہات سی ندے اسحالت مین جو زخم اوٹہائے یا جان سی مارا جاوی
سبب نجات کا ہی کرشن گیتا کے دوسرے ادہیا مین ہی کہ جب ارجن الفت اور شفقت سی چشم نم ہوا
کرشن نے کہا کہ کدورت سے کمبختون کی یہ حالت ہوتی ہی ایسی سمجہہ سے نہ بیکنٹہہ ملتا ہی نہ ایمان
ہوتا ہی اگر اپنے دہرم کو نگاہ کرے وقت جنگ کے میدان مین پیٹہہ دکہانا بیجا ہے اسوقت تجہی
بہشت بے طلب ملتی ہے غنیمت سمجہہ اس فعل سے تنزل نہ ہوگا اور نہ گنہگار ہوگا اور مرگ کے خوف سے
آزاد ہوگا اور مہابہارت پرب بارہوین مین حال مرتہہ کا لکہا ہے کہ ہوا سے دیوتون نے فریاد
کی اور کہا کہ نام اوسکا مرتہہ ہے اللہ کے حکم سے تجہکو زمین مین حکومت کرنا چاہیئے کہ تو ظالمون
کے شر کو دفع کرے اور خلق کو اللہ تعالی کی تابعداری کی راہ بتاوے اور جو کوئی اوسکے کہنے سی
منہہ موڑے تو اُسکا سر تن سے اُتارے اوسی پرب مین ہی کہ راجہ بہرتہہ کے باپ نے جب خدائی کا دعوی
کیا اپنی تصویرین بناکر لوگون کو دیدین کہ اُن مورتون کو وہ پوجین ایک مدت کے بعد راجہ
بہرتہہ حاکم ہوا اوسنے تمام خلق کو اللہ کے پوجنے کا حکم کیا اور جو کوئی اسبات کو نہ مانتا تہا
اُسکو وہ قتل کرتا تہا اور فرما دیا کہ اون تصویرون کو جہان پاوین توڑ ڈالین اور جلادین
مہابہارت کے سانت پرب دوازدہم مین لکہا ہی کہ راجہ بہرتہہ کو اللہ تعالی نے حکم عام دیا
کہ لوگون کو میرے پوجنے کیلئے بلاؤ اور جو نمانے اُسے قتل کر اور شنکر اچارج جو بکرماجیت کے بعد

ہوا اُسنے پوتھی مین صاف لکھا ہی کہ توحید یعنی اَللہ کا اکیلا ہونا اس بات کے نہ ماننے پر آدمیون کا مار ڈالنا
درست ہے **بیان جانورون کے ذبح کا** مہابہارت مین تیسری فصل سانت پرب ۱۳ مین
لکھا ہی کہ گوشت جانورون کا جنکے قتل کرتے وقت بید پڑہتے رہین وہ پاک ہی جو کوئی اُسکو
کھاوے وہ اونمین داخل ہے جنہی جانورون کا کہانا چہوڑ دیا اور جس جانور پر بید نہ پڑہا ہو اُس کا
گوشت درست نہین ہی اسرپ اونکہد رکہہ بید مین ہے کہ جن جانورون کے تلے کے دانت ہین
اور اوپر کے نہین وہ خوراک ہین جن جانورون کے دونون طرف کے دانت ہین وہ کہانیوالے
ہین مہابھارت اشمید پرب مین ہی کہ راجہ جدہشتر نے اشمید جگ کیا تہا اُسکے مہتمم سری کشن جی
تھے اونہون نے بیاس جی کے مشورے سی اور بہی رکھیشرون کے مصلحت سی گہوڑا قتل کیا اور کباب
بہونے اور کھلائے اور مہابہارت کی فصل تیسری پرب ۱۲ مین ہی کہ بھیکم تپامہ نے جانورونکا
مارنا اور اُنکا گوشت کھانا درست کہا ہی بن پرب مہابہارت مین ہی کہ پانڈو لوگ جنگل مین شکار
کرتے تھی اور ہرن اور خرگوش اور دراج وغیرہ کو شکار کرتے تہی اور پرب ۱۲ مہابہارت مین ہی
کہ یہ جو لوگ کہتے ہین کہ جانورون کو ایذا دینا منع ہی ایسا نہین ہے جو جانور جگ مین مارا جاتا
ہے وہ جانور صاحب جگ کے ساتہہ سرگ مین جاتا ہے اور اجنبی عورت سے صحبت کرنا اور شراب
کا پینا صاف صاف بید مین حرام ہے مہابہارت پرب اول سے ثابت ہی کہ شراب پینا اول او
برہمنون کے واسطے درست رہا شکر دیوتا نے اُسکو حرام کردیا اور کہا کہ یہ شراب جو کوئی کہاتا ہی
اوسکی عقل جاتی رہتی ہے بعد اسکے جو برہمن شراب پئیگا اُسکا کیا سب اکارت جائیگا اور وہ دوزخ
مین جائیگا **بیان نکاح کا** کرشن جی نے میرانند سے نکاح کیا جو راجہ درودی کی بیٹی
تھی اور سورسین جو کرشن کا دادا تھا اُسکی بیٹی سے نکاح کیا اور ارجن نے کرشن کے حکم سے
سبھدرا سے نکاح کیا جو بسدیو کی بیٹی تھی جو ارجن کی مان کنتی کا حقیقی بھائی تھا اور کرشن
کی بیٹی پردمن نے کرشن کے حکم سے رکم کی بیٹی سے نکاح کیا اور رکم رکمنی کا بھائی تھا اور
رکمنی پردمن کی مان تہی اور وچیہ جو برہما کا بیٹا تھا اوسکی تیرہ بیٹیان کشب کے نکاح مین آئین
ہو مریچ کا بیٹا برہما کا پوتا تھا یعنے چچازادون مین نکاح ہوا مہابہارت کے بارہوین پرب
فصل راج دہرم مین لکھا ہی کہ بادشاہ کو چاہیئے کہ اگر کوئی عورت اپنے شوہر سے
اچھی طرح گذران نہ کرے تو بادشاہ شوہر سے کہے کہ اُسکو چہوڑ دے اددم پرب
مہابہارت مین ہی کہ بسوامتر نے گنہور اپنے شاگرد سے کہا کہ آٹھ سو گہوڑے ایسی

ایسی صفت کی لائق شاگرد نے سونچا اوّل راجہ ججاٹ کے پاس گیا جو چندبنسیون اور گورون اور پانڈون کے بڑے پردادا ہین اور کرشن جی اونکی اولاد مین ہین اونسے عرض کیا راجہ نے کہا کہ میرے پاس ایسے گہوڑے نہین نہ اتنا خزانہ ہے مگر میری ایک لڑکی خوبصورت ہی اوسکو راجہ ہرجس کے پاس لیجاؤ اور گہوڑے اوس سے لیکر اُسکے بدلے مین اُسکو دیدو گہنور نے یہی کیا راجہ ہرجس کے پاس گیا اور یہ حال کہا راجہ کے طویلہ مین دو۲۰۰سو گہوڑے اسطرح کے تہے راجہ سے اقرار ہوا کہ لڑکی کی عوض دوسو گہوڑے دے جب ایک لڑکا پیدا ہو جاوے تب لڑکی کو پہیر دے راجہ ہرجس اس لڑکی کو نکاح مین لایا اور ایک فرزند کے پیدا ہونیکے بعد اوسکو پہیر دیا گہنور نے دو۲۰۰سو گہوڑے لیکر اور لڑکی کو لیکر راجہ دیوداس کے پاس گیا راجہ دیوداس سے بہی وہی معاملہ ہوا پہر یہی معاملہ راجہ بہوج سے ہوا پہر چہہ سو گہوڑے اور لڑکی کو بسوامتر کے پاس لیگیا بسوامتر نے چہہ سو گہوڑے لے لئی اور باقی دوسو گہوڑون کے بدلے اوس لڑکی سے اپنا نکاح کرلیا جب ایک لڑکا پیدا ہوا تب لڑکی گہنور کو دی گہنور نے راجہ ججاٹ کے پاس پہنچا دی راجہ نے چاہا کہ کسی راجہ سے اوسکو بیاہ دے لڑکی نے قبول نکیا اور کہا کہ مینی چار شوہر کئے اب مین تنہائی مین بیٹہہ رہونگی اور مہابہارت سے ثابت ہی کہ یہ چارون شوہر اور چارون بیٹے جو اوس سے پیدا ہوے اور خود راجہ ججاٹ بڑے گیانی اور بیددان تہے دیکہو یہ چہوڑ دینا طلاق تہا اور دو سو گہوڑے مہر تہا مہابہارت مین رام اور راون کے قصہ مین لکہا ہی کہ جب راون سیتا سے صحبت کا طلبگار ہوا تب سیتا نے جواب دیا کہ اگر میرا شوہر زندہ نہوتا تب بہی غیر جنس ہونیکے باعث سے میری اور تیری صحبت ٹہیک نہتی چہ جائیکہ رامچندر زندہ ہین اس بیان سے معلوم ہوا کہ اوسوقت یہی بہی شوہر کے مرنے کی بعد دوسرا شوہر کرنا درست تہا اودم پرب مہابہارت مین ہی کہ کنتی نے کرشن سے کہا کہ مین سورسین کے گہر مین پیدا ہوئی اُسنے مجہی راجہ بہوج کو دیا وہان سے مین راجہ پانڈ کے گہر مین پڑہی براس جی کا مجہودری سے نکاح ہوا اور بیاس جی اوس سے پیدا ہوئے اور مہابہارت سے ثابت ہی کہ وہی مجہودری راجہ سنتین کے نکاح مین آئی

کاملون کا آسمان پر جانا

مہابہارت بن پرب تیسرے مین ہی کہ ارجن آسمان اور سرگ مین گئے اور فصل موجہہ دہرم مین ہی کہ ایک برہمن نے تہوڑی فرصت مین تمام ملک اور جہان کی سیر کی اور ایک دفعہ آفتاب مین وطن لیا اور لکہا ہے کہ سکہدیو جی نے آکاس کے سیر کی اور چشمہ گنگ کا جو ہوا مین جاری ہے اُسکو طے کیا اور الله تعالی تک پہنچا آدیرب مین ہی کہ ایک برہمن تہا گنگم نام اگر ارادہ کرتا تہا آسمان پر جاتا تہا۔

جوگ بشست مین ہی کہ بشست نے کاک بھنڈ سی کہا کہ اب تمسے رخصت ہوتا ہون اور آسمان کو جاتا ہون کاک بھنڈ ایک جوجن راہ بشست کے ہمراہ پہنچانے کو گئے یہان سے ہندوُون کا جواب ہو گیا جو ہمارے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے معراج کو محال جانتے ہین **ذکر طوفان کا** مہابہارت کے بن پرب مین ہی کہ راجہ منُ اللہ کی عبادت مین رہتے تہے ایک دن کسی پانی کے کنارے پر نہانے کو تشریف لیگئے ایک مچہلی ہی اُسکا بڑا قصہ لکہا ہے اوسنے کہا کہ بڑی کشتی بنا ایک سال کے بعد دنیا مین بڑا طوفان ہوگا راجہ منُ نے ہر جانور کا ایک جوڑا کشتی مین بیٹہا لیا اور پودے درختون کے ساتھ لیئے لیئے سانت پرب فصل دہرم پرب مین ہے کہ راجہ منُ دہ ہین جنکی نسل مین آدمی ہین دیکہو یہہ تیا صاف حضرت نوح علیہ السلام کا ہی کہ بعد طوفان کے پہر اونکے سوا کسی کے نسل باقی نہین رہی اب سب آدمی اونہین کے نسل مین ہین **قصّہ راجہ رامچندر جی کا** اس قصہ مین کئی مطلب مین بہت بڑا مطلب یہ ہے کہ ہندو لوگ دل کی آنکہین کہول کر دیکہین کہ راجہ رامچندر اللہ کے بندے تہے خدائی کی کوئی بات اُنمین نہین تہی کوئی بات جانتے تہے کوئی بات نہین جانتے تھے جو کام اللہ اون کے ہاتہ سے لیتا تہا وہ کام کرتے تہے اور جو کام اللہ اُن کے ہاتہ سے نہین لیتا تھا اوس کام مین عاجز تہے ظفر مبین مین ہے کہ مہابھارت درونہ پرب مین لکہا ہے کہ بیاس نے جدہشتر سے کہا کہ ابہمن اگلے راجاؤن سے کیا نسبت رکھتا تھا جب انکو اللہ نے دنیا مین نہین رکہا تو اور کون رہ سکتا ہی اون راجاؤن مین سے راجہ رام ہین جنہنے راون کو مارا سوط اللہ البجار مین مہابہارت سی قصہ رام اور راون کا یون لکہا ہی کہ راون نے نارنج سے کہا کہ تو سونیکے ہرن کی صورت بنجا جب وہ عورت یعنی سیتا تجکو دیکہی گی اپنے خاوند سے کہیگی کہ اس ہرن کو پکڑ لے جب اُس کا خاوند اُس کے پاس سے جاوے گا مین اوس وقت اس عورت کو پکڑ لونگا نارنج ہرن کی صورت بنکر سیتا کے سامنے گیا سیتا نے رامچندر سے کہا کہ اس ہرن کو پکڑ کر مجہے دے رامچندر نے لچہمن کو سیتا کی نگہبانی کے واسطے چہوڑا اور آپ ہرن کے پیچہے روانہ ہوئے ہرن نے فریاد کی اور نام سیتا اور لچہمن کا زبان سے لیا اور فریاد سیتا اور لچہمن کے کان تک پہونچی سیتا نے لچہمن سے کہا کہ اپنے بہائی کی خبر لو لچہمن نے کہا تہوڑا صبر کرو مگر عورتون پر نادانی غالب ہی سیتا نے کہا کہ اگر تم نہ جاؤگے تو مین اپنے تئین ہلاک کر ڈالونگی لچہمن رام چندر کے ڈھونڈہنے کو روانہ ہوئے اوسی وقت راون ایک فقیر کی صورت

بنکر سیتا کے پاس آیا سیتا فقیر جان کر اُسکے پاس کچھہ لیگئی اُسنے کہا کہ مَین لنکا کا راون ہون
اور اپنی اصلی صورت دکھا کر فریب کی باتین کین سیتا نے کہا کہ اگر آسمان زمین ہو جاوے اور
زمین آسمان ہو جاوے تو بھی یہ نہین ہوتا کہ مَین رامچندر کے سوا کوئی اَور خاوند کرون راون
اوس کے بال پکڑ کر اپنے کندھے پر ڈال کر لنکا کی طرف روانہ ہوا اتنے مین لچھمن رامچندر
سے ملے رامچندر نے اونکو بہت ملامت کی کہ اس جنگل مین جو دیو اور دیتون سے بھرا ہوا
ہے سیتا کو تمنے اکیلا کیون چھوڑ دیا رامچندر کے دل مین پریشانی اور بیقراری پڑی اور
دل مین سونچا کہ سیتا پر کچھہ مصیبت پڑے گی جب منزل پر پہونچے سیتا کو نہ دیکھا لچھمن کو
جھڑکا اور ہر طرف دیکھا ایک گدہ کو دیکھا اونکو گمان ہوا کہ شاید یہی گدہ لیگیا ہو اوس
گدہ نے کہا کہ راون سیتا کو لیگیا اور مین اپنی طاقت بھر اوس سے لڑا اوسنے مجھکو تلوار
سے مارا اور یہ حال کر دیا جب رام اور لچھمن آگے چلے لبوالس گندہرپ سے یعنی فرشتے سے
ملے فرشتے نے فرمایا کہ مَین تمکو نصیحت کرتا ہون کہ آگے جو آپ جاتے ہین وہان ایک تالاب
ہے اور اوس کے پاس ایک پہاڑ ہے وہان ایک بندر ہے سکریو نام اوس کی عورت کو اوس کا
بھائی لے گیا ہی اوس بھائی کا نام بال ہے آپ اُس کی عورت کو اسکے بھائی سے چھین کر
اوسکو دیدیجئے اوسکے پاس زبردست بندرون کا لشکر ہے وہ اونکو بُلا کر راون سے
لڑیگا اور آپ کی بی بی کو چھوڑا لیگا رامچندر اور لچھمن دونون تالاب کی طرف روانہ
ہوئے رامچندر راستہ مین سیتا کو یاد کرتے جاتے تھے اور روتے جاتے تھے جو درخت
اور پہاڑ سامنے آتا تھا اوس سے کہتے تھے بھلا سیتا یہان آئی ہوگی اوس پہاڑ اور
اوس درخت سے پوچھتے تھی کہ تمکو کچھہ سیتا کی خبر ہے لچھمن نے رامچندر سے کہا کہ آپ
راجہ جسرتھ کے بیٹے ہین اگر ان محنتون کی طاقت نہ تھی تو جسوقت بھرتھ اور سب بزرگ
آپ کو بُلاتے تھے اوس وقت اون کی نصیحت ماننی چاہیئے تھی اَب وقت بیطاقتی اور
بیقراری کا نہین ہے جب آگے بڑھے سکریو آگے بڑہ کر لینے کو آیا اور بڑی تعظیم سے
اپنے مکان پر لے گیا اور احوال پوچھا رامچندر بولے کہ میری بی بی سیتا کو راون لیگیا ہے
مَین چاہتا ہون کہ لنکا مین جاؤن اور اپنی بی بی کو چھوڑاؤن سکریو نے کہا کہ
مجکو بھی یہی حال دربیش آیا ہے میری بی بی کو بھی میرا بھائی بال لیگیا ہے رامچندر بولے
کہ مین تیری بی بی کو بال سے چھڑا لونگا سکریو نے کہا کہ اگر آپ یہ کام کرینگے تو

مین سارے لشکر سمیت آپکے ساتھہ رہونگا کہ آپ کی بی بی کو اوس سے چھڑاؤن جاسوسون نے
بال کو خبر پہونچائی کہ رامچندر آئے ہین اور سکریو کو بادشاہ بنایا ہے سکر تو بال کے ساتھہ لڑنے
لگا آپسمین اتنے لڑے کہ خون مین ڈوبگئے رامچندر پہچانتے نتہی کہ بال کون ہے اور سکریو
کون ہی جب ہنونت نے جانا کہ رامچندر بال کو اور سکریو کو نہین پہچانتے ہین سکریو کے پاس
ایک کمند تھی کہ وہ بال کی گردن مین ڈالدی اوسوقت رامچندر نے جانا کہ یہہ بال ہے ایک
تیر بال کو مارا بال گرپڑا اوسوقت وہ رام رام کہتا تہا اوسوقت رامچندر کو معلوم ہوا کہ
بال میرے خالص دوستون مین سے تہا اوسکے مار ڈالنے سے نہایت پشیمان ہوئے
پہر موسم برسات کے آجانے کے باعث سے رامچندر اور لچہمن وہان ٹہرے رہی اور جب
راون سیتا کو لنکا مین لیگیا سیتا نہایت غم مین رہتی تہی سونا اور کھانا چہوڑ دیا تھا
دیوون کی عورتین سیتا سے کہتی تھین کہ تو اون سے کیون نہین راضی ہوتی اور چین
کیون نہین کرتی سیتا کہتی تہی کہ اپنی خوشی سے تو سوا رامچندر کے مین کسی سے راضی نہین
ہونگی راون اچہے اچہے کپڑے پہن کر سیتا کے سامنے آیا اور کہا کہ میری تمام عورتون
کی سردار مندوری ہی اب مین دل وجان سے تجکو چاہتا ہون اگر تو تابعدار ہوجاوے
تو تیرا رتبہ مندوری سے زیادہ ہوجاویگا سیتا نے کہا کہ تیرا باپ لسبر دا نواسہ
برہما کا ہے اور زمانے کا پاکیزہ شخص ہے اور تیرا بھائی کبیر بھی نیک بخت ہے سب کو
پاک نگاہ سے دیکھتا ہے تو باپ اور بہائی کی راہ چہوڑ کر مجکو بری نگاہ سے دیکھتا ہی
پس تو کس راہ سے اپنے تئین حکومت والا کہتا ہے بہلا یہہ درست ہے کہ بادشاہ
لونگی اور لوگون کے گہروالون کی طمع کرین اوسوقت سیتا دامن کو منہہ پر رکھکر
ہائے ہائے کرکر روئی اور فریاد اور شور مچایا اس چار برس کی مدت مین راون ہر روز
سیتا کو پیغام بہیجتا تھا اور اوس کو فریب دیتا تہا کہ شاید تابعدار ہوجاوے وہ کسیطرح
نہین مانتی تہی بعد اوسکے ہنونت سیتا کی تلاش مین لنکا مین پہونچا اور سیتا کے پاس
آیا اور سیتا کو رامچندر اور لچہمن کی اور لڑائی کے ارادے کی خبر پہونچائی سیتا نے
اپنی پیشانی سے ایک لعل ہنونت کو دیا کہ یہہ لعل رامچندر کو دیجیو کہ میری نشانی
رکھے پہر رامچندر نے بال کے بیٹے کو ایلچی کرکے کسیطور پر راون کے پاس بہیجا اور بال
کے بیٹے نے راون سے کہا کہ سیتا جو رامچندر کی بی بی ہے تو اوسکو زور سے اور

دغا سے لایا ہی اگر تو سیتا کو بہیجدے تو مجکو تجہسی کچہہ کام نہین ہے اور نہین تو تجکو اور تیرے
لشکر کو ہم تلوار سے قتل کرین گے جب راون سیدھی راہ پر نہ آیا دونون طرف سے
لڑائی کی فوجین درست ہوئین لڑائی مین میگناد جو راون کا بیٹا تھا لگاہ سے غائب
ہوگیا اور ہوا مین چلا گیا وہان سے رامچندر کے لشکر پر تیر پہینکتا تھا رامچندر کی فوج مین
سے بہتون کو قتل کیا اُسکو کوئی نہین دیکھتا تھا جب تیر رامچندر اور لچھمن پر ہر طرف سے
تیر برسنے لگے ہوا اور بہبکن اور اور بہادر بندر اون کے آس پاس ہوکر نگہبانی کرتے تہے
اور جب اُنہون نے رامچندر کو گہبرایا ہوا پایا سب سرداروں نے رامچندر کو تسلی دے
اتنے مین میگناد نے تیر پہینکا کہ سوا بھیکن کے سب بیہوش ہوگئے بھیکن نے رامچندر
سے کہا کہ تمکو کیا ہوا تم آور دن کی طرح پر نہین ہو تم اپنے ہوش درست رکھو رامچندر
اوس کی بات سے ہوش مین آئے جس طرح کوئی سوتے سونے جاگتا ہے بھیکن نے ایک
تیر اوٹھایا کہ اس تیر مین یہہ خواص تھا کہ اگر اُسکو پہینکین تو جو چیز چھپی ہو وہ ظاہر
ہوجاوے رامچندر نے اوس تیر کو لیا میگناد نے جب دیکھا کہ مین چھپا نہین رہ سکتا
ہون اوس جگہ سے ہٹ گیا جب رات ہوئی میگناد نے ایک نیزہ لچھمن کے سینہ پر
پہینکا لچھمن بیہوش ہوکر گر پڑے راجہ رامچندر نے لچھمن کا سر گودہ مین رکھکر رونا
شروع کیا اور کہا کہ مین اب مرتا ہون کیونکہ اوسکی جدائی سے مر جاؤنگا اور
سیتا میرے فرق مین جان دیگی اور یہہ بندر پہاڑون مین اور مضبوط جگہون مین
پناہ پکڑینگے افسوس بھیکن پر کہ میرے واسطے اپنے رشتہ دارون سے جدا ہوا مجکو
یہ غم ہی کہ اوس کا حال کیا ہوگا دو شخص بندرون مین سے کہ علم طب سی خوب خبردار تھے
اونہون نے لچھمن کے پاس آکر کہا کہ ایک دوا ہے مرت سنجیونی اگر اس رات مین سورج
نکلنے سے پہلے اس دوا کو لاوین اور لچھمن کے زخم پر چھڑکین اوسی وقت بحال ہوجاوین
ہنومنت اوس کو لایا اور لچھمن کے زخم پر چھڑکا لچھمن اوسی وقت زندہ ہوگئے۔
رامچندر نے ہنومنت کی بہت تعریف کی بعد اوس کے لچھمن اور میگناد مین بڑی لڑائی
ہوئی آخر کو لچھمن نے میگناد کو مار ڈالا راون خود لڑنے کو آیا اور اپنے لوگون سے
کہا کہ یہہ لوگ سیتا کے واسطے ہم سے لڑتے ہین اور سیتا کسی طرح تابعدار
نہین ہوتی تو ہم پہلے سیتا کو مار ڈالین تب وہ سیتا کے مار ڈالنے پر مستعد ہوا

سیتا مین یہہ خواص تھا کہ جو کوئی بدنیت سے اوس کے آگے جاتا تھا جب اوس کو دیکھتا
تہا اوس کو اتنی طاقت نہین رہتی تہی کہ اوس سے بدی کرے راون جب اوسکے نزدیک
گیا اوس کا ہاتھہ نہ چل سکا کہ اوس کو قتل کرے انند دیو نے راون سے کہا کہ سیتا صورت
دیوتا کی ہے اوس نے اس بھیس مین ظہور کیا ہے تو ہرگز نادان اور بے عقل مت بن اگر
تجھہ مین کچھہ مردانگی ہے تو اوس کے خاوند کو قتل کر پھر تو جو چاہے اوس سے کر تب راون
خود لڑنے کو آیا اودہر سے دونون شہزادے خود لڑائی کے میدان مین آئے اور اپنی
بہادری دیکھلائی اتنے مین اندر کا پہل بان اندر کے حکم سے ارابہ رامچندر کے پاس
لے گیا رامچندر نے سوچا کہ شاید یہہ فریب راون کا ہو بھیکن نے کہا مین سب کام
راون کے جانتا ہون یہہ ارابہ اوس کا نہین ہے آپ اوسپر سوار ہون پھر لڑائی مین
راون نے رامچندر پر ایسا تیر پہینکا کہ سردارون کے سوا سارا لشکر رامچندر کا بھاگا
آخر کار رامچندر نے ایک تیر راون کے سینہ پر مارا تو اوسکو ارابہ اور تمام اسباب
سمیت جلا دیا اور اوس کا کام تمام کیا جب راجہ رامچندر راون کو قتل کر کے لنکا
مین گئے سیتا کو دیکھا کہ میلے کپڑون سے خاک مین بھری ہوئی ہے نشانیون
سے پہچانا کہ کسی نے اوس مین دخل نہین کیا ہے اور انند دیو سے بہی اوس کے
پاکی کا حال سُنا مگر آزمانے کے واسطے سیتا سے کہا کہ اگرچہ مین نے تیرے واسطے
اتنی محنت کی اور اتنے لوگ مارے گئے ہین مگر تو دیوؤن کے گھر مین گئی مجکو
تجھہ سے کچھہ کام نہین سیتا نے جب یہہ سُنا بیہوش ہو کر گر پڑی پہر تھوڑا
ہوش آیا اور اوٹھی اور کہنے لگی کہ مین تمہارے سوا دوسرے کو نہین جانتی
ہون رامچندر نے کہا کہ تیرے اس کہنے سے میرے دل کو تسلی نہین ہوتی مگر یہہ
کہ تو قسم کھاوے کہ تو سچی ہے سیتا اس بات سے خوش ہوئی اور کہا کون سہی
قسم کھانا چاہیئے جس مین تمہارے دل کو تسلی ہو راجہ رامچندر نے کہا کہ اگر تو آگ
کے اندر جاوے اور آگ تجکو نہ جلاوے تب میرے دل کو تسلی ہو بعد اوس کے
آگ بھڑکائی اور سیتا نے آگ کے کنارے پر آکر کہا کہ اے سورج اور اے چاند اور
اے رات اور دن اور اے آسمان اور زمین اور اے وہ لوگو جو اس مین رہتے
ہو میرے گواہ رہو اگر رامچندر کے بعد مجکو کسی کا خیال آیا ہو تو مین تم سے

چاہتی ہون کہ اَللہ تعالیٰ سے مانگو کہ آگ مجکو جلا دے پھر وہ آگ کے اندر آئی آگ
اس قدر سرد ہو گئی کہ اوس کی سردی سے بندرون کو ایذا پہونچی اور سیتا آگ
سے سلامت نکلی رامچندر نے سر آگے ڈال لیا اور سُنتے تہے کہ لوگ سیتا کو کیا
کہتے ہین سُنا کہ سب کہہ رہے تہے کہ سیتا کی پاکی پر رحمت ہو بعد اس کے ہوا آدمی
کی صورت بنکر رامچندر کے پاس آئی اور کہا کہ سیتا جو کچھ کہتی ہے اوسکی طرف سے کسی
طرح پر دل مین بُرا خیال مت کرو کہ اَللہ تعالیٰ کی درگاہ مین گنہگار ہو جاؤ گے بعد اوسکے
برن جو پانی کا موکل ہے اوس نے بھی حاضر ہو کر سیتا کی پاکی پر گواہی دی پھر برہما
حاضر ہوئی رامچندر اور جتنے لوگ حاضر تھے سب تعظیم اور ادب سے اوٹھ کھڑے
ہوئے برہما نے رامچندر سے کہا کہ بُرا گمان سیتا پر مت لگاؤ مینے اَللہ تعالیٰ سے
مانگا تہا کہ تمکو اَللہ تعالیٰ توفیق دیوے کہ راون کے شر کو اللہ کے بندون پر سے
دفع کرو اور سیتا کو راون میری دُعا سے لے گیا تہا کہ لنکا مین تمہارے آنے کا یہہ
باعث ہووے اور راون طرح طرح کے عذاب سے مارا جاوے بعد اس کے
راجہ جسرت اپنی صورت مین آئے اور کہا مجکو پہچانتے ہو رامچندر نے جب خوب
طرح دیکھا اپنے باپ کو پہچانا بس باپ کے قدمون پر گر پڑے راجہ جسرتھ نے کہا کہ
اس عورت کی برکت تھی کہ مجکو بہشت مین لے گئی خبردار سیتا پر بُرا گمان مت کیجیو
مارکنڈی نے جب یہہ قصّہ تمام کیا راجہ جدہشتر سے کہا کہ جو محنت راجہ رامچندر پر
آئی ہے تم اوس کی بہ نسبت راحت اور فراغت مین ہو جان لو کہ محنت کے بعد
راحت بھی ہے پھر لکہا ہے کہ رامچندر نے ایک شخص سے کہا کہ لوگ ہم کو کیا کہتے
ہین وہ بولا کہ لوگ کہتے ہین کہ سیتا کو راون پکڑ لے گیا اور رامچندر نے بے تحقیق
پھر اوس کو اپنے گھر مین رکھ لیا یہہ سُنکر رامچندر نے سیتا کو نکال دیا وہ حمل سے
تھی اوس کو ایک جنگل مین چھڑوا دیا ایک درویش نے اوس کی خدمت کی اوس سے
دو لڑکے جوڑوان پیدا ہوئے اون کو سپاہ گری سکھلائی پھر جب رامچندر نے
اسمید جگ کیا تو جگ کا گھوڑا اوس جنگل مین ہو گذرا وہان دونو شہزادے شکار
مین مشغول تھے اونہون نے اوس گھوڑے کو پکڑ لیا اور تمام فوج کو شکست
دی جب راجہ بھرتھ اور چھمن اور سردار اس گھوڑے کے لینے کے واسطے

فوج لیکر آئے اون دونون بہادرون سے سامنا دگرسکے اور اونکے ہاتہون سے قتل ہوگئے اور راجہ رامچندر بھی اون کے ہاتہون قتل ہوئے اور فوج بھاگی آخر کو سیتا نی دریافت کیا کہ بیٹون نے باپ ہی کو قتل کیا تو وہ بہت غمگین ہوئے اور بیٹون کو ملامت کی دوسرے جگہ اون دونون بیٹون کا نام لَو اور کُش لکہا ہے پہر لکہا ہے کہ ایک رکھیشر نے دُعا کی اور پانی پڑہ کر سب لاشون پر چہڑکا اوس کی دُعا سے وہ زندہ ہوئے پہر اُن بزرگ نے رامچندر اور سیتا مین صلح کروانا چاہا سیتا کو نہایت رنج تھا وہ راضی نہ ہوئی تب اون بزرگ نے فرمایا کہ اگر تو نہ مانے گی تو ابہی تجہہ کو بد دُعا دونگا لاچار ہو کر سیتا راضی ہوئی اون بزرگ نے فرمایا اے رامچندر یہہ بات ہمکو بہت بُری لگی تمہاری عقل پر کیا آفت آئی تہی کہ تمنے سیتا کو بے قصور نکالدیا راجہ صاحب سمجھی کہ مجھسے یہہ حرکت بیجا ہوئی سیتا کو نہایت عاجزی اور خوشامد سے منالے گئے اب سمجہنا چاہیئے کہ اس قصّہ مین ہر ہر جگہہ پر ظاہر ہے کہ راجہ رامچندر کوئی بات جانتے تھے کوئی بات نہین جانتے تھے اور لوگون کے سمہانے سے سمجہتے تھے بار بار بہت کامون مین عاجز ہوجاتے تہے جب قتل ہوئے دوسرے شخص کی دُعا سے اللہ نے اون کو زندہ کیا بیشک وہ اللہ کے بندے تھے **فائدہ** مسلمانون کو لازم ہے کہ راجہ رامچندر اور کہنیا جی وغیرہ اگلے بزرگون کے بُرا کہنے سے توبہ کرین اور یہہ جو ہندو لوگ ہین یہہ اونکو خدا سمجہہ کر پوُجتے ہین ان کی میلون سے اور ان کے تماشون سے اور انکی رسمون سے لاکہون کوس بہاگین۔ یا اللہ جو تیرے بندون کو تجہہ سا سمجہتے ہین اور یہہ سب نشانیان دیکھہ بھال کر اپنی جہالت پر اڑے ہوئے ہین اونکو ہدایت دے اور دین محمّدی کی راہ پر اون کو قائم کردے کہ تجکو اکیلا سب کا مالک جانین اور سب کو تیرا بندہ اور غلام سمجہین یا اللہ ہم سب کو محمّدی دین پر ثابت رکھہ اور اسی دین پر دُنیا سے اوٹھا آمین یا ارحم الراحمین

راجہ رامچندر کی زبانی محمّدی بشارت

شاہ عبدالحق صاحب کانپوری جو مولانا شاہ غلام رسول صاحب کے فرزند ہین اونہون نے حیدرآباد مین مجہہ سے بیان فرمایا کہ دو جوڑہ ندی جو دہ میان

رام پور اور بریلی کے ہیح وہان ایک ہندو تھا جو اپنے علوم کا عالم تھا مینے جوانی کے دنون
مین انہی علمون سے فراغت حاصل کرکے رام پور سے واپس آتے وقت اوس سے ملاقات کی
اور اوس سے کہا کہ کچھ مجکو آپ سے پوچھنا ہے اوس نے کہا کچھ دینی بات ہے یا دنیاوی
مینے کہا دینی تب اوس نے اپنی لوگون کو ہٹا دیا اور کہا کہ پوچھیئے مینے کہا کہ ہماری حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر کہین تمہاری کتابون مین ہے یا نہین اور یہہ پوچھنا ہمارا اسواسطے
نہین ہے کہ ہمکو معاذ اللہ اون سے اعتقاد کم ہے بلکہ غیر مذہب والا اگر ہمارے دین کی گواہی
دے تو ہمکو ایک لطف زیادہ حاصل ہوتا ہے اوس نے کہا کہ تمہاری عمر تھوڑی ہی جوانی
کا وقت ہے تم سے یہہ بات پوشیدہ نہین رہ سکے گی اور مین اوندنون مین سترہ برس کا
تھا مینے کہا مین تم سے عہد کرتا ہون کہ جبتک تم زندہ رہوگے اور تمہاری زندگی کی
خبر پاؤنگا تو سوا اپنے باپ کے اور اوستاد کے کسی سے نہین کہونگا یہہ بات سنکر اوسنے
کہا اچھا مین تم کو بتلاتا ہون جو ہے بید مین اشارہ ذکر تمہارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم
کا ہے کہ رامچندر سے کسی نے پوچھا کہ کتنے درجے ہین جن کے طی کرنے سے بندہ اللہ
سے ملتا ہے اونہون نے کہا کہ چودہ درجے اوس نے کہا کہ وہ چودہ درجے آپ نے
طے کیئے ہین رامچندر نے کہا نہین کہا تم طے کروگے کہا نہین ہم اس سے آگے نہین
بڑہین گے جتنے ہین اوس نے کہا کوئی تم سے پہلے گذرا ہے جسنے یہہ چودہ درجے طے
کئے ہین کہا نہین اوس نے کہا کوئی آپ کے بعد ایسا ہوگا کہ ان درجون کو طے
کرے گا کہا ہان ایک شخص آنے والا ہے وہ یہہ سب درجے طے کرے گا مگر اب سے
بہت دور ہے اوس نے پوچھا کہ نام اوس کا کیا ہے رام چندر نے کہا کہ نام اون کا محمد
ہے اوس نے کہا وہ کہان پیدا ہونگے رام چندر نے کہا کہ ایک تھہرون کے ملک
مین پیدا ہونگے اور کھجورون کے شہر مین جاکر رہینگے اور وہین ہی اونکا دین
ساری دھرتی پر پھیلیگا اور ہو کچھ وہ کہینگے اللہ وہی کریگا جو انکی دین کو بگاڑیگا وہ بیکنٹھ مین جائیگا
اور جو اون کے دامن کو نہ پکڑیگا یا پکڑکے چھوڑ دیگا وہ نرگ مین جائیگا اوس نے
کہا اون کا لباس اور خوراک کیا ہوگا رام چندر نے کہا اون کی خوراک دودہ اور گوشت
اور شہد اور سرکہ ہے اور پوشاک اونکی دھوتی اور لنگیا ہے اور اپنے دین کو پھیلانے
کے واسطے برچھی اور تلوار کے ساتھ منکرون سے لڑینگے اور بدون عاسی ملک فتح کرینگی

مَیں نے اوس سے کہا جب تم کو ایسی معتبر خبر پہونچی تو تم مسلمان نہین ہو جاتے اوس نے کہا مسلمان ہونا دل پر موقوف ہے مَیں نے کہا کہ تمہارے دل پر ہے کہا ہے مَیں نے کہا ظاہر کیون نہین کرتے کہا تم بچے ہو اس مصلحت کو نہین جانتے ہو پھر مَیں اوس سے رخصت ہوا اور وہ ہندو غدر سے پہلے مرگیا پھر بعد غدر کے دس برس کے بعد میرا گذر اس گانو فتح پور ہنسوہ مین ہوا کہ میری بہن وہان بیاہی تھی وہان ایک شخص کو دیکھا اوسی ہندو کی وضع کا اوس کا نام سیتل تھا اوس سے اوسکا ذکر آیا اوس نے اوسکی تصدیق کی اور یہہ بھی کہا کہ اوس بید مین اس سے زیادہ حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف ہی اوس نے کچھہ کم تم سے بیان کی اور تعریف اون کی بہت ہے یہہ کہہ کر اوس نے بید کی عبارت پڑھی کہ وہ ہماری سمجھہ مین نہ آئی اوس کا خلاصہ اوسنے یہہ بیان کیا کہ پیدا کرنے والے نے اپنا سارا کمال اوسی پر ختم کیا ہے اور کوئے اوتار یا دیوتہ اوس سے آگے بڑھ کر کھڑا نہین ہو سکتا سب اوس سے نیچے ہین یا اللہ تیری اس نعمت کا شکر کس زبان اور کس دل سے ادا کرین کہ ایسے نبی پیارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمّت مین پیدا کیا جس کی تعریف ہمیشہ سے ہر قوم کے سب اچھے لوگ بیان کرتے چلے آئے یا اللہ ہمکو اونکی اُمّت مین داخل رکھیو اور اونکے دین پر دُنیا سے اوٹھائیو آمین یا رب العالمین۔ ۃ۔ ۃ۔ ۃ۔

تمت

اعلان

ازانجا کہ حق تالیف وتصنیف کتاب بشارت احمدی کا جناب مولوی عبدالعزیز صاحب مصنف کتاب مسطور نے معرفت سیّد محمد تقی صاحب خلف سیّد بخش علی صاحب بعد اخذ کاپی رائیٹ کے راقم کو ہبہ فرما دیا ہے لہذا اہل مطابع و تاجران کتب دیار و امصار کی خدمت مین گزارش ہے کہ کوئی صاحب قصد طبع نفرمائین ورنہ نقصانِ عظیم اوٹھائین گے کیونکہ یہ کتاب بموجب ایکٹ ۲۵ سنہ ۱۸۴۷ع کے رجسٹری ہو چکی ہے۔

المشتہر سیّد علی حسین مالک مطبع یوسفی دہلی

فہرست کتب مصنف

اس مصنف کی تصانیف سے اور کتابیں بھی ہیں بعضی چھپ چکیں اور بہت باقی ہیں
دین محمدی ۲ جزو کلمہ آمنت باللہ کے بیان میں - ایمان محمدی ڈیڑھ جزو ان لوگوں کی رد میں جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اور انجیل کو برا
کہتے ہیں تعلیم محمدی بہت مختصر ایمان کی سکہانیکی تاکید میں تحفہ محمدی ایک جزو نکاح کے وقت ایمان کے کلمے ترجمہ سمیت یا فقط ترجمہ پڑہانے
کی تاکید میں رسالہ رد کفر ۴ ورق کفر کی باتوں کے رد میں مولود شریف دس جزو اسمین اصل ایمان کا صاف صاف بیان ہے
قصیدے اور غزلیں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں مسمی بہ نیر محمدی ساڑہے تین جزو صلح المومنین ۲ جزو اسلامی فرقوں کی صلح
کی تاکید میں پیغام محمدی اس بیان میں کہ جناب سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم پر اللہ نے قرآن پاک کس طرح اوتارا اور آپنے اللہ کے
پیغام خلق پر کیونکر پہونچائے پچاس جزو اسکا حصہ اول ساڑہے ۱۲ جزو کا چھپ چکا ہے دوسرا حصہ باقی ہے بشارت محمدی ۵ جزو
توریت اور انجیل سے محمدی بشارتوں کی بیان ہیں - وہ کتابیں جو ابھی نہیں چھپیں وہ یہ ہیں رسالہ حفاظت قرآن ۲ جزو اس میں
کی ایک مسئلہ کی جواب میں رسالہ عصمت محمدی ۲ جزو ایک پادری کی جواب میں تعظیم التوریۃ والانجیل ۲ جزو اسمیں بیان ہے کہ کہیں کہیں تحریف ہو
ساری کتابیں نہیں بدل گئی ان کتابوں کی تعظیم بدستور باقی ہے جیسا کہ مولانا محمد امین شامی نے درمختار کی شرح میں بیان فرمایا اعجاز مسیحائی
اسمین قرآن اور حدیث میں سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اور انکی حواریوں کی تعریفیں جمع کی ہیں آئینہ سکندری نو یا دس جزو اس بیان
میں کہ قرآن مجید میں جو ذوالقرنین بادشاہ کا ذکر ہے اوس سے مراد حضرت اسکندر رومی ہیں اس بات کو بہت روایتوں سے ثابت کیا ہے
رد نیچری ۹ جزو شرح تقویۃ الایمان اس کتاب کے ماننے والے کہتے ہیں کہ اول سے آخر تک ہر قول مصنف کا آیت حدیث ہے اور منکر کہتے ہیں کہ
اول سے آخر تک سب غلط ہے اس شرح میں ایسے ڈھنگ سے ذکر صحیح باتوں کی تقویت کی ہے اور غلط باتوں کی غلطی ثابت کی ہے رد شرک ۶ پندرہ جزو ہو چکی ہیں ابہی
کچھ مضمون باقی ہے اسمیں چہوٹے اور بڑے شرک کا ذکر ہے اور جن باتوں میں شرک نہیں ہے اور زبردستی لوگ اوسکو شرک سمجھتے ہیں ان
باتوں کا بھی بیان ہے مذہب امام ابو حنیفہ رح بڑی بڑی ۸ جزو اسمیں امام ابو حنیفہ کا کلام اور اونکے شاگردوں کا کلام اور انصاف والے حنفیوں کا کلام جمع
کیا ہے تجلی رحمانی اس آیت کی بیان میں کہ الرحمن علی العرش استوی کے ٹہیک معنی جو جناب محبوب سبحانی سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے غنیۃ
الطالبین میں ارشاد فرمائے ہیں اسکے موافق بڑے بڑے اولیا کا کلام جمع کیا ہے معجزہ محمدی تیس جزو کی قریب ہو چکی ہے ابہی بہت مضمون
[illegible] ہے اور نظر بد کا ٹوٹکا قرآن اور حدیث سے اور انکا علاج بھی قرآن و حدیث سے اور صحابیوں اور مجتہدوں اور اولیا کے کلام
سے بیان کیا ہے حج مقبول یہ رسالہ چہوٹا سا ڈیڑھ جزو کا ہے اسمیں یہ بیان ہے کہ جناب سرور عالم صلعم ارکان حج کی کسطرح ادا فرمائے اور کیا کیا فرمایا
[illegible] وسیلۃ الرزق یہ رسالہ چہوٹا سا ہے اس میں اوس رسالہ کا ترجمہ کیا ہے جسمیں مولانا جلال الدین سیوطی رح نے وسعت رزق کے دعائیں
جمع کیے ہیں فضیلۃ فاطمہ علیہا ۱۲ جزو اسمیں حدیث کی سندی کتابوں سے احوال جناب سیدۃ النساء علیہا السلام کا اور آپکے فضائل کا بیان ہے - فضائل
[illegible] ۴ جزو اسمیں ایک شخص کا جواب ہے جسنے جناب علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے سخاوت اور شجاعت اور شب بیداری وغیرہ فضائل کا انکار کیا ہے
[illegible] جزو اسمیں احوال شہادت کا ابن کثیر محدث کی کتاب سے اور ابو مخنف کی کتاب سے اور اور محدثین کی کتابوں سے لکھا ہے شمشیر محمدی
اسمیں احوال [illegible] سالار مسعود غازی اور جناب معین الدین چشتی رح اور جناب سید اشرف جہانگیر رح کی جہاد ظاہری اور باطنی کا بیان ہے جس سے ملک میں

اشتہار